اخفش سے سیبویہ گیا بڑھ کمال میں
چھوڑی ہے باغ کہنہ میں لبریز نہر آب
ہے پیچ صرف و نحو کا گویا کہ آفتاب
گلشن یہ پر بہار ہوئی بیخزاں ہوئی
ترکیب و ترجمہ سے محمد بلال
چھنیا کھلا ہوا ہی کہیں کھل رہا سداب
گلزار میں شعبان کو کیا دیکھتا ہی حلم
ترکیب گلستاں میں ہے دگنا لگا گلاب

تاریخ طبعزاد بابو اچھر مل فرلد گنڈیش داس ساکن دہرم کوٹ ضلع فیروزپور امیدوار ڈاکخانجات پٹرن ڈویژن شملہ

گلستاں کی ترکیب کو دیکھ کر
ملے انکو خوش میرا پروردگار
خیال آیا تاریخ کا اس گھڑی
ہے گلدستۂ دانش پر بہار
ہوا خوش و خنداں میں مثل بہار
خدا سے وہ خوش اور خدا ان سے خوش
ہوئی چھپ کے جبدم میں سب وہ تیار
مصنف ہیں اسکے محمد بلال
یہ ہے ہے دعا میری اے نامدار
ندا آئی اچھر کو یہہ غیب سے

تاریخ طبعزاد میر الفت علی صاحب محافظ دفتر عدالت کسولی ضلع شملہ

شدہ چوں ختم ترکیب گلستاں
نظر کن ہاں بتاریخ عجائب
برختم رفت چو ترکیب گلستان غجیب
ز... و محنت و رنج و مصائب

ولہ

بگفت از سر اخلاص سال او گویا
سن ہجری او گویا چناں گفت
زہے خالق اکبر ز لطف شاہ امم
عروج کرد محمد بلال از ترکیب

ولہ

گویا نے سال عیسوی تب یوں بیاں کیا
جسوقت ختم ہوگئی ترکیب گلستاں
ترکیب جزو معنی الفاظ ہے یہ سب
تعریف اسکی کرنے لگے خاص و عام تب

مدرسہ کالکا ضلع شملہ

تاریخ طبعزاد رستم خاں طالب العلم

اپنے استاد کی ترکیب کی لکھی رستم
ہر کوئی دیکھے ہے مانند ہلال
دل سے ترکیب گلستاں کی نکال
کوئی تاریخ نہ ہوئی اسکی مثال
اچھی روشن کری دنیا میں بلال
خوب ترکیب چھپی دیکھ کمال

تاریخ طبعزاد گوکل چند طالب علم مدرسہ کالکا ضلع شملہ

میرے استاد نے ازراہ شفقت
ہوا اس سوچ میں از بس میں سرشار
گلشن نداند بخیل [illegible]
ملک گوکل سے بولا یہ کہ اب تو
[illegible] اسوقت تاریخ
ہوئی یہ قابل [illegible]

خاتمۃ الطبع

اللہ جل شانہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب حل ترکیب گلستاں باب سوم سے آخر تک مولفہ منشی محمد بلال مدرس قصبہ کالکا ضلع شملہ باہتمام کارپردازان مطبع ارمغان دہلی دوسری مرتبہ طبع ہوئی اور باب دوم باب گلستاں بھی طبع شدہ تیار ہی اور باب اول و دوم و سوم بوستاں مع حل ترکیب و ترجمہ اردو باقی [illegible] کے پاس موجود ہیں ہر باب بوستاں کی قیمت ۱۰ بلا محصول اور ۱۲ محصول ڈاک ہی اور کتاب ہذا کی قیمت بلا محصول ۱۱ اور ۱۲ محصول [illegible] زیادہ جلدوں کے خریداروں کو ۲۰ روپیہ فیصدی کی کمیشن دیجاتی ہی کتاب ہذا رجسٹری شدہ ہی بلا اجازت مولف کے کوئی شخص قصد طبع نفرماوی جس کتاب پر مولف یا برادر مولف منشی کرم بخش کے دستخط و مہر نہو وہ مال مسروقہ ہے

12

حلِ ترکیب

گلستاں کے پہلے دو باب کے انتخاب

جس کو

مولوی سید محمد حسین صاحب نے مرتّب

کیا ... رائٹ ... سوسائٹی کو دیا ...

168

اخفش سے سیبویہ گیا بڑھ کمال میں — ہے پیرح صرو

چھوڑی ہے باغِ کہنہ میں پیر نے نہر آب — گلشن ہ

گلزار میں شعبان کو کیا

تاریخ طبع زاد بابو اچھر ومل فرالد کنیش داس

گلستاں کی ترکیب کو دیکھ کر — ہوا خ

رکھے اُنکو خوش میرا پروردگار — خدا

خیال آیا تاریخ کا اُس گھڑی

ہے گلدستۂ دانش پر بہار

شدہ چوں ختم ترکیبِ گلستاں

نظر کن ہاں بتاریخ عجائب — نگہ

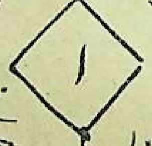
بختم رفت چو ترکیب گلستان عجیب

وله — جب

گویا نے سال عیسوی — یا کیا — ترکیب جرد

مدرسۂ کالکا

اپنے اُستاد کی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

منتخب گلستاں

باب اول در سیرت پادشاہاں

حکایت ۱ - یکے از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را
خراسان کے بادشاہوں میں سے ایک نے سلطان محمود سبکتگین کے

بخواب دید - بعد از وفات او بصد سال - کہ جملہ
بیٹے کو اسکے مرنے سے سو برس بعد خواب میں دیکھا - کہ اس کا تمام

وجود او ریختہ بود و خاک شدہ - مگر چشمانش کہ ہمچناں
بدن گر کر خاک ہو گیا تھا مگر اسکی دونوں آنکھیں اسیطرح

در چشمخانہ ہمیگردید و نظر میکرد - سائر حکما از تاویل آں
آنکھوں کے حلقوں میں پھرتی اور دیکھتی تھیں - تمام حکیم اس خواب کی تعبیر سے

خواب عاجز بماند۔ مگر درویشے کہ بجائے آورد و گفت ہنوز حشمتش

عاجز رہے دیا تنگ ہو گئی، مگر ایک فقیر ٹھیک ٹھیک درست سمجھا اور کہا ابھی تک اسکی آنکھیں

نگران است کہ ملکش با دگر انست نظم

دیکھ رہی ہیں کیونکہ اسکا ملک غیروں کے پاس ہے

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند

بہت سے نامور آدمی زمین کے نیچے دبا دیے ہیں

کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند

کہ انکے پیدا ہونیکا زمین پر نشان بھی نہیں رہا

و آں پیرِ لاشہ را کہ سپردند زیر خاک

اور اس بوڑھی لاش کو خاک میں دبا دیا

خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند

مٹی نے اسے ایسا کھایا کہ ہڈی بھی باقی نہ رہی

زندہ است نامِ فرخ نوشیرواں بعدل

نوشیرواں کا مبارک نام بسبب انصاف کے زندہ ہے

گرچہ بسے گزشت کہ نوشیرواں نماند

اگرچہ بہت مدت گزر گئی کہ نوشیرواں نہیں رہا

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر

کچھ نیکی کرلے اے شخص اور عمر کو غنیمت گن۔

زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

اس سے پہلے کہ تیرے مرنے کی آواز آوے

حکایت ۲۔ ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ قد و حقیر بود

ایک بادشاہزادہ کو میں نے سنا کہ چھوٹے قد کا اور دبلا تھا

و دیگر برادرانش بلند۔ بالا و خوبرو۔ بارے ملک بکراہیت

اور اُسکے بھائی لمبے اور خوبصورت تھے بادشاہ نے ایک دفعہ ناپسندی

در وے نظر کرد + پسر بفراست و استبصار دریافت

اور نفرت سے اُسکو دیکھا لڑکے نے دانائی اور عقلمندی سے سمجھکر کہا

وگفت۔ اے پدر! کوتاہ خردمند بہ از ناداں بلند

اے والد بزرگوار ٹھگنا عقلمند لمبے بیوقوف سے بہتر ہے

ایں مبین محذوف کہ بیانیہ بود فعل ناقص

ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔ چنانچہ طور اگرچہ
جو چیز قد میں چھوٹی ہے قیمت میں بڑی ہے جیسے طور اگرچہ
خُردترین کوہہائے زمین است لیکن نزدِ خدا
زمین کے پہاڑوں سے بہت ہی چھوٹا ہے لیکن خدا کے آگے
مرتبہ اش بزرگتر است
اُسکا رتبہ بہت بڑا ہے

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغرِ دانا	گفت روزے بابلہے فربہ
تو نے وہ سُنا ہے کہ ایک دُبلے عقلمند نے	ایک موٹے بیوقوف سے کہا
اسپِ تازی اگر ضعیف بود	ہمچناں از طویلۂ خر بہ
عربی گھوڑا اگرچہ ضعیف ہو جائے	تو بھی گدہے کے طویلہ سے بہتر ہے

پدر رنجیدید وارکانِ دولت بپسندیدند و برادران بجاں رنجیدند
باپ خفا ہوا اور امراء اور وزیروں نے پسند کیا اور بھائی جان سے رنجیدہ ہوئے

قطعہ
تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد
جبتک کہ آدمی بات نہیں کہتا۔ تو اُسکی بھلائی برائی چھپی رہتی ہے

٢

ہر بیشه گمان مبر که خالیست — شاید که پلنگ خفته باشد

ہر ایک جنگل کو یہ گمان نہ کر کہ خالی ہے — شاید کہ چیتا سوتا ہووے

شنیدم که ملک را در آں مدت دشمنے صعب روے نمود +

میں نے سنا کہ اسی مدت (یا انہی دنوں میں) سخت دشمن نے بادشاہ کو منہ دکھایا

چوں لشکر از ہر دو طرف روے درہم آوردند - و

جب لشکر دونو طرف سے مقابلہ میں آئے — اور

قصد مبارزت کردند - اول کسیکه اسب در میدان

لڑائی کا ارادہ کیا پہلے جس شخص نے کہ گھوڑا میدان میں

جہانید - آں پسر بود و میگفت — قطعه

دوڑایا وہ لڑکا تھا اور یہ کہتا تھا

آں نہ من باشم که روز جنگ بینی پشت من

میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میری پیٹھ دیکھے

ایں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے

یہ ہوں میں - کہ خاک وخوں میں تو میرا سر دیکھیگا

آنکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی میکند
جو شخص کہ لڑتا ہے وہ اپنے خون سے بازی کرتا ہے
روزِ میداں آنکہ بگریزد بخونِ لشکرے
اور جو شخص بھاگتا ہے وہ (اپنے) لشکر کے خون سے بازی کرتا ہے
ایں بگفت و بر سپاہِ دشمن زد۔ و تنے چند
یہ کہا اور دشمن کی فوج پر حملہ کیا اور بہت سے
از مردانِ کاری بینداخت۔ چوں پیشِ پدر
کار آزمودہ آدمیوں میں سے گرائے جب باپ کے پاس
باز آمد زمینِ خدمت ببوسید و گفت قطعہ
واپس آیا زمینِ خدمت چومی اور کہا
ایکہ شخصِ منت حقیر نمود
اے وہ شخص کہ میرا جسم تجھ کو دُبلا دکھائی دیا
تا درشتی ہنر نہ پنداری
ہرگز مٹاپے کو ہنر نہ جانتا

اسپِ لاغر میاں بکار آید

دبلی کمر کا گھوڑا ہی میدان میں کام آتا ہے

روزِ میداں - نہ گاوِ پرواری

موٹا بیل کام نہیں آتا

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بیقیاس بود

بیان کرتے ہیں کہ دشمن کی فوج بے اندازہ تھی اور

اینان اندک ۔ جماعتے آہنگِ گریز کردند

یہ تھوڑے ایک جماعت نے بھاگنے کا ارادہ کیا

پسر نعرہ برد و گفت - اے مرداں!

لڑکے نے چیخ کر آواز دی اور کہا اے مردو!

بکوشید - تا جامۂ زناں نپوشید - سواراں را

کوشش کرو تاکہ عورتوں کے کپڑے نہ پہنو سواروں کو

بگفتن او تہور زیادہ گشت و بیکبار حملہ بردند

اسکے کہنے سے مردانگی زیادہ ہوئی اور ایک دفعہ ہی حملہ کردیا

۷

سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا - ضمیر معنوی جو … کی طرف راجع ہے وہ فاعل

شنیدم که هم در آں روز بر دشمن ظفر یافتند۔
سنا کہ اسی روز دشمن پر فتح پائی

ملک سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت۔ و ہر روز نظر
بادشاہ نے اسکا سر اور آنکھیں چومیں اور بغل میں لیا اور ہر روز اسکو

بیش کرد۔ تا ولی عہدِ خویش گردانید + برادرانش حسد
زیادہ نظر کرتا تہا یہانتک کہ اسکو اپنا ولیعہد کردیا اُسکے بہائی دشمنی

بُردند و زہر در طعامش کردند + خواہرش از غرفہ بدید
کرنے لگے اور اُسکے کہانے میں زہر ڈال دیا اُسکی بہن نے کہڑکی میں سے دیکہا

و دریچہ برہم زد + پسر بفراست دریافت و دست
اور کہڑکی بند کردی لڑکا عقلمندی سے سمجھ گیا اور ہاتھ

از طعام باز کشید و گفت محال است کہ ہنرمنداں
کہانے سے کہینچا اور کہا یہ ممکن نہیں ہے کہ صاحب کمال

بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند بیت
مرجاویں اور نالائق اُنکی جگہ لیویں

ط شنیدم فعل با فاعل آں بین محذوف کاف بیانیہ۔ یافتند فعل ضمیر سواراں کی طرف پہرتی ہے وہ فاعل ظفر مفعول بہ در جار آں روز اسم اشارہ و مشار الیہ ملکر مجرور ہوا جار مجرور متعلق فعل کے۔ بر جار دشمن مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل کے فعل فاعل مفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین یعنی شنیدم کا مفعول بہ ہوا

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ور ہما از جہاں شود معدوم

اُلّو کے سایہ کے نیچے کوئی نہیں آویگا اگرچہ ہما جہان سے ناپید ہوجاوے

پدر را ازیں حال آگہی دادند ۔ برادرانش را بخواند

باپ کو اس حال کی خبر کردی اُسکے بھائیوں کو بلایا

و گوشمالی بواجبی بداد ۔ پس ہر یکے را از اطراف بلاد

اور جیسی کہ لایق تھی سزا دی پھر ہر ایک کے واسطے ادہر اُدہر شہروں سے

حصۂ معین کرد تا فتنہ بنشست و نزاع برخاست

ایک ایک حصہ مقرر کردیا تو فتنہ وفساد بیٹھا اور جھگڑا اُٹھ گیا

کہ گفتہ اند ۔ دہ درویش در گلیمے بخسپند ۔ و دو بادشاہ

کہ لوگوں نے کہا ہے دس فقیر ایک کمبل میں سوتے ہیں اور دو بادشاہ

در اقلیمے نگنجند ۔

قطعہ

ایک ولایت میں نہیں سماتے

نیم نانے گر خورد مرد خدا بذلِ درویشاں کند نیمے دگر

آدھی روٹی اگر خدا کا مرد کھاویگا تو دوسری آدھی فقیروں کا خرچ کریگا

۵

هفت اقلیم ار بگیرد بادشاه — همچناں در بند اقلیمی دگر
سات ولایتیں اگر بادشاہ لے لیوے — تو بھی اسیطرح اور ولایت کے حرص میں پھنسا رہے

حکایت - طائفۂ دزدان عرب بر سر کوہے نشستہ بودند
عرب کے چوروں کا ایک گروہ ایک پہاڑ پر بیٹھا تھا
و منفذ کارواں بستہ - و رعیت بلدان از مکائد ایشاں
اور قافلہ کا رستہ بند کر رکھا تھا اور شہروں کی رعیت انکے فریب سے
مرعوب و لشکر سلطان مغلوب - بحکم آنکہ ملاذے منیع
ڈری ہوئی تھی اور بادشاہ کی فوج عاجز اس سبب سے کہ پہاڑ کی چوٹی
از قلۂ کوہے بدست آوردہ بودند - و ملجاء و ماوائے خود
مضبوط جائے پناہ پکڑے ہوئے تھے - اور اپنے لیے امن کی جگہ
ساختہ - مدبران ممالک آں طرف در دفع مضرت ایشاں
تیار کی تھی۔ اس طرف کے ملک کے مدبروں نے انکے ضرر کے دفع کرنے میں
مشورت کردند - کہ اگر ایں طائفہ ہم بریں نسق روزگارے مداومت نمایند
مشورہ کیا کہ اگر یہ گروہ اسی طرح ایک مدت بسر کریگا تو انسے

١٠

مقاومت ممتنع گردد

مقابلہ کرنا منع ہوگا

مثنوی

درختے کہ اکنوں گرفت است پاے | بنیروے شخصے برآید زجاے

جو درخت کہ ابھی اُگا ہے وہ | ایک آدمی کی طاقت سے اُکھڑ جاویگا

وگر ہمچناں روزگارے ہلی | بگردونش از بیخ برنگسلی

اور جو تو اسیطرح ایک مدت چھوڑ دیگا | تو چرخی سے بھی تو اسکو جڑ سے نہ اُکھیڑ سکیگا

سرچشمہ شاید گرفتن بہ بیل | چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

چشمہ کا روزن سلائی سے روکنا چاہئے | جو بھر جاویگا تو ہاتھی سمیت بھی گزرنا دشوار

سخن بریں مقرر شد کہ یکے را بہ تجسس ایشاں بگماشتند

صلاح اس امر پر قرار پائی کہ ایک شخص کو اُنکی تلاش کے واسطے معین کیا

و فرصت نگاہ میداشتند۔ تا وقتے کہ بر سر

اور فرصت کا وقت دیکھتے رہے جبوقت کہ وہ

قومے راندہ بودند۔ و بقعہ خالی ماندہ

ایک قوم پر چڑھ گئے اور جگہ خالی رہگئی تھی

۱۱

تنے چند از مردانِ واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را

مصیبت دیکھے ہوئے لڑائی آزمائے ہوئے مردوں میں سے

بفرستاد تا در شعبِ جبل پنہاں شدند

کئی آدمیوں کو بھیجا تو پہاڑ کی گھاٹی میں چھپ رہے

شبانگاہ کہ دزداں باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ

رات کے وقت کہ چور سفر کئے ہوئے اور لوٹ کا اسباب لائے

رختِ غنیمت بنہادند و سلاح از تن بکشادند

ہوئے آئے اور ہتیار بدن سے کھول ڈالے

نخستین دشمنے کہ بسرِ ایشاں تاختن آورد خواب بود

پہلا دشمن جو انپر دوڑ لایا وہ خواب تھا

چنداں کہ پاسے از شب بگزشت ۔ بیت

جب پہر رات گزر گئی

قرصِ خورشید در سیاہی شد — یونس اندر دہانِ ماہی شد

سورج کا گردہ سیاہی میں گیا — یونس مچھلی کے منہ میں گئے

مردانِ دلاور از کمینگاہ بدر جستند۔ و دستِ یگاں یگاں

مرد بہادر گھات کی جگہ سے کود پڑے اور سب کی مشکیں

بر کتف بستند۔ و بامدادان ہمہ را بدرگاہِ ملک حاضر آوردند

باندھ لیں اور صبح کے وقت سب کو بادشاہ کے دربار میں لائے

ملک ہمگناں را اشارت بکشتن فرمود +

بادشاہ نے سب کو مار ڈالنے کا اشارہ کیا

حکایت سرہنگ زادہ را بر درِ سرائے اُغلمش دیدم کہ

میں نے ایک سپاہی کے لڑکے کو اغلمش کے محل کے دروازہ پر دیکھا

عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف داشت یعنی

کہ عقل اور دانائی اور سمجھ اور تیزی ذہانت حد سے زیادہ رکھتا تھا

از عہدِ خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا۔ و لمعانِ انوارِ زیرکی

بچپن ہی سے بزرگی کی نشانیاں اسکے ماتھے پر ظاہر تھیں اور دانائی کے

در جبینش مبین۔ بالائے سرش ز ہوشمندی۔ میتافت ستارۂ بلندی

ذروں کی چمکاریں اسکے سر پر ہوشمندی کی سبب سے بلندی کا ستارہ چمکتا تھا

۱۶

جار مجرور متعلق فعل کے

مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور ہوا

مفعول بہ

فی الجملہ بقبولِ نظرِ سلطاں آمد - کہ جمالِ صورت
حاصل کلام بادشاہ کی نگاہ میں پسند آیا اسلیے کہ حسن ظاہری
وکمالِ معنی داشت - وحکما گفتہ اند - توانگری
اور کمال باطنی رکھتا تھا اور حکیموں نے کہا ہے تونگری
بدل است - نہ بمال وبزرگی بعقل است نہ بسال
دل سے ہے نہ مال سے اور بزرگی عقل سے ہوتی ہے نہ بڑی عمر ہونے سے

بیت کودکے کو بعقل پیر بود
جو لڑکا کہ عقل میں بڑا ہوتا ہے
نزدِ اہلِ خرد کبیر بود
وہ عقلمندوں کے نزدیک بزرگ ہوتا ہے

ابنائے جنس بر منصب وحسد بردند - وبخیانتے
اسکے ہمجنس بھائی اسکے رتبہ پر حسد لیگئے اور ایک چوری میں
متہمش کردند - ودر کشتنش سعی بیفائدہ نمودند
اسکو تہمت کیا اور اسکے قتل کرنہیں بیفائدہ سعی کی

مصرع دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست ؟

جب دوست مہربان ہو تو دشمن کیا کر سکتا ہے

ملک پرسید - کہ موجب خصمیٔ ایناں در حقِ تو

بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے حق میں انکی دشمنی کرنیکا

چیست ؟ گفت در سایۂ دولتِ خداوندی

کیا سبب ہے اسنے جواب دیا - خداوند (ہمیشہ رہے ملک اسکا) کی

دام ملکہ ! ہمگناں را راضی کردم - مگر

دولت کے سایہ میں سب کو راضی کیا مگر

حسود - کہ راضی نمے شود - اِلّا بزوالِ نعمت

بدخواہ کہ وہ راضی نہیں ہوگا مگر میری نعمت جاتے

من - و اقبالِ دولتِ خداوندی باقی

رہنے سے اور خداوند کی نعمت و حکومت کا اقبال ہمیشہ

بادا ! قطعہ

رہے

توانم آنکہ نیازارم اندرونِ کسے
میں یہ چاہتا ہوں کہ کسیکے دل کو نہ ستاؤں

حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست
بدخواہ کو کیا کروں کہ وہ آپ ہی آپ جلتا ہے

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
اے بدخواہ تو مرہی جا جب ہی چھوٹیگا

کہ از مشقتِ آں جز بمرگ نتواں رست
اسلیے کہ یہ ایسا دکھ ہے کہ اسکی تکلیف سے سوا مرنیکے تو نہ چھوٹے گا

قطعہ
شوربختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ
بدنصیب لوگ آرزو سے عزت داروں کی مرتبہ اور نعمت کا زوال چاہتے ہیں

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
اگر دن کے وقت چمگادڑ کی آنکھ نہ دیکھے۔ تو آفتاب کے چشمہ کا کیا گناہ ؟

راست خواہی ہزار چشم چناں
کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
سچ پوچھنا چاہے تو ایسی ہزار آنکھیں۔ آفتاب کے سیاہ ہونے سے اندھی ہی بہتر ہیں

حکایت یکے از ملوک عجم را حکایت کنند کہ دست

عجم کے بادشاہوں میں سے ایک کی نقل بیان کرتے ہیں کہ

تطاول بمال رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز

ظلم کا ہاتھ رعیت کے مال پر دراز کر دیا تھا۔ اور ظلم و تکلیف دینی شروع کی تھی

تا بجدے کہ خلق از مکاید ظلمش بجاں آمدہ بودند۔ و از

یہانتک کہ خلق اُسکے ظلم کے پھندوں سے تنگ آگئی تھی اور

کربت جورش راہ غربت گرفتند۔ چوں رعیت کم شد

اُسکے ظلم کی مصیبت سے مسافری کا رستہ لیا جب رعیت کم ہوگئی

وارتفاع ولایت نقصان پذیرفت۔ خزینہ تہی ماند

اور ملک کی آمدنی گھٹی تو خزانہ خالی رہگیا

و دشمناں از ہر طرف زور آوردند قطعہ ہر کہ فریادرس روز

اور دشمنوں نے ہر طرف سے زور کیا جو شخص کہ مصیبت کے دن

مصیبت خواہد۔ گو۔ در ایام سلامت بجوانمردی کوش

فریاد کو پہنچنے والا چاہے (اُس سے) کہدو کہ (اپنی) بھلائی کے دنوں میں جوانمردی کو

18

بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

غلام فرمانبردار پر اگر تو مہربانی نہ کریگا تو وہ بھاگ جاویگا مہربانی کر مہربانی کہ غیر بھی غلام ہوجائے

بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ ہمی خواندند - و زوالِ مملکتِ

ایک دفعہ اسکی محفل میں کتاب شاہنامہ ضحاک (بادشاہ) کی بربادی اور

ضحاک و عہدِ فریدوں ❊ وزیر ملک را پرسید - کہ فریدوں

فریدوں کی ترقی کو بیان میں پڑھتے تھے - وزیر نے بادشاہ سے پوچھا کہ فریدوں

گنج و حشم نہ داشت - ملک چگونہ برو مقرر شد؟ گفت چنانکہ

خزانہ اور لشکر نہیں رکھتا تھا اُسپر ملک کیونکر مقرر ہو گیا؟ کہا جیسا کہ

شنیدی خلقے بتعصب برو گرد آمدند و تقویت کردند

تونے سنا ایک خلقت اُسپر طرفداری سے جمع ہوگئی اور قوت دی

بادشاہی یافت ❊ وزیر گفت اے ملک! چوں گرد آمدنِ

بادشاہی پائی وزیر نے کہا اے بادشاہ! جو خلقت کا اکٹھا

خلق موجب بادشاہیست تو مر خلق را چرا پریشان میکنی؟

ہونا ہی بادشاہی کا سبب ہے تو خلقت کو تو کیوں پریشان کرتا ہے

بیت

مگر سرِ بادشاہی نداری

شاید بادشاہی کا خیال تو نہیں کہتا

ہماں یہ کہ لشکر بجاں پروری ۔ کہ سلطاں بلشکر کند سروری

وہی بہتر ہے کہ لشکر کو تو جان کے برابر پالے ۔ کس لیے کہ بادشاہ لشکر ہی کے سبب سے ارکتی ہے

ملک گفت ۔ موجب گرد آمدن سپاہ و رعیت چیست

بادشاہ نے کہا کہ فوج اور رعیت کے جمع ہونے کا کیا سبب ہے

گفت پادشاہ را کرم باید ۔ تا برو گرد آیند ۔ و رحمت

کہا بادشاہ کو بخشش کو چاہیے ۔ تاکہ اسکے پاس جمع ہوں ۔ اور مہربانی

تا در سایہ دولتش ایمن نشینند و ترا ازیں ہر دو یکے نیست

تاکہ اسکی دولت کے سایہ میں بے خوف بیٹھیں اور تجھکو ان دونوں میں سے ایک ہی حاصل نہیں

مثنوی ۔ نکند جور پیشہ سلطانی ۔ کہ نیاید ز گرگ چوپانی

ظالم بادشاہت نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ بھیڑیا گڈریا نہیں ہو سکتا

١٩

پادشاہی کہ طرح ظلم فگند — پائے دیوار ملکِ خویش بکند

جس بادشاہ نے کہ ظلم کی بنیاد ڈالی — اپنے ملک کی دیوار کی جڑ اکھیڑی

ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع نیامد۔ روے ازیں سخن

وزیر ناصح کی نصیحت بادشاہ کی طبیعت کے موافق نہ آئی اس بات سے خفا ہو کر

درہم کشید۔ و بزندانش فرستاد۔ بسے بر نیامدہ بود کہ بنی عم

منہ پھیر لیا اور اُسکو قید خانہ میں بھیجدیا بہت مدت نہ گزری تھی کہ ناگہاں

سلطان بمنازعت برخاستند۔ و ملکِ پدر خواستند

بادشاہ کے چچازاد بھائی لڑائی کے واسطے اُٹھے اور باپ کا ملک چاہا

قومے کہ از دستِ تطاولِ او بجاں آمدہ بودند و پریشاں

جو قوم کہ اُسکے ظلم کے ہاتھ سے تنگ آگئی تھی اور پریشان

شدہ۔ بر ایشاں گرد آمدند و تقویت کردند۔ تا ملک از

ہو گئی تھی اُنپر جمع ہو گئی اور مدد کی یہانتک کہ ملک اسکے

تصرف او بدر رفت و بر ایشاں مقرر شد قطعہ

قبضہ سے نکل گیا اور اُنپر مقرر ہو گیا

٢٠

پادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست

جو بادشاہ کہ کمزوروں پر ظلم جائز رکھے

دوستدارش روزِ سختی دشمنِ زور آور است

اسکا دوست سختی کے دن طاقت ور دشمن ہو جاتا ہے

با رعیت صلح کن وز جنگِ خصم ایمن نشین

رعیت سے نیکی کر اور دشمن سے بے خوف بیٹھ

زانکہ شاہنشاہِ عادل را رعیت لشکر است

اس سبب سے کہ عادل بادشاہ کی رعیت ہی فوج ہے

حکایت پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشستہ بود

ایک بادشاہ ایک عجمی غلام کے ساتھ ناؤ میں بیٹھا تھا

و غلام ہرگز دریا ندیدہ و محنت کشتی نیازمودہ - گریہ

غلام نے کبھی دریا نہیں دیکھا تھا اور نہ کشتی کی محنت آزمائی تھی رونا

وزاری آغاز نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد چندانکہ ملاطفت کردند

اور غل مچانا شروع کیا اور تھرتھری اسکے بدن میں پڑ گئی جتنی کہ انہوں نے مہربانی کی

آرام نگرفت - ملک را عیش ازو منغص شد، چاره ندانست

آرام نہ لیا - بادشاہ کا عیش اُس سے بدمزہ ہو گیا - تدبیر نہ جانی

حکیمے درآں کشتی بود - ملک را گفت - اگر فرمائی من

ایک حکیم اُس کشتی میں (موجود) تھا بادشاہ سے کہا اگر آپ فرماویں تو میں اسے

اورا بطریقے خاموش گردانم + گفت غایت

ایک طرح سے چپکا کردوں بادشاہ نے کہا نہایت

لطف وکرم باشد + بفرمود تا غلام را بدریا انداختند

ہی مہربانی اور عنایت ہوگی - بادشاہ نے فرمایا تو غلام کو دریا میں پھینکدیا

بارے چند غوطہ بخورد - ازآں پس مویش بگرفتند

ایک دفعہ کئی غوطے کھائے پھر اُسکے بال پکڑکر

وسوے کشتی آوردند بہر دو دست در سکان کشتی درآویخت

کشتی کی طرف لائے دونو ہاتھوں سے کشتی کے دنبالہ میں لٹک گیا

چوں ساعتے برآمد بگوشہ بنشست وقرار گرفت +

جب ایک ساعت گزری ایک کونہ میں بیٹھ گیا اور آرام لیا

ملک را پسندیده آمد و گفت - اندریں چه حکمت بود

بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور کہا اسمیں کیا حکمت تھی

گفت اول محنت غرق شدن نیازموده بود - و

(حکیم نے) کہا پہلے (اسنے) ڈوبنے کی محنت نہ اُٹھائی تھی اور

قدرِ سلامتِ کشتی نمیدانست - ہمچنیں قدرِ عافیت

کشتی کی سلامتی کی قدر نہیں جانتا تھا اسیطرح سلامتی کی قدر

کسے داند که بمصیبتے گرفتار آید

وہ شخص جانتا ہے جو مصیبت میں پکڑا جاتا ہے

قطعه

اے سیر ترا نانِ جویں خوش نه نماید

اے پیٹ بھرے تجھے جو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی

معشوقِ من است آں که بنزدیک تو زشت است

میرا معشوق وہ ہے جو تیرے نزدیک برا ہے

٢٣

حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف ۔ از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است

بہشت کی حوروں کو اعراف ہی دوزخ معلوم ہوتا ہے۔ دوزخیوں سے پوچھو تو اعراف (ہی) بہشت ہے

حکایت ہرمز را گفتند کہ از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی

ہرمز (بادشاہ) سے لوگوں نے کہا کہ باپ کے وزیروں میں تو نے کیا خطا دیکھی

کہ بند فرمودی؟ گفت خطائے معلوم نکردم۔ و لیکن دیدم

کہ قید کر دیا (اُس نے کہا میں نے کوئی خطا معلوم نہیں کی اور لیکن میں نے دیکھا

کہ مہابتِ من در دلِ ایشاں بیکرانست و بر عہدِ من اعتمادِ

کہ میرا ڈر اُنکے دل میں بہت ہے اور میرے عہد پر پورا بھروسا

کلی ندارند۔ ترسیدم کہ از بیم گزندِ خویش آہنگِ ہلاکِ من

نہیں ہے میں ڈرا کہ (ایسا نہو) اپنی تکلیف کے خوف سے میرے مار ڈالنے کا

کنند۔ پس قولِ حکما را کار بستم کہ گفتہ اند **قطعہ**

ارادہ کریں پس حکیموں کے قول کو میں کام میں لایا کہ انہوں نے کہا ہے

از آنکس تو ترسد بترس ای حکیم ۔ وگر با چو او صد بر آئی بجنگ

اے حکیم اُس سے ڈر کہ جو تجھ سے ڈرتا ہو ۔ اگرچہ اُس جیسے سو سے تو لڑائی میں غالب آئے

نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود   برآرد بچنگال چشم پلنگ

تو نہیں دیکھتا کہ جب بلی لاچار ہو جاتی ہے۔ تو چیتے کی آنکھ پنجے سے نکال لیتی ہے

از آں مار بر پای راعی زند   کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ

سانپ اس سبب سے چرواہے کے پانو پر چوٹ کرتا ہے کہ (چرواہا) اُسکے سر کو پتہر سے

حکایت ۸۔ یکے از ملوکِ عرب رنجور بود در حالتِ

ایک عرب کے بادشاہوں میں سے بڑہاپے کی حالت میں

پیری۔ و امید از زندگانی منقطع کردہ ٭ ناگاہ سوارے

بیمار تہا (حالانکہ) زندگانی کی امید توڑ دی تہی   یکایک ایک سوار

از در در آمد و گفت بشارت باد مر ترا! کہ فلاں قلعہ را

دروازہ سے اندر آیا اور کہا تجہکو خوشخبری ہووے کہ ہمنے فلاں قلعہ کو

بدولتِ خداوندی کشادیم۔ و دشمناں را اسیر گرفتیم۔ و

خداوند کی حکومت سے فتح کرلیا   اور دشمنوں کو ہمنے قید کرلیا اور

سپاہ و رعیت آنطرف بجملگی مطیع فرماں شدند ٭

اُس طرف کی تمام فوج و رعیت (آپکے) حکم کی تابع ہو گئی

مقولہ ہوا قول مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا معطوف علیہ معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا

ملک را نفسے سرد بر آورد و گفت - ایں مژدہ مرا

بادشاہ نے ایک ٹھنڈا سانس بھر کر کہا   یہ خوشخبری میرے واسطے

نیست دشمنانم را است - یعنی وارثانِ ملک را

نہیں ہے میرے دشمنوں کے واسطے ہے یعنے ملک کے وارثوں کے لیے

قطعہ

دریں امید بسر شد - دریغ! عمر عزیز

(ہائے) افسوس پیاری عمر اسی امید میں گزر گئی -

کہ انچہ در دلم است از درم فراز آید

کہ جو کچھ میرے دل میں ہے دروازہ سے آگے آوے

امید بستہ بر آمد و لے چہ فائدہ زانکہ

اُمید بستہ بر آئی (یعنی حاصل ہوئی) اور لیکن اس سے کیا فائدہ

امید نیست کہ عمر گزشتہ باز آید

کیونکہ یہ امید نہیں ہے کہ گزری ہوئی عمر پھر آویگی

قطعہ کوسِ حلت بکوفت دستِ اجل ۔ اے دو چشمم وداعِ سر بکنید

اجل کے ہاتھ نے کوچ کا نقارہ بجا دیا اے میری دونوں آنکھو سر سے جدائی کرو

اے کفِ دست ساعد و بازو ۔ ہمہ تودیع یکدگر بکنید

اے ہتھیلی اور پہنچے اور بازو سب آپس میں ایک دوسرے کو رخصت کرو

برمنِ اوفتادہ دشمن کام ۔ آخر اے دوستاں گذر بکنید

مجھ دشمن کے مقصد پڑے ہوئے پر ۔ آخر اے دوستو! گزر کرو

روزگارم بشد بنادانی ۔ من نکردم شما حذر بکنید

میرا زمانہ نادانی میں گزر گیا ۔ میں نے پرہیز نہیں کیا تم پرہیز کرو

حکایت ۹ بربالینِ تربتِ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف

دمشق کی جامع مسجد میں یحییٰ پیغمبر علیہ السلام کی

بودم در جامعِ دمشق یکے از ملوکِ عرب کہ بہ

قبر کے سرہانے میں اعتکاف میں (بیٹھا) تھا ایک عرب کے بادشاہوں میں سے

بے انصافی معروف بود بزیارت آمد و نماز گزارد و حاجت خواست

جو بے انصافی میں مشہور تھا زیارت کو آیا اور نماز ادا کی اور دعا مانگی

بیت - درویش و غنی بندۂ این خاک درند

فقیر اور دولتمند اسی دروازہ کی خاک کے غلام ہیں

وآناں کہ غنی ترند محتاج ترند

جو لوگ بہت دولتمند ہیں وہ ہی زیادہ حاجتمند ہیں

آنگاہ روے بمن کرد و گفت - از آنجا کہ ہمت

اُسوقت میری طرف مُنہ کرکے کہا اس سبب سے کہ فقیروں کی

درویشان است - وصدق معاملہ ایشاں - توجہ خاطر

دعا ہے اور انکا سچا معاملہ ہے دل کی توجہ

ہمراہ من کنید - کہ از دشمن صعب اندیشناکم

میرے ساتھ کرو کہ سخت دشمن سے بہت فکر میں ہوں

گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن

میں نے اُس سے کہا کمزور رعیت پر مہربانی کر تاکہ زبردست

نظم

قوی زحمت نہ بینی

دشمن سے تو تکلیف نہ دیکھے

ببازوانِ توانا و قوتِ سرِ دست

طاقتدار بازوؤں اور انگلیوں کے زور سے

خطاست پنجۂ مسکینِ ناتواں بشکست

غریب ناطاقتوں کا پنجہ توڑنا خطا ہے

نترسد آں کہ بر افتادگاں نبخشاید

کیا نہیں ڈرتا ہے وہ شخص جو گری ہوؤں پر مہربانی نہیں کرتا

کہ گر ز پائے در آید کسش نگیرد دست

کیونکہ (وہ) اگر مرتبہ سے گریگا تو کوئی اسکا ہاتھ نہ (یعنی مدد) پکڑیگا

ہر آنکہ تخمِ بدی کشت و چشمِ نیکی داشت

جس شخص نے کہ بدی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی

دماغِ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست

(اسنے) بیفائدہ مغز پکایا اور جھوٹا خیال باندھا

ز گوش پنبہ بروں آر و دادِ خلق بدہ

کان سے روئی کو نکال (یعنی سن) اور خلقت کی داد دے

25

وگر تو مے نہی داد - روز دادے ہست **قطعہ**

اور جو تو انصاف نہ کریگا تو انصاف کا دن (ہونیوالا) ہے

بنی آدم اعضای یکدیگر اند — کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

آدم کی اولاد ایک دوسرے کے عضو ہیں — کیونکہ پیدائش میں ایک جوہر سے ہیں

چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

جو بدن کے ایک جوڑ کو زمانہ درد دیتا ہے — تو اور جوڑوں کو (بھی) قرار نہیں رہتا

تو کز محنت دیگران بیغمی — نشاید کہ نامت نہند آدمی

تو اوروں کی محنت سے بے غم ہے — لایق نہیں ہے کہ تیرا نام آدمی کہیں

حکایت ۱۰ - درویشے مستجاب الدعوۃ در بغداد

ایک مقبول کیا ہوا فقیر بغداد میں

پدید آمد + حجاج بن یوسف را خبر کردند +

دکھائی دیا — یوسف کے بیٹے حجاج کو (لوگوں نے) خبر کردی

بخواندش و گفت - مرا دعاے خیر کن !

حجاج نے اسکو بلایا اور کہا میرے واسطے اچھی دعا کر

گفت - خدایا! جانش بستاں! گفت - از بہر خدا
(اُس نے) کہا یا اللہ اسکی جان لے لے (اُس نے) کہا خدا کے واسطے

ایں چہ دعاست؟ گفت - ایں دعاے خیر است
یہ کیا دعا ہے؟ (اُس فقیر نے) کہا تیرے واسطے یہ دعا اچھی ہے

ترا و جملہ مسلماناں را؛ گفت - چگونہ؟ گفت
اور سب مسلمانوں کے لیے (اُسنے) کہا کیونکر اُس فقیر نے کہا

اگر بمیری - خلق از عذابِ تو برہند - و تو
اگر تو مرجاوے تو خلقت تیرے عذاب سے چھوٹ جاوے اور تو

از گناہاں ❖ مثنوی
گناہوں سے چھوٹ جاوے

اے زبردست! زیردست آزار!
اے زبردست کمزوروں کے ستانیوالے

گرم تا کے بماند ایں بازار؟
کب تک تیرا یہ ظلم کا بازار تیز رہیگا

۳۱

بچہ کار آیدت۔ جہانداری؟
تیری بادشاہت کس کام آویگی؟
مُردنت بہ۔ کہ مردم آزاری
تیرا مرنا ہی بہتر ہے کہ تو لوگونکو ستانیوالا ہے

حکایت ۱۱ یکے از ملوکِ بے انصاف پارسائے را
بادشاہوں میں سے ایک بے انصاف نے ایک پرہیزگار سے
پرسید۔ از عبادتہا کدام فاضلتر است؟ گفت ترا
پوچھا عبادتوں میں سے کونسی عبادت بہت اچھی ہے اُسنے کہا تیرا
خوابِ نیمروز تا در آں یک نفس خلق را بیازاری
دوپہر کا سورہنا تاکہ اُس ایکدم تو خلقت کو نہیں ستاتا ہے

قطعہ
ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز۔ گفتم ایں فتنہ ست خوابش بردہ بہ
میں نے ایک ظالم کو دوپہر وقت سوتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا یہ فتنہ ہے اسکا سوجانا ہی بہتر ہے
آنکہ خوابش بہتر از بیداریست آنچناں بد زندگانی مردہ بہ
وہ شخص کہ اُسکا سونا جاگنے سے بہتر ہے ایسا بد زندگانی (تو) مرا ہوا ہی بہتر ہے

حکایت ۱۲ - یکے از ملوک را شنیدم کہ شبے در عشرت
ایک بادشاہ کو میں نے سُنا کہ ایک رات کو عیش میں
روز کردہ بود - و در پایان مستی میگفت **بیت**
دن کر رکھا تھا اور انتہائے بیہوشی میں یہ کہتا تھا

ما را بجہاں خوشتر ازیں یک دم نیست
ہمکو دنیا میں اس سے خوش ایک دم نہیں ہے
کز نیک و بد اندیشہ - و از کس غم نیست
کہ نیک اور بد سے اندیشہ اور کسیکا غم نہیں ہے

درویشے برہنہ بسرما برون خفتہ بود و بشنید و گفت **بیت**
ایک فقیر ننگا سردی میں باہر پڑا سوتا تھا (اُسنے) سنا اور کہا

اے آنکہ باقبال تو در عالم نیست
اے شخص تیرے اقبال کے موافق دنیا میں کوئی نہیں ہے
گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست
میں قبول کرتا ہوں کہ تجھکو اپنا غم نہیں ہے تو کیا ہمارا بھی غم نہیں ہے



ملک را خوش آمد ـ صرّہ ہزار دینار از روزن بیروں

بادشاہ کو یہ بات (پسند آئی (اُسنے) ہزار دینار کی تھیلی روزن یعنی کھڑکی سے

داشت ـ وگفت دامن بدار ! درویش گفت ـ دامن

باہر رکھی اور کہا دامن پھیلا فقیر نے کہا دامن

از کجا آرم ؟ کہ جامہ ندارم ـ ملک را بر ضعفِ حالِ او

کہاں سے لاؤں کہ میرے پاس کپڑا تو ہے ہی نہیں ـ بادشاہ کو اُسکے ضعیف حال پر

رحمت زیادہ گشت ـ خلعتے بر آں مزید کرد ـ و

زیادہ رحم آیا ایک خلعت اُس پر زیادہ کرکے

پیشش فرستاد ـ درویش آں نقد را باندک روزگارے

اُسکے پاس بھیجا فقیر نے اُس نقد کو تھوڑی ہی مدت میں

بخورد ـ و پریشان کرد ـ و باز آمد

کھایا اور کھو کھنڈا کر پھر چلا آیا

بیت

قرار بر کف آزادگاں نگیرد مال ـ نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

آزادوں کے ہاتھ میں مال نہیں ٹھیرتا ـ نہ عاشق کے دل میں صبر (ٹھیرتا ہے) ـ چھلنی میں پانی

در حالتے کہ ملک را پرواے او نبود - حالش بگفتند

ایسے وقت میں کہ بادشاہ کو اُسکی کچھ پرواہ نہتی (لوگوں نے) اُسکا حال عرض کیا

ملک بہم برآمد و روے درہم کشید ؛ و از نیجاست

بادشاہ خفا ہوا اور غصہ سے منہ پھیر لیا اور اسی جگہ سے ہے

کہ گفتہ اند اصحابِ فطنت و خبرت کہ از حدت

جو کہ عقلمند اور خبرداروں نے کہا ہے کہ بادشاہوں کی تیزی

و صولتِ پادشاہاں بر حذر باید بود - کہ غالب

اور دبدبہ سے ڈرنا چاہئے کہ اکثر

ہمتِ ایشاں بمعظماتِ امورِ مملکت متعلق

اُنکی فکر بادشاہت کے بڑے بڑے کاموں سے متعلق

باشد - و تحمل از دحامِ عوام نہ کنند - گاہے

ہوتی ہے اور عوام (یا خلقت) کے انبوہ کی پروا نہیں کرتے ہیں کبھی

بسلامے برنجند - وقتے بدشنامے خلعت بہند ؂ مثنوی

سلام کرنے سے خفا ہوتے ہیں کسی وقت گالے کے بدلے خلعت دیتے ہیں

حرامش بود نعمت پادشاہ | کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ
اسکو بادشاہ کی نعمت حرام ہوجاتی ہے | جو فرصت کے وقت کا خیال نہیں رکھتا

مجال سخن تا نبینی ز پیش | بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش
بات کی گنجایش جبتک آگے نہ دیکھ لے | تو بیفائدہ بات کہنے سے اپنی عزت مت کھو

ملک گفت این گدای شوخ چشم مبذر را کہ چندین نعمت
بادشاہ نے کہا اس شریر فضول خرچ فقیر کو نکالدو کہ جسنے اتنی دولت
باندک مدت برانداخت برانید کہ خزینہ بیت المال
تھوڑی ہی مدت میں برباد کردی کہ بیت المال کا خزانہ
لقمہ مساکین ست نہ طعمہ اخوان الشیاطین بیت
مسکینوں کا نوالہ ہے شیطانوں کی خوراک نہیں ہے

ابلہی کو روز روشن شمع کافوری نہد
وہ بیوقوف جو دن کو کافور کی شمع روشن رکھتا ہے
زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ
جلدی ہووےگی کہ رات کو اسکے چراغ میں تیل نہ دیکھیگا

۳۶

یکے از وزراے ناصح گفت - ای خداوندِ روئے زمین! مصلحت

وزیروں میں سے ایک وزیر نصیحت کرنیوالے نے کہا اے روئے زمین کے مالک میں مصلحت

آں مے بینم کہ چنیں کساں را وجہ کفاف بتفاریق مجری

یہ دیکھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کے روزمرہ کا خرچ تہوڑا جاری

باید داشت تا در نفقہ اسراف نکنند - اما آنچہ فرمودی از

رکھنا چاہیئے تاکہ گہر کے خرچ میں بازی نکریں لیکن آپنے جو کچہ جہڑکنے

زجر و منع ساے بیت پ بار بہمت نیست - یکے را

اور نکالدینے کا حکم فرمایا (یہ بات) ہمت والونکی عادت کے لایق نہیں ہے - ایک شخص کو

بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ خاطر گردانیدن

مہربانی سے امیدوار کرنا اور پہر نا امیدی سے رنجیدہ کرنا

بیت بروے خود درِ اطماع باز نتواں کرد

اپنے اوپر لالچ کا دروازہ نہ کہولنا چاہیئے

چو باز شد - بدرشتی فراز نتواں کرد

جب کہل گیا تو سختی سے بند نہ کرنا چاہیئے

بیت مرغ جائے پرد کہ چینہ بود ۔ نہ بجائے رود کہ ہیچ نبود

پرند جانور ایسی جگہ جاتا ہے کہ چینہ ہووے ایسی جگہ نہیں جاتا جہاں کچھ نہ ہووے

قطعہ کس نہ بیند کہ تشنگان حجاز ۔ بلب آب شور گرد آیند

کوئی نہیں دیکھتا ہے کہ عرب کے جنگل کے پیاسے کھاری پانی کے کنارے پہ جمع ہوتے ہوں

ہر کجا چشمۂ بود شیریں ۔ مردم و مرغ و مور گرد آیند

جس جگہ کوئی چشمہ میٹھا ہوتا ہے ۔ آدمی اور پرند اور چیونٹیاں جمع ہوجاتی ہیں

حکایت ۳ یکے از پادشاہان پیشین در رعایت مملکت

اگلے بادشاہوں میں سے ایک (بادشاہ) ملک کی نگہبانی میں

سستی کردے و لشکر بسختی داشتے ، لاجرم دشمنے صعب روے

سستی کرتا تھا اور فوج کو سختی سے رکھتا تھا (اسیواسطے) ایک سخت دشمن نے

نمود ہمہ پشت دادند و روے بگریز نہادند مثنوی

منہ دکھایا سب نے پیٹھ (پھیر) دی اور منہ بھاگنے پر رکھا

چو دارند گنج از سپاہی دریغ ۔ دریغ آیدش دست بردن بتیغ

جو (بادشاہ) خزانہ کو سپاہی سے افسوس (عزیز) رکھتے ہیں تو اسکو بھی تلوار پر ہاتھ

چہ مردی کند در صفِ کارزار *
(وہ) لڑائی کی صف میں کیا مردانگی کریگا

کہ دستش تہی باشد از روزگار
جسکا کہ ہاتھ (یعنی) روزگار (یعنی پیسہ) سے خالی ہوئے

یکے از آناں کہ غدر کردند با من دوستی داشت
اُن لوگوں میں سے کہ جنہوں نے بیوفائی کی تھی میرا ایک دوست تھا

ملامتش کردم * و گفتم دون است و ناسپاس
مَیں نے اُسکو ملامت کی اور کہا کہ وہ کمینہ ہے اور ناشکر

و سفلہ ناحق شناس کہ باندک تغیر حال
اور نالایق ناقدر ہے جو تھوڑا سا حال بدلجانے سے

از مخدوم قدیم برگردد - و حقوق نعمت
اپنے قدیمی مخدوم سے پھر جاوے اور برسوں کی نعمت کے

سالہا در نوردد *
حق طے کردیوے

۳۶

گفت اگر بکرم معذور داری - شاید کہ اسپم بے جو بود و نمد

اُس نے کہا اگر تو مہربانی سے معاف (ہی) رکھے تو لائق ہے اسلیے کہ میرا گھوڑا بے دانہ تھا

زین بگرو - سلطاں کہ بزر با سپاہی بخیلی کند - با او بجاں

اور زین کا بدلہ رہن - جو بادشاہ کہ زر میں سپاہی سے کنجوسی کریگا - تو اُسکے ساتھ

جوانمردی نتواں کرد -

بیت

(وہ سپاہی) جان کے ساتھ جوانمردی نہ کریگا

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بنہد — وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

سپاہی آدمی کو تو زر دے تاکہ وہ سر دیوے — اور جو تو اُسکو زر نہ دیگا تو وہ دنیا میں

حکایت ۱۴ یکے از وزرای معزول شدہ بحلقہ درویشاں

ایک وزیروں میں سے بے نوکر ہوکر فقیروں کے گروہ میں

در آمد و برکتِ صحبتِ ایشاں در وے اثر کرد -

آیا اُن فقیروں کی صحبت نے اُس میں اثر کیا

و جمعیتِ خاطرش دست داد ●

اور اُسکو دل جمعی نے تسلی دی

ملک بارِ دیگر باوے دل خوش کرد۔ و عملش فرمود

بادشاہ نے پھر اس سے دل خوش کیا اور اسکو نوکری کا حکم دیا

قبول نہ کرد و گفت۔ معزولی بہ کہ مشغولی رباعی

اُسنے قبول نہ کیا اور کہا بیکاری نوکری سے بہتر ہے

آناں کہ بکنجِ عافیت بنشستند

وہ لوگ کہ سلامتی کے کونے میں بیٹھے

دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند

دونوں یعنی کتوں کے دانت اور آدمیوں کے منہ باندھ دیے

کاغذ بدریدند و قلم بشکستند

کاغذ پھاڑا اور قلم توڑ ڈالے

وز دست و زبانِ حرف گیراں رستند

بات پکڑنیوالوں کے ہاتھ اور زبان سے چھوٹ گئے

ملک گفت ہر آئینہ ما را خردمندی کافی باید کہ تدبیرِ مملکت را شاید

بادشاہ نے کہا یقیناً ہمکو ضرور چاہیے جو بادشاہت کی تدبیر کے لائق ہو

گفت لہٰ۔ نشانِ خردمند کافی آنست کہ ہمچنیں

اُسنے کہا پورے عقلمند کی نشانی یہ ہے کہ ایسے

کارہا تن درندہد **بیت**

کاموں میں نہ پڑے

ہمائے برہمہ مرغاں ازاں شرف دارد

ہما تمام جانوروں پر اسی سبب بزرگ ہے

کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد

کہ ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی پرند (جانور) کو نہیں ستاتا

حکایت سیاہ گوش را گفتند۔ ترا ملازمتِ شیر بچہ

سیاہ گوش سے (لوگوں نے) کہا شیر کی ملازمت تجھکو

سبب اختیار افتاد؟ گفت تا فضلۂ صیدش میخورم

کس سبب پسند ہوئی (اُسنے) کہا اسلئے کہ اُسکے شکار کا بچا ہوا کھاتی رہوں

وازشرِ دشمناں درپناہِ صولتش زندگانی مے کنم

اور دشمنوں کی برائی سے اُسکے دبدبے کی پناہ میں زندگی کرتی ہوں

گفتندش اکنوں کہ بظل حمایتش در آمدی - و

(لوگوں نے) اُس سے کہا کہ اب جو تو اُسکے حمایت کے سایہ میں آیا اور

بشکرِ نعمتش اعتراف نمودی - چرا نزدیک تر نیائی

تونے اُسکی نعمت کے شکر کا اقرار کیا بہت پاس کیوں نہیں آتا

تا در حلقۂ خاصانت در آورد و از بندگانِ مخلصانت

تاکہ خاصوں کے گروہ میں تجھکو لاوے اور دوست غلاموں میں تجھے

شمارد ۞ گفت ہمچناں از بطشِ وے ایمن نیستم بیت

(دُشمن نے) کہا ایسے ہی اُسکے حملہ سے بے خوف نہیں ہوں

اگر صد سال گبر آتش فروزد

اگر سو برس آتش پرست آگ جلاوے

چو یکدم اندر آں افتد - بسوزد

اگر ایک دم اُس (آگ) میں گر پڑیگا تو جلا دیگی

گاہ افتد کہ ندیمِ حضرتِ سلطاں زر بیابد -

کبھی ایسا (موقع) ہوتا ہے کہ بادشاہ کا ہمنشین زر پاتا ہے -

وگاہ باشد کہ سرش برود۔ وحکما گفتہ اند کہ از تلون

اور کبھی ایسا (اتفاق) ہوتا ہے کہ اسکا سر جاتا ہے۔ اور حکیموں نے کہا ہے کہ

طبع پادشاہاں برحذر باید بود۔ کہ وقتے بسلامے

بادشاہوں کے مزاج بدلنے سے ڈرتے رہنا چاہیے اسلیے کہ ایک وقت سلام سے

برنجند وگاہے بدشنامی خلعت دہند وگفتہ اند۔ کہ

رنجیدہ ہوجاتے ہیں اور کبھی برا کہنے پر خلعت دیتے ہیں اور (عقلمندوں نے) کہا ہے کہ

ظرافت بسیار ہنر ندیماں است وعیب حکیماں

بہت سی ہنسی ہمنشینوں کا ہنر ہے اور حکیموں کے لیے عیب ہے

تو بر قدر خویش مے باش و وقار

تو اپنے مرتبہ اور عزت پر (قائم) رہ

بازی و ظرافت بہ ندیماں بگذار

کھیل اور ہنسی مصاحبوں کے واسطے چھوڑ دے

حکایت ۱۶۔ یکے از رفیقاں شکایت روزگار نامساعد

میرے دوستوں میں سے ایک شخص ناموافق زمانہ کی شکایت

به نزدیک من آورد و گفت - کفاف اندک دارم و عیال
میرے پاس لایا اور کہا روزینہ تھوڑا ہے اور کنبہ بہت
بسیار - و طاقت بارِ فاقہ نے آرم - و بارہا در دلم آید کہ
اور فاقہ کا بوجھ اٹھانیکی مجھ میں طاقت نہیں ہے بہت دفعہ میرے دل میں آتا ہے
با قلیمے دیگر نقل کنم - تا بہر صفت زندگانی کردہ آید
کہ کسی اور ولایت میں نکل جاؤں تاکہ جسطرح ہو سکے زندگی بسر کی جاوے
و کسے را بر نیک و بدِ من اطلاع نباشد ۲۸ بیت
اور کسیکو میری بُرائی اور بھلائی پر خبر نہووے
بس گرسنہ خفت و کس ندانست کہ کیست
بہتیرے بھوکے سو رہے اور کسی نے نہ جانا کہ کون ہے
بس جاں بلب آمد کہ بر و کس نگریست
بہتیری جانیں نکلگئیں کہ کوئی اُن پر نہ رویا
۵۵ باز از شماتتِ اعدا بے اندیشم کہ بطعنہ در قفای من بخندند
پھر دشمنوں کی ہنسی سے ڈرتا ہوں (سوچتا ہوں) کہ میرے پیچھے طعنہ کرکے ہنسینگے

۴۵

قطعه

وسعیِ مرا در حقِ عیال بر عدمِ مروت حمل کنند و گویند

اور میری کوشش کو کنبہ کے حق میں بیمروتی پہ گمان کرینگے اور کہیں گے

ببِیں آں بے حمیت را کہ ہرگز - نخواہد دید روے نیکبختی

اُس بیحیا کو دیکھو کہ ہرگز وہ نیکبختی کا منہ نہ دیکھیگا

تن آسانی گزیند خویشتن را - زن و فرزند بگذارد بسختی

اپنے واسطے آرام پسند کرے جورو اور بچوں کو سختی میں چھوڑے

نثر ودر علمِ محاسبہ چنانکہ معلوم است چیزے دانم + اگر

علم حساب میں جیساکہ تمکو معلوم ہے کچھہ جانتا ہوں اگر

بمعونتِ شما جہتے معین شود کہ موجب جمعیتِ خاطر

تمہاری مدد سے کوئی سبب گزران کا مقرر ہو جاکہ دلجمعی کا سبب ہو

باشد بقیۂ عمر از عہدۂ شکرِ آں بیروں نتوانم آمد

تو تمام عمر اُسکے شکر کے منصب سے باہر نہوسکوں گا

نثر گفتم اے برادر عملِ پادشاہاں دو طرف دارد۔

مینے کہا اے بھائی! بادشاہوں کی نوکری دو طرفی ہوتی ہے

اُمیدِ ناں و بیم جاں - و خلافِ رائے خردمنداں است

روٹی کی اُمید اور جان کا خوف - اور عقلمندوں کی دانائی کے خلاف ہے

قطعہ

بامیدِ ناں در بیمِ جاں افتادن ؛

روٹی کی اُمید کے سبب جان کے خوف میں پڑنا

کس نیاید بخانۂ درویش — کہ خراجِ زمین و باغ بدہ

فقیر کے گھر پر کوئی نہیں آتا — کہ زمین اور باغ کا محصول دے

یا بہ تشویش و غصہ راضی شو — یا جگر بند پیشِ زاغ بنہ

یا غصہ کی پریشانی سے راضی ہو — یا جگر بند کوے کے آگے رکھ دے

گفت این سخن موافقِ حالِ من نگفتی و جوابِ سوالِ من نیاوردی

(اُس نے) کہا یہ بات تو نے میرے حال کے موافق نہیں کہی اور میرے سوال کا جواب تو نے نہیں دیا

نشنیدۂ کہ گفتہ اند ہر کہ خیانت ورزد دستش از حساب بلرزد

کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ لوگوں نے کہا ہے جو کہ چوری کرے گا اُسکا ہاتھ حساب سمجھانے سے لرزے گا

بیت راستی موجبِ رضائے خدا است — کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست

سچ (بولنا) خدا کی رضامندی کا سبب ہے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ سیدھے رستہ پر گمراہ ہو جائے

٤٧

۴۸

وحکما گفتہ اند - چہار کس از چہار کس بجاں آیند - خراجی از
اور حکیموں نے کہا ہے چار آدمی چار آدمیوں سے عاجز ہوتے ہیں خراج دینے والا
سلطان - دزد از پاسبان - وفاسق از غماز - وروسپی از
بادشاہ سے - چور پہرے والے سے اور بدکار سخن چین سے بدکار عورت محتسب سے

آں را کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک است **قطعہ**
جسکا کہ حساب صاف ہے اسکو حساب دینے سے کیا ڈر ہے

مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی - کہ وقت رفع تو باشد مجال
نوکری میں تو زیادتی (یعنی فضول خرچی) نہ کر اگر تو چاہتا ہے کہ دشمن کو تیری بدگوئی کی
دشمن تنگ ؛ تو پاک باش او مدار اے برادر از کس باک -
گنجائش نہو تو پاک رہ اے بھائی اور کسی سے خوف نہ رکھ

زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ ؛ گفتم حکایت آں روباہ
اسلیے کہ دھوبی ناپاک ہی کپڑے کو پتھر پر مارتے ہیں - میں نے کہا اُس لومڑی کی
مناسب حال تست کہ دیدندش گریزاں و افتاں و خیزاں مرقت
نقل تیرے حال کی موافق ہے کہ (لوگوں نے) اسے دیکھا بھاگی ہوئی گرتی اور اٹھتی چلی جاتی

کسے گفتش چہ آفت است کہ موجب چندیں مخافت است

کسی نے اُس سے کہا کیا آفت ہے جو اتنے خوف کا سبب ہے

گفت شنیدم کہ شتراں را بسخرہ میگیرند۔ ٭ گفتند

(اُس نے) کہا میں نے سنا ہے کہ اونٹوں کو بیگار میں پکڑتے ہیں (لوگوں نے) کہا

اے سفیہ! شتر را با تو چہ مناسبت است و ترا با او چہ

اے بیوقوف اونٹوں کو تجھ سے کیا مناسبت ہے اور تجھکو اُنسے کیا

مشابہت۔ گفت خاموش۔ اگر حسوداں بغرض

مشابہت ہے (اُسنے) کہا چپ (رہو) اگر دشمن (اپنی) غرض سے

گویند کہ ایں ہم شتر بچہ است۔ و گرفتار آیم۔ کرا غم

کہدینگے کہ یہ بھی اونٹ کا بچہ ہے اور میں گرفتار ہو جاؤں تو کسکو

تخلیص من باشد۔ ٭ و تا تریاق از عراق آوردہ

میرے چھڑانے کا غم ہوگا اور جبتک تریاق عراق سے لایا جاویگا

شود۔ مارگزیدہ مردہ بود ٭

سانپ کا کاٹا ہوا مر ہی جاویگا

ترا ہمچناں فضل ہست و دیانت و تقویٰ و امانت ۔ ولیکن
تیری ایسی ہی بزرگی اور دینداری اور پرہیزگاری اور امانت داری ہے ۔ لیکن
متعنداں در کمیند و مدعیاں گوشہ نشین ۔ اگرانچہ حسن سیرت
دشمن گھات میں ہیں اور دعویٰ کرنیوالے گوشہ نشین (تاک میں) ہیں اگر جو کچھ
تست بخلافِ آں تقریر کنند ۔ و در معرض خطاب پادشاہ
کہ تیری نیک خصلت ہے اسکے خلاف (لوگ) بیان کریں اور تو بادشاہ کے خطاب میں
افتی ۔ دراں حالت کرا مجالِ مقال باشد ۔ پس مصلحت آں
پڑے تو اسوقت میں کسکو بات کرنے کی گنجایش ہوگی ۔ میں بہتر یہی
مے بینم کہ ملکِ قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گوئی
دیکھتا ہوں کہ تو ملک قناعت ہی کی نگہبانی کرے اور سرداری کی دھن چھوڑ دے
کہ عاقلاں گفتہ اند بیت در دریا منافع بیشمار ست ۔ وگر خواہی
کہ عقلمندوں نے کہا ہے دریا میں بہت سے فائدے ہیں اور اگر تو
سلامت برکنار ست ۔ رفیق چوں ایں سخن بشنید بہم برآمد
سلامتی چاہتا ہے تو کنارہ پر ہے دوست نے جب یہ بات سنی غصہ ہو کر

و روی درهم کشید - وسخنانِ رنجش آمیز گفتن گرفت

منہ پھیر لیا　　اور رنجش آمیز باتیں کہنے لگا

کہ این چہ عقل ست وکفایت وفہم ودرایت؟ وقول

کہ یہ کیا عقل اور دانائی اور سمجھ اور سوجھ ہے　　اور حکیموں کا

حکما درست آمد - کہ گفتہ اند - دوستاں در زنداں

قول درست ہوا　　کہ انہوں نے کہا ہے دوست　قیدخانہ میں

بکار آیند - کہ بر سفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند -

کام آتے ہیں دسترخوان پر تو دشمن بھی دوست دکھائی دیتے ہیں

قطعہ دوست مشمار آنکہ در نعمت زند -

تو اسکو دوست مت گن جو نعمت کے وقت میں

لافِ یاری و برادر خواندگی :: دوست آں باشد

یاری اور برادری کی شیخی مارے　　دوست وہ ہوتا ہے

کہ گیرد دستِ دوست - در پریشاں حالی و درماندگی ::

جو مصیبت اور عاجزی میں دوست کا ہاتھ پکڑے

دیدم کہ متغیر می‌شود۔ و نصیحتِ من بغرض می‌شنود

میں نے دیکھا کہ رنجیدہ ہوتا ہے اور میری نصیحت (کرنے کو میری ہی) غرض جانتا ہے

بہ نزدیک صاحبِ دیوان رفتم۔ بسابقۂ معرفتے

میں صاحبِ کچہری کے پاس گیا بسبب پہلی معرفت کے

کہ درمیان ما بود۔ صورتِ حالش بگفتم۔ و اہلیت و

جو ہمارے اُنکے درمیان تھی اُسکا ظاہر حال کہا اور اُسکی لیاقت

استحقاقش بیان کردم تا بکارے مختصرش نصب کردند

اور حقداری بیان کی تو اُسکو ایک چھوٹے سے عہدہ پر مقرر کیا

روزے چند برین برآمد۔ لطفِ طبعش را بدیدند

تھوڑے ہی روز گزرے تھے اُسکی طبیعت کی پاکیزگی کو دیکھا

و حسنِ تدبیرش را بپسندیدند۔ کارش از آن درگذشت

اور اُسکی نیک تدبیر کو پسند کیا اُسکا کام اُس (عہدہ) سے گزرا

و بمرتبۂ والاتر از آن متمکن گشت۔

اور اُس سے بڑے مرتبہ پر مقرر ہوا

ہمچنیں نجم سعادتش در ترقی بود تا باوجِ ارادت رسید

اسیطرح اسکی نیک بختی کا ستارہ چڑھاؤ پر تھا اپنی خواہش کی موافق بلند مرتبہ

و مقربِ حضرت سلطان گشت - و مشارٌ الیہ و معتمدٌ علیہ شد

اور بادشاہ کی درگاہ کا مقرب ہوا اور نامی اور بھروسہ کا آدمی ہوگیا

بر سلامتِ حالش شادمانی کردم و گفتم **بیت**

میں اُسکے سلامت حال پر خوش ہوا اور (میں نے) کہا

ز کارِ بستہ میندیش و دل شکستہ مدار

بند کاموں سے اندیشہ مت کر اور رنجیدہ نہو

کہ آبِ چشمۂ حیواں درونِ تاریکیست

کیونکہ آبِ حیات کا چشمہ اندھیرے ہی میں ہے

بیت منشیں ترش تو از گردشِ ایام کہ صبر

تو گردش سے بدمزہ (ہوکر) نہ بیٹھ اسلیے کہ صبر

گرچہ تلخست ولیکن برِ شیریں دارد

اگرچہ کڑوا ہے لیکن اُسکا پھل (انجام) میٹھا ہے

مرب جار طائفہ یاران مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور

درآں مدت مرا با طائفہ یاراں اتفاق سفر حجاز

اُسی مدت میں مجھکو دوستوں کے گروہ کے ساتھ عرب کے سفر کا اتفاق

افتاد ٭ چوں از زیارت مکہ باز آمدم۔ دو منزلم استقبال

ہوا جب میں مکہ کی زیارت سے پھر کر آیا (تو اسنے) دو منزل میرا استقبال

کرد ٭ ظاہر حالش را دیدم پریشاں و بہ ہیات درویشاں

کیا میں نے اسکا ظاہر حال پریشان اور فقیروں کی صورت پر دیکھا

گفتم کہ حال چیست۔ گفت چنانچہ تو گفتی طائفہ

میں نے کہا کہ کیا حال ہے (اسنے) کہا جیسا کہ تو نے کہا تھا ایک گروہ نے

حسد بردند۔ و بخیانتم منسوب کردند۔ و ملک دام ملکہ

مجھ سے دشمنی کی اور چوری کی تہمت لگائی اور بادشاہ دام ملکہ نے

در کشف حقیقت آں استقصا نفرمود۔ و یاران قدیم و

اس حال کے دریافت کرنے میں جیسی طرح کوشش نہ فرمائی اور قدیم کے دوست اور

دوستان صمیم از کلمۂ حق خاموش گردیدند۔ و صحبت دیرینہ

حقیقی یار سچی بات کہنے سے چپکے ہو رہے اور پرانی صحبت کو

فراموش کرد نارہ قطعہ

فراموش کر دیا

نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ ستایش کنان دست بر بر نہند

کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ صاحب مرتبہ کے آگے تعریفیں کرتے ہو سینہ پر ہاتھ رکھتے ہیں

و گر روزگارش در آرد ز پای ہمہ عالمش پای بر سر نہند

اور جو زمانہ اسکو مرتبہ سے گرا دیتا ہے تو تمام جہان اسکے سر پر پاؤں رکھتا ہے

فی الجملہ بانواع عقوبت گرفتار بودم۔ تا دریں ہفتہ کہ

حاصل کلام میں ہر طرح کی تکلیف میں گرفتار تھا جب اس ہفتہ میں

مژدہ سلامت حجاج برسید۔ از بند گرانم خلاص کردند

حاجیوں کی سلامتی کی خوشخبری پہنچی تو بھاری قید سے مجھکو چھوڑا

و ملک موروثم خاص۔ گفتم موعظہ من قبول نکردی کہ

اور میری قدیمی ملکیت خاص کردی میں نے کہا تو نے میری نصیحت قبول نہ کی کہ

گفتم عمل پادشاہاں چوں سفر دریاست سودمند و خطرناک

میں نے کہا تھا بادشاہوں کی نوکری دریا کے سفر کی طرح سے ہے فائدہ مند اور خطرناک

۵۵

قول مقولہ ہے مقولہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا بین وبیان ملکر مفعول ثانی ہوا فعل فاعل اور مفعول مطلق اور مفعول ثانی سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر

یا گنج برگیری یا در تلاطم امواج بمیری **بیت**

یا تو خزانہ لے آوے یا دریا کی لہروں کے طمانچہ کی سے مرجاوے

یا زر بہر دو دست کند خواجہ در کنار - یا موج روزی افگندش مردہ بر کنار

یا تو خواجہ دونوں ہاتھوں سے بغل میں زر لاویگا یا موج ایک دن اسکو مردہ کنارہ پر ڈالیگی

مصلحت ندیدم ازین بیش ریش درونش را بملامت

میں نے مصلحت نہیں دیکھی فقیر کے زخم کو اس سے زیادہ ملامت کے نیش سے

خراشیدن و نمک پاشیدن - بدین دو بیت اختصار کردم **قطعہ**

چھیلنا اور نمک چھڑکنا — ان ہی دو بیتوں پر میں نے اختصار کیا

ندانستی کہ بینی بند بر پاے — چو در گوشت نیامد پند مردم

تو نہیں جانتا تہا کہ پاؤں میں بیڑی دیکھیگا — جو آدمیوں کی نصیحت تیرے کان میں نہ آئی

دگر رہ گر نداری طاقت نیش — مکن انگشت در سوراخ کژدم

پھر اگر تجھ میں ڈنک کہانے کی طاقت نہیں — تو بچھو کے بل میں انگلی نہ رکھیو

حکایت تنی چند در صحبت من بودند ظاہر ایشان

کئی شخص میری صحبت میں رہتے تھے انکا ظاہر

بصلاح آراستہ و باطن بفلاح پیراستہ یکے از
نیکی سے سنورا ہوا اور باطن بھلائی سے زینت دیا ہوا۔ بزرگوں میں سے
از بزرگاں در حقِ ایں طائفہ حسنِ ظنِ بلیغ داشت
ایک شخص اس گروہ کے حق میں نیک گمان بہت رکھتا تھا
و ادرارے معین کردہ۔ مگر یکے از ایشاں حرکتے کرد
اور روزینہ مقرر کر رکھا تھا مگر ایک نے انہیں سے ایک ایسی حرکت کی
کہ مناسبِ حالِ درویشاں نبود۔ ظنِ آں شخص فاسد شد
کہ وہ فقیروں کے حال کے موافق نہ تھی اس شخص کا گمان بد ہو گیا
و بازارِ ایناں کاسد۔ خواستم تا بطریقے کفافِ یاراں
اور ان کا بازار کھوٹا ہو گیا میں نے چاہا کہ کسی راہ سے یاروں کا وظیفہ
مستخلص کنم۔ آہنگِ خدمتش کردم۔ و دربانم رہا نکرد
چھڑوا دوں میں نے اس کی خدمت میں جانے کا قصد کیا دربان نے مجھے نہ جانے دیا
و جفا گفت +
اور سخت کہا یا برا کہا

٥٧

معذورش داشتم۔ کہ لطیفاں گفتہ اند قطعہ

میں نے اسکو معذور (یعنے معاف) رکھا اسلیے کہ عقلمندوں نے کہا ہے

درِ میر و وزیر و سلطاں را۔ بے وسیلت مگرد پیرامن

امیر اور وزیر اور بادشاہ کے دروازہ کے گرد (بھی) بغیر وسیلہ نہ جا

سگ و درباں چو یافتند غریب۔ ایں گریبانش گرفت آں دامن

اگر کتا اور درباں غریب پاتے ہیں تو یہ گریبان پکڑتا ہے اور وہ (کتا) دامن

چندانکہ مقربانِ حضرتِ آں بزرگ بر حالِ من

یہاں تک کہ اس بزرگ کی درگاہ کے مصاحبوں نے میرے حال کی

وقوف یافتند۔ باکرامم در آوردند۔ و برتر مقامے

خبر پائی   مہربانی سے مجھے اندر لائے اور انہوں نے بلند جگہ

معین کردند۔ اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم بیت

دینے واسطے مقرر کی لیکن میں بہ سبب عاجزی کے نیچے ہی بیٹھ گیا اور میں نے کہا

بگذار کہ بندۂ کمینم   تا در صفِ بندگاں نشینم

چھوڑو کہ میں ایک نالائق بندہ ہوں   اس ہی لیے غلاموں کی صف میں بیٹھتا ہوں

منہ نگشتم فعل با فاعل در تحار صف بندگاں مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور فعل کے متعلق ہوا۔ فعل با فاعل متعلق سے ملکر

گفت اللہ اللہ چہ جائے این سخن است ؛ بیت

(اُسنے) کہا اللہ اللہ کیا اسبات کے کہنے کی جگہ ہے

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

اگر تو میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے
تو بھی تیرا ناز اٹھاؤں کیونکہ تو نازنین ہے

فی الجملہ بنشستم و از ہر درے سخن پیوستم - تا حدیثِ

حاصل کلام میں وہاں بیٹھ گیا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا یہانتک

زلتِ یاراں درمیاں آمد - و گفتم قطعہ

کہ یاروں کے دور ہونیکا ذکر آیا اور مینے کہا

چہ جرم دید خداوندِ سابق الانعام

خداوند قدیمی بخشش کرنیوالے نے کیا گناہ دیکھا

کہ بندہ در نظرِ خویش خوار میدارد

کہ بندہ کو اپنی نگاہ میں ذلیل جانتا ہے

خدائے راست مسلم بزرگی و الطاف

خدا ہی کے واسطے بزرگی اور مہربانی مسلم ہے

که جرم بیند و ناں بر قرار میدارد

کہ گناہ دیکھتا ہے اور روٹی معین رکھتا ہے

حاکم ایں سخن را پسندید و اسباب معاش یاراں

حاکم نے اسبات کو پسند کیا - یاروں کی معاش کے اسباب کا حکم

فرمود - تا باز بہ قاعدۂ ماضی مہیا دارند - و مئونت

دیا تاکہ پھر (اہل خدمت) پہلے (ہی) قاعدہ پر موجود (یعنی جاری) رکھیں

ایام تعطیل را وفا کنند ۔ شکر نعمت بگفتم - و زمین

اور بیکاری کے دنوں کا بھی خرچ پورا کردیں - میں نے نعمت کا شکر کیا اور

خدمت ببوسیدم - و عذر جسارت خواستم - و در حال

خدمت کی زمین چومی اور میں نے دلیری کا عذر چاہا اور اسیوقت

بیروں آمدم و گفتم قطعہ چو کعبہ قبلۂ حاجت شد -

باہر آیا اور کہا جو کعبہ حاجت کا قبلہ ہوا

از دیار بعید - روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ

تو خلقت اسکے دیکھنے کو دور کے شہروں سے بہت فرسنگ سے جاتی ہے

٦٠

ترا تحملِ امثالِ ما بباید کرد ؛
تجھکو ہم جیسوں کی (بات کی) سہار کرنی چاہئے
کہ ہیچکس نزند بر درختِ بے بر سنگ
اسلیے کہ کوئی شخص بے پھل درخت پر پتھر نہیں مارتا

حکایت ۱۸. ملک زادهٔ گنج فراوان از پدر میراث یافت
ایک بادشاہزادہ نے بہت سا خزانہ باپ سے میراث میں پایا
دستِ کرم برگشاد - وداد سخاوت بداد - و نعمت بے دریغ
بخشش کا ہاتھ کھول دیا اور سخاوت کی داد دی - اور (اُسنے) بے افسوس
بر سپاه و رعیت بریخت ؛
دولت سپاہ و رعیت پر گرائی

قطعه

نیاساید مشام از طبلهٔ عود
عود کے ڈبہ سے دماغ آرام نہیں پاتا
بر آتش نہ کہ چوں عنبر ببوید
آگ پر رکھ کہ عنبر کی سی خوشبو دیگی

بزرگی بایدت بخشندگی کن
اگر تجھکو بزرگی چاہئے تو بخشش کر
کہ تا دانہ نیفشانی نروید
اسلیے کہ جبتک تو دانہ زمین میں نہ ڈالیگا

یکے از جلسا سبب تدبیر نصیحتش آغاز کرد۔ کہ ملوک پیشین

مصاحبوں میں سے ایک نے تدبیر سے اسکو نصیحت کرنی شروع کی کہ پہلے بادشاہ

مر این نعمت را بسعی اندوختہ اند و برائے مصلحتے نہادہ

اس خزانہ کو کوشش سے جمع کیا ہے اور کسی مصلحت کے واسطے رکھا ہے

دست ازیں حرکت کوتاہ کن۔ کہ واقعہا در پیش است

اس حرکت سے ہاتھ روک کہ بہت حادثے در پیش ہیں

و دشمناں در کمیں نباید کہ بوقت حاجت در مانی

اور دشمن گھات میں لایق نہیں ہے کہ تو ضرورت کے وقت عاجز رہے

قطعہ۔ اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش۔ رسد

اگر تو ایک خزانہ رعیت پر بخشش کریگا تو ہر ایک

مر ہر گدائے را برنجے ✦ چرا نستانی از ہر یک

فقیر کو ایک چانول پہنچیگا کسواسطے تو ہر ایک سے ایک جو بھر

جوے سیم۔ کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے ✦

چاندی نہیں لیتا کہ ہر روز تیرے پاس خزانہ جمع ہو جاوے

۶۲

ملک زادہ روے ازیں سخن درہم کشید ۔ و موافق طبع
بادشاہزادہ اس بات سے خفا ہوا اور یہ بات اُس کی بلند طبیعت کے
بلندش نیامد ۔ و مر او را زجر فرمود و گفت ۔ مرا
موافق نہ آئی اور اُس کو جھڑک کر کہا
خداوند تعالیٰ مالکِ ایں ممالک گردانیدہ است ۔ تا
خدا تعالیٰ نے مجھکو اس ملک کا مالک کیا ہے تاکہ
بخورم و بخشم ۔ نہ پاسبانم کہ نگہدارم ۔ بیت قارون
میں کھاؤں اور بخشش کروں نگہبان نہیں ہوں کہ رکھ چھوڑوں قارون
ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت ۔ نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت
مرگیا جو چالیس خزانے رکھتا تھا نوشیرواں ہلاک نہیں ہوا جو نیک نام چھوڑ گیا

حکایت ۱۹ ۔ آوردہ اند کہ نوشیروانِ عادل را

نقل بیان کرتے ہیں کہ نوشیروانِ عادل کے واسطے
در شکارگاہے صیدے کباب میکردند ۔
شکارگاہ میں ایک شکار کے کباب کرتے تھے

نمک نبود - غلامے را بروستا فرستادند - تا نمک

نمک موجود نتہا غلام کو گنوار کے پاس بھیجا کہ نمک

آرد ؛ نوشیرواں گفت - نمک بقیمت بستاں

لاوے نوشیرواں نے کہا نمک مول لائیو

تا بیرسمی نشود - ودہ خراب نگردد ؛ گفتند - ازیں قدر

اسلئے کہ بدچلنی نہو اور گاؤں خراب نہو جائے (اہل خدمت نے) کہا اتنے سے

چہ خلل زاید ؟ گفت - بنیادِ ظلم اول

کیا خرابی پیدا ہوگی (اُسنے) کہا ظلم کی جڑ

درجہاں اندک بودہ است - ہرکہ آمد -

دنیا میں پہلے تھوڑی سی ہوئی تھی جو کوئی آیا

بر آں مزید کرد - تا بدیں غایت

اُسپر زیادہ کرتا گیا یہانتک کہ ظلم اس حد کو

رسیدہ ؛ قطعہ

پہنچ گیا

٦٥

اگر زباغِ رعیت ملک خورد سیبے - بر آورند غلامانِ او درخت از بیخ

اگر بادشاہ رعیت کے باغ میں سے ایک سیب کھاویگا تو اُسکے غلام درخت کو جڑ سے اُکھیڑ ڈالینگے

بنیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد - زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

اگر بادشاہ آدھے انڈے پر ظلم جائز رکھیگا تو اُسکے سپاہی ہزار مرغ سیخ پر چڑھادینگے

بیت نماند ستمگار بد روزگار - بماند برو لعنتِ پایدار

بدقسمت ظالم دنیا میں نہیں رہتا - ہمیشہ اُسپر لعنت رہجاتی ہے

حکایت عاملے را شنیدم کہ خانۂ رعیت خراب کردے

میں نے ایک عامل کو سنا کہ رعیت کا گھر اُجاڑتا تھا

تا خزانۂ سلطان آباداں کند - بے خبر از قولِ حکما کہ

تاکہ بادشاہ کا خزانہ آباد کرے حکیموں کے قول سے بیخبر تھا کہ

گفتہ اند - ہر کہ خلق را بیازارد تا دلِ سلطان بدست آرد

(اُنہوں نے) کہا ہے جو کوئی خلقت کو ستاتا ہے تاکہ بادشاہ کا دل ہاتھ میں لائے

خدا تعالےٰ ہماں خلق را برو گمارد تا دمار از نہادِ او برآرد

خدائے تعالےٰ اُسی خلقت کو اُسپر مقرر کرتا ہے تاکہ (وہ) اُسکے بدن سے نفرت نکالیں

بیت - آتش سوزاں نکند با سپند
جلانیوالی آگ اسپند سے (ایسا) نہیں کرتی
آنچہ کند دُود دلِ دردمند
جیسا کہ دردمند کے دل کا دھواں کرتا ہے

گویند سرِ جملۂ حیوانات شیر است - و کمترین
(لوگ) کہتے ہیں کہ تمام جانوروں کا سردار شیر ہے اور جانوروں
جانوران خر - و باتفاقِ خردمنداں خرِ باربر
میں کا کمینہ گدھا ہے اور عقلمندوں کے اتفاق سے بوجھ اٹھانیوالا گدھا
از شیر مردم در بہ
آدمی کے پھاڑنیوالے شیر سے بہتر ہے

قطعہ

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است - چوں بار ہمی برد عزیز است
غریب گدھا اگرچہ بے تمیز ہے جو بوجھ لیجاتا ہے تو پیارا ہے
گاوان و خرانِ باربردار - بہ ز آدمیانِ مردم آزار
بیل اور گدھے بوجھ اٹھانیوالے - آدمیوں کے ستانیوالے آدمی سے بہتر ہیں

گویند ملک را طرفے از ذمائم اخلاقش بقرائن معلوم

کو کہتے ہیں اُسکی کچھ بری عادتیں بادشاہ کو قرینہ سے معلوم ہوگئیں

شد در شکنجہ کشید و بانواع عقوبتش بکشت **قطعہ**

(اُسکو) شکنجہ میں کھینچا اور طرح طرح کے عذابوں سے مار ڈالا

حاصل نشود رضائے سلطان - تا خاطر بندگاں

بادشاہ کی رضامندی حاصل نہیں ہوتی جبتک کہ تو بندوں کی خاطرداری

نجوئی ؛ خواہی کہ خدائے بر تو بخشد - با خلق

نہ کرے جو تو چاہتا ہے کہ خدا تجھپر بخشش کرے تو خدا کی خلقت

خدائے کن نکوئی ؛ آوردہ اند - کہ یکے از

سے تو نیکی کر (لوگ) بیان کرتے ہیں کہ ایک مظلوموں میں

ستمدیدگاں بر سر او بگذشت - و در حال

سے اُس پر گزرا اور اُسکے

تباہ او تامل کرد و گفت ؛ **قطعہ**

خراب حال پر خیال کیا اور کہا

نہ ہر کہ قوتِ بازوے و منصبے دارد

یہ نہیں ہوتا جوکہ بازوں اور عہدہ کا زور رکھتا ہے

بسلطنت بخورد مالِ مردماں بگزاف

(وہ) لوگوں کا مال فریب سے کھا لے

تواں بحلق فرو بُردن اُستخوانِ درشت

سخت ہڈی کو آدمی گلے کے نیچے (تو) اُتار سکتا ہے

وَلے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف

لیکن جب ناف میں جاتی ہے تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے

حکایت ۲۱ مردم آزارے را حکایت کنند

ایک مردم آزار کی نقل بیان کرتے ہیں

کہ سنگے بر سرِ صالحے زد۔ درویش

کہ (اُسنے) ایک نیکبخت کے سر پر ایک پتھر مارا فقیر کو

را مجالِ انتقام نہ بود +

بدلا لینے کی طاقت نہ تھی

سنگ را با خود ہمے داشت - تا وقتے کہ

پتھر کو اپنے پاس رکھتا تھا جب وقت کہ

ملک را بر آں لشکری خشم آمد - و در چاہِ

بادشاہ کو اُس سپاہی پر غصہ آیا اور قید خانہ کے

زندانش کرد ٭ درویش بیامد - و سنگ

کنوئیں میں اُسکو (قید) کیا فقیر آیا اور اُسکے سر پر

بر سرش کوفت ٭ گفت تو کیستی؟ و ایں

پتھر مارا (اُسنے) کہا تو کون ہے اور یہ

سنگ بر من چرا زدی؟ گفت -

پتھر تونے میرے سر پر کیوں مارا (اُسنے) کہا

من فلانم - و ایں سنگ ہمان است

میں وہ شخص ہوں اور یہ پتھر وہی ہے

کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی ٭

کہ فلاں تاریخ تونے میرے سر پر مارا تھا

گفت چندیں روزگار کجا بودی؟ گفت از جاہت

(اُس نے) کہا - تو اتنی مدت سے کہاں تھا (اُس نیکبخت نے) کہا میں تیرے

اندیشہ میکردم - اکنوں کہ درچاہت دیدم

رتبہ سے ڈرتا تھا   اب جو میں نے تجھے کنویں میں دیکھا

فرصت را غنیمت شمردم - کہ زیرکاں گفتہ اند

فرصت کو غنیمت گنا   اسلیئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے

مثنوی ناسزائے را چو بینی بختیار - عاقلاں

جو تو کسی نالایق کو نصیبے والا دیکھے تو عقلمندوں نے سلام

تسلیم کردند اختیار ٭ چوں نداری ناخنِ درندہ تیز

اختیار کیا ہے تو بھی سلام کرنا اختیار کر - جو تیرے ناخن تیز نہیں ہیں

با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز ٭ ہر کہ با فولاد بازو

تو (وہی) بہتر ہے کہ تو بدوں سے لڑائی نہ کرے   جو کوئی فولاد والے بازو سے

پنجہ کرد - ساعدِ سیمین خود را رنجہ کرد ٭

پنجہ کرتا ہے   (وہ) اپنے چاندی (جیسے نرم) پنجے کو رنجیدہ کرتا ہے

باش تا دستش ببندد روزگار
تو ٹھیرا رہ جبتک کہ زمانہ اُسکا ہاتھہ باندہے

پس بکامِ دوستاں مغزش برآر
پہر دوستوں کے مقصد حاصل کرنیکے واسطے اُسکا بہیجا نکالے

حکایت ۲۲ - یکے از ملوک را مرضے ہائل بود
ایک بادشاہ کو ایک ہولناک بیماری تہی

طائفہ از حکماے یونان متفق شدند ؛ کہ مر
یونان کے حکیموں کا ایک گروہ (اسبات پر) متفق ہوا کہ خاص

ایں رنج را دواے نیست - مگر زہرہ آدمی
اس بیماری کی کچہہ دوا نہیں ہے مگر ایسے آدمی کا پتہ

کہ بچندیں صفت موصوف باشد ؛ ملک
کہ جسمیں اتنی صفتیں ہوں بادشاہ نے

بفرمود - تا طلب کردند ؛
فرمایا تو لوگوں نے تلاش کیا

١٧

دہقاں پسرے یافتند بداں صفت کہ حکما گفتہ بود
ایک گنوار کے لڑکے کو اُس تعریف کے موافق پایا جیسے حکیموں نے کی تھی

پدر و مادرش را بخواندند۔ و نعمتِ بیکراں خوشنود
اُسکے باپ اور ماں کو بلایا اور بہت سی دولت سے اُنہیں خوش

گردانیدند۔ و قاضی فتویٰ داد۔ کہ خون یکے
کر دیا اور قاضی نے شرعی حکم دیا کہ بادشاہ کی جان کے

از رعیت ریختن برائے سلامتِ نفسِ پادشاہ روا
سلامتی کے واسطے رعیت میں سے ایک کا خون گرانا درست

باشد ٭ جلاد قصدِ او کرد ٭ پسر سر سوئے
ہے جلاد نے (اُسکے مار ڈالنے کا) ارادہ کیا لڑکا آسمان کی

آسماں کرد و بخندید ٭ ملک پرسید؟
طرف سر کر کے ہنسنے لگا بادشاہ نے پوچھا

دریں حالت چہ جائے خندیدن است؟
اس حال میں ہنسنے کا کیا سبب ہے؟

گفت - ناز فرزنداں بر پدر و مادر باشد - و

(اُسنے) کہا بچوں کا لاڈ باپ اور ماں پر ہوتا ہے اور

دعوے پیشِ قاضی برند - و داد از بادشاہ

دعوے قاضی کے پاس لیجاتے ہیں اور بادشاہ سے انصاف

خواہند - اکنوں پدر و مادر بعلتِ حُطام دنیوی

چاہتے ہیں اب باپ اور ماں نے بسبب مال دنیا کے قتل

مرا بخوں در سپردند - و قاضی بکشتنم فتویٰ داد

ہونے کو سونپ دیا اور قاضی نے میرے قتل کرنیکا حکم دیا

و سلطان مصالح خویش در ہلاکِ من مے بیند -

اور بادشاہ میرے مار ڈالنے میں اپنی بہتری دیکھتا ہے

بجز خدائے عزوجل پناہے نمے بینم + بیت

میرا رب خدائے عزت دار اور بزرگ کے سوا کوئی (دنیا) بچاؤ نہیں دیکھتا ہوں

پیشِ کہ بر آورم ز دستت فریاد ہم پیشِ تو از دستِ تو میخواہم داد

میں تیری ہاتھ سے کسکے پاس فریاد لیجاؤں تیرے ہی آگے تیرے ہاتھ سے انصاف چاہتا ہوں

سلطاں رازیں سخن دل بہم برآمد - و آب در دیدہ
بادشاہ کا دل اس بات سے کڑھ گیا اور آنکھوں میں پانی
بگردانید - و گفت - ہلاکِ من اولیتر - کہ خونِ چنیں
بھر لایا اور کہا ایسے بیگناہ کے خون گرانے سے میرا ہی
بیگناہے ریختن ٭ سَر و چشمش ببوسید - و در کنار
مرنا بہتر ہے اسکا سر اور آنکھیں چومیں اور گلے سے
گرفت - و نعمتِ بے اندازہ بخشید - و آزادش
لگا لیا اور بہت ہی نعمت بخشی اور اسکو آزاد
کرد ٭ گویند کہ ہم در آں روز ملک شفا یافت ٭
کر دیا (لوگ) کہتے ہیں کہ بادشاہ نے اُسی روز صحت پائی

قطعہ

ہمچناں در فکرِ آں بیتم کہ گفت
میں ایسے ہی اُس بیت کی فکر میں تھا
پیلبانے بر لبِ دریائے نیل
کہ ایک ہاتھی بان نے دریائے نیل کے کنارہ پر کہا

زیرپایت گر بدانی حالِ مور
اگر اپنے پانوں کے نیچے تو چیونٹی کا حال جانے

ہمچو حالِ تست زیرِ پاے پیل
(تو ایسا ہے) جیسے تیرا حال ہاتھی کے پانوں کے نیچے

حکایت ۲۳ یکے از بندگانِ عمرِ لیث گریختہ
عمرِ لیث کے غلاموں میں سے ایک (غلام) بھاگ گیا تھا

بود کساں در عقبش رفتند۔ و باز آوردند
لوگ اُسکے پیچھے گئے اور پھیر لائے

وزیر را با وے غرضے بود۔ اشارت بکشتن
وزیر کو اس سے کچھ غرض تھی (اُسکے) مار ڈالنے کا اشارہ

کرد تا دیگر بندگاں چنیں حرکت نکنند۔ بندہ
کیا اسلیے کہ اور غلام ایسی حرکت نکریں غلام نے

پیشِ عمرِ لیث سر بر زمین نہاد و گفت بیت
عمرِ لیث کے آگے زمین پر سر رکھہ کر کہا

۷۵

هرچه رود بر سرم چوں تو پسندی رواست
جو کچھ میرے پر گزرے جو تو پسند کرے تو جائز ہے
بنده چه دعوے کند - حکم خداوند راست
غلام کیا دعوے کرے خداوند کا حکم ہے
اما بموجب آنکه پرورده نعمت اینخاندانم - نخواهم که
لیکن اس سبب سے کہ اس گھرانے کی نعمت کا پلا ہوا ہوں نہیں چاہتا ہوں
در قیامت بخون من گرفتار آئی ؛ اگر بیگناه بنده را
کہ تو میرے خون میں گرفتار ہو اگر تو بندہ کو بیگناہ
خواهی کشت بارے بتاویل شرعی بکش - تا بقیامت
مارنا چاہتا ہے - تو شرعی حیلہ سے قتل کر اسلیے کہ تو قیامت میں
ماخوذ نباشی ؛ گفت - چگونه کنم ؟ گفت اجازت ده
گرفتار نہو (اُس نے) کہا حیلہ کیونکر کروں (غلام نے) کہا تو مجھے اجازت دے
تا من وزیر را بکشم - آنگه بقصاص او کشتن بفرما - تا تجھ
کہ میں وزیر کو قتل کروں اُس وقت اسکی سزا میں تو مجھے مار ڈالنے کا حکم دیجیو تو تو حق بر

کشتہ باشی ❊ ملک بخندید - وزیر را گفت - چہ مصلحت

قتل کرنیوالا ہوگا بادشاہ نے ہنسکر وزیر سے کہا تو کیا مصلحت

مے بینی ؟ گفت اے خداوند! ایں شوخ دیدہ را بعدقہ

دیکھتا ہے ؟ (اُسنے) کہا اے خداوند اس شریر کو اپنے باپ کی قبر کے

گور پدرت آزاد کن - تا مرا ہم در بلا نیفگند - گناہ

صدقہ میں چھوڑ دے تاکہ (وہ) مجھکو بھی مصیبت میں نہ ڈالے گناہ

از من ہست کہ قول حکما را معتبر نداشتم کہ گفتہ اند -

مجھہ ہی سے ہوا ہے کہ میں نے حکیموں کے کہنے کو معتبر نہ جانا کہ کہا ہے

قطعہ - چو کردی با کلوخ انداز پیکار - سر

جب تو ڈھیلا پھینکنے والے سے لڑیگا تو اپنے سر کو

خود را بنادانی شکستی ❊ چو تیر انداختی بر روے

تو بیوقوفی سے توڑیگا جو تو نے دشمن کے منہ پر تیر پھینکا

دشمن - حذر کن - کاندر آماجش نشستی ❊

ہے تو ڈرتا رہ کہ تو (بھی) نشانہ پر بیٹھا ہے

جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا ہوئی شرط جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا ۔

حکایت ۲۴ - ملک زوزن را خواجہ بود - کریم

زوزن کے بادشاہ کا ایک مصاحب

النفس و نیک محضر - کہ ہمگناں را

نیکذات۔ اور نیک خصلت تھا۔ کہ روبرو سب کی

در مواجہہ حرمت داشتے - و در غیبت نیکو گفتے

عزت کرتا اور پیٹھ پیچھے بھلا کہتا تھا

اتفاقاً از وے حرکتے صادر شد - کہ در نظر

یکایک اُس سے ایک ایسی خطا ہو گئی کہ وہ بادشاہ کی

سلطان ناپسندیدہ آمد - مصادرہ فرمود و عقوبت

نگاہ میں ناپسند ہوئی (بادشاہ نے) جرمانہ کا حکم دیا اور سزا دی

سرہنگان پادشاہ بسوابق انعام

بادشاہ کے سپاہی اُسکے پہلے انعام کے

معترف بودند - و بشکر آں مرتہن -

مقر تھے اور اُسکے شکر میں گروی

در مدتِ توکیلِ او رفق و ملاطفت کردندے - و زجر
اُسکی نگہبانی کے دنوں میں اُسکے ساتھ نرمی اور ملائمت کیا کرتے تھے

و معاقبت روا نداشتندے -

اور جھڑکنا اور گھرکنا روا نہ رکھتے تھے

قطعہ

صلح با دشمن خود کن وگرت روزے او - در قفا
تو اپنے دشمن سے نیکی کر اور جو وہ کسی روز تیرے غائب میں

عیب کند در نظرش تحسین کن پ سخن آخر بدہاں
برائی کرے تو اُسکی تعریف کر بات آخر کو موذی کے

میگذرد موذی را - سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن
منہ سے نکلتی ہے اگر تو اُسکی کڑوی بات نہ سنی چاہے تو اُسکا منہ میٹھا کر

تا آنچہ مضمونِ خطابِ ملک بود از عہدہ بعضے
یہانتک کہ جو کچھ بادشاہ کے غصہ کا مدعا تھا تھوڑا سا اُنکے ذمہ سے

ازاں بدر آمد - و بہ بقیت در زنداں بماند ؛
نکلا تھا (یعنی ادا ہوا تھا) اور باقی کے عوض قید خانہ میں رہا

فرستاد فعل ہے فاعل
پیامش مضاف و مضاف الیہ
ملکر مفعول بہ ہوا۔ از جار ملوکِ نواحی
مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور
ہوا۔ جار مجرور ملکر فعل سے متعلق
در خفیہ جار مجرور در ملکر فعل سے متعلق
ایں سین محذوف کا ف بیانیہ
در فرستاد فعل ملوکِ آں طرف
مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل

یکے از ملوکِ نواحی در خفیہ پیامش فرستاد
اُس طرف کے بادشاہوں میں سے ایک نے چھپواں پیغام بھیجا
کہ ملوکِ آں طرف قدرِ چناں بزرگوار ندانستند
کہ اُس طرف کے بادشاہوں نے ایسے بزرگ کی قدر نہ جانی
و بے عزتی کردند۔ اگر خاطرِ عزیزِ فلاں
اور بے عزتی کی اگر تمہارا مبارک دل
بجانبِ ما التفاتے کند۔ در رعایتِ
ہماری طرف توجہ کرے تو تمہارے دل کی
خاطرش ہرچہ تمامتر سعی کردہ شود
رعایت میں جسقدر ہو سکے گا پوری کوشش کیجاویگی
کہ اعیانِ ایں مملکت بدیدارِ وے مفتقرند
کہ اس ملک کے امیر تمہارے دیکھنے کے محتاج ہیں
و بجوابِ ایں حروف منتظر۔
اور اس (بات) کے جواب کے راہ دیکھ رہے ہیں

خواجہ بریں وقوف یافت - واز خطر اندیشید

خواجہ نے اِس (حال) کی خبر پائی اور خوف سے اندیشہ کیا اُسنے اُسیوقت

جوابے مختصر چناں کہ مصلحت دید کہ اگر بر ملا افتد

ایک چھوٹا سا جواب جیسی کہ مصلحت دیکھی کہ اگر ظاہر ہوجائے

فتنہ نباشد بر قفائے ورق بنوشت وروان کرد ؛

تو فساد نہووے (اُسی) کاغذ کی پشت پر لکھکر بھجوا دیا

یکے از متعلقاں کہ بریں واقف بود

ایک نے بادشاہ کے نوکروں میں جو (اس حال سے) واقف تھا

ملک را اعلام کرد - کہ فلاں را کہ حبس

بادشاہ کو خبر کردی کہ تونے فلاں شخص کو جو قید

فرمودۂ - با ملوکِ نواحی مراسلت

کیا ہے (وہ) اِدہر اُدہر کے بادشاہوں سے خط کتابت

دارد ؛

رکھتا ہے ؛

ملک بہم برآمد۔ وکشفِ ایں خبر فرمود۔ قاصد را

بادشاہ غصہ ہوا اور اس خبر کے تحقیق کرنیکا حکم دیا قاصد کو

بگرفتند۔ ورسالہ را بخواندند۔ نوشتہ بود۔ کہ حسن

پکڑ لیا اور خط کو پڑھا لکھا ہوا تھا کہ بزرگوں کا

ظنِ بزرگاں درحقِ بندہ بیش از فضیلت

نیک گمان بندہ کے حق میں میری فضیلت سے

بندہ است۔ وتشریفِ قبولی کہ فرمودہ اند۔

زیادہ ہے اور (آپ نے) تشریف قبولی (یعنی بلانے کی) جو فرمایا ہے

بندہ را امکانِ اجابتِ آں نیست۔ بحکم آنکہ

اسکی قبولیت کی قدرت مجھکو نہیں ہے اس سبب سے

پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم وباندک مایہ تغیرِ خاطر باولی نعمتِ

کہ اس گھرانے کی نعمت کا پلا ہوا ہوں اور تھوڑی سی بخیدگی کے سبب

قدیم بیوفائی نتواں کرد چنانکہ گفتہ اند بیت آنرا کہ بجائے

قدیمی خداوند نعمت سے بیوفائی نہیں کرنی چاہئے جیسا عقلمندوں نے کہا ہے شعر جس شخص کے

تست ہردم کرمے - عذرش بنہ ار کند بعمر ستمے ؛ ملک را
کہ تجھ پر ہروقت مہربانی ہے اسکو معذور رکھ اگر تمام عمر میں ایک ظلم کرے - بادشاہ کو
سیرت حق شناسی او پسندیدہ آمد و خلعت و نعمت بخشید و
اسکی حق شناسی کی خصلت پسند آئی اور خلعت اور مال دیا اور
عذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بیگناہ آزردم ؛ گفت اے خداوند
معافی چاہی کہ میں نے خطا کی کہ تجھ بیگناہ کو ستایا - اس نے کہا اے صاحب
بندہ درین حال مر خداوند را خطائے نمے بیند - بلکہ تقدیر
میں اس حال میں حضور کی کوئی خطا نہیں سمجھتا ہوں بلکہ خداوند حقیقی
خداوند حقیقی چنیں بود کہ مرایں بندہ را مکروہے برسد
کی تقدیر یوں ہی تھی کہ اس بندہ کو تکلیف پہنچے
پس بدست تو اولیتر کہ حقوق سوابق نعمت و ایادے
پس تیرے ہی ہاتھ سے بہتر ہے کہ پہلی نعمت کے حق اور نعمتوں کے
منت بریں بندہ داری - کہ حکما گفتہ اند - مثنوی
احسان بندہ پر ہیں کہ حکیموں نے کہا ہے

گر گزندت رسد ز خلق مرنج — کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

اگر خلقت سے تجھکو تکلیف پہنچے تو رنج نہ کر کیونکہ خلقت سے نہ آرام پہنچتا ہے نہ تکلیف

از خدا داں خلافِ دشمن و دوست — کہ دلِ ہر دو در تصرف اوست

دشمن و دوست کا خلاف خدا ہی کی طرف سے جان کیونکہ دونوں کا دل اُس ہی کے اختیار میں ہے

گرچہ تیر از کماں ہمے گزرد — از کماندار بیند اہلِ خرد

اگرچہ تیر کمان ہی سے گزرتا ہے (تو بھی) عقلمند کماندار ہی کا نشانہ جانتا ہے

حکایت ۸۵ یکے از ملوکِ عرب را شنیدم کہ با متعلقانِ
میں نے عرب کے بادشاہوں میں سے ایک کو سنا کہ کچہری کے
دیوان فرمود - کہ مرسومِ فلاں را چندانکہ ہست مضاعف
ملازموں سے فرمایا کہ فلاں شخص کی تنخواہ جتنی کہ ہے دُگنی
کنید کہ ملازمِ درگاہ است و مترصدِ فرمان - و سائر
کرو کہ دربار میں ہمیشہ کا حاضر باش ہے اور حکم کا منتظر اور سب
خدمتگاراں بلہو و لعب مشغول اند و در ادائے خدمت متہاون
خدمتگار کھیل کود میں مشغول رہتے ہیں اور خدمت کے ادا کرنے میں سست

صاحبدلے بشنید و فریاد و خروش از نہادش برآمد پرسید

ایک صاحبدل نے سنا فریاد اور غل اُسکے بدن سے نکلا اُس دوسرے نے پوچھا

کہ چہ دیدی گفت علو درجات بندگان بدرگاہ حق

کہ (تونے) کیا دیکھا؟ (اُسنے) کہا بندوں کے درجوں کی بلندی خدائے بزرگ کی

جل و علا ہمیں مثال دارد نظم۔ دو بامداد گر آید کسے

درگاہ میں یہی مثال ہے — اگر کوئی دو روز بادشاہ کی

بخدمت شاہ۔ سوم ہر آئنہ بروے کند بلطف نگاہ امید ہست

خدمت میں آوے (تو بادشاہ) تیسرے روز ضرور اسپر مہربانی سے نگاہ کریگا خالص

پرستندگان مخلص را۔ کہ نا امید نگردند ز آستان اِلٰہ

عبادت کرنیوالوں کو امید ہے کہ خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے نا امید نہونگے

مثنوی مہتری در قبول فرمانست۔ ترک فرمان دلیل حرمانست

بزرگی حکم کے قبول کرنے میں ہے نافرمانی نا امیدی کی نشانی ہے

ہر کہ سیمائے راستاں دارد سر خدمت بر آستاں دارد

جس شخص کا ما سچا ہے (وہ) چوکھٹ پر سر رکھتا ہے

حکایت ۲۶ - ظالمی را حکایت کنند - کہ ہیزم درویشاں

ایک ظالم کی نقل بیان کرتے ہیں کہ فقیروں کی لکڑیاں

خریدے بحیف و توانگراں را دادے بطرح ۔ صاحبدلے

ظلم سے خریدتا تھا اور مالداروں کو نفع سے دیتا تھا ۔ ایک صاحبدل آدمی

براو گزر کرد و گفت

بیت

اُس پر گزر کیا اور کہا

ماری تو کہ ہر کرا بہبینی بزنی ۔ یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی

تو سانپ ہے کہ جس کسی کو دیکھتا ہے کاٹ کہاتا ہے یا اُلو ہے کہ جس جگہ تو بیٹھتا ہے اُجاڑ

قطعہ

زورت ار پیش میرود با ما

اگر تیرا زور ہمارے اُوپر چلتا ہے

با خداوند غیب داں نرود

غیب جاننے والے خدا کے آگے (تیرا زور) نہ چلیگا

زورمندی مکن بر اہل کرم ۔ تا دعائے بر آسماں نرود

زور آوری خلقت پر مت کر تاکہ کوئی دعا آسمان پر نہ پہنچے

ظالم ازیں سخن برنجید ۔ و روئے از نصیحت او درہم کشید

ظالم اس بات سے رنجیدہ ہوا اور اسکی نصیحت سے منہ پھیر لیا

و بر او التفات نکرد ۔ تا شبے آتش مطبخ در انبار ہیزمش

اور اسپر توجہ نہ کی یہانتک کہ ایک رات کو باورچی خانہ کی آگ اسکی

افتاد ۔ و سائر املاکش بسوخت ۔ و از بستر نرمش

لکڑیوں کے ڈھیر میں گر پڑی اسکی تمام ملکیت جلگئی اور نرم فرش سے اسکو

بر خاکستر گرمش نشاند ۔ اتفاقاً ہماں شخص بروے

گرم راکھ پر بٹھا دیا ناگاہ وہی شخص اُس پر

بگذشت ۔ و دیدش کہ با یاران ہمیگفت ۔ ندانم کہ

گذرا (اُسنے) اُسکو دیکھا کہ یاروں سے کہہ رہا تھا میں نہیں جانتا

ایں آتش از کجا در سرائے من افتاد !

کہ یہ آگ میرے گھر میں کہاں سے پڑی

۸۸

گفت از دود دل درویشاں ۔ قطعہ حذر کن ز دود

(اُسنے) کہا فقیروں کے دل کے دھوئیں سے ۔ تو زخمی دلوں کے

درونہائے ریش ۔ کہ ریش درون عاقبت سر کند ۔ بہم بر مکن

دھوئیں سے ڈر ۔ کہ دل کا زخم آخر کو اُبھرتا ہے ۔ جبتک

تا توانی دلے ۔ کہ آہے جہانے بہم بر زند ۔ ایں لطیفہ

ہوسکے نہ کسیکے دلکو آزردہ کر کہ ایک آہ جہانکو برباد کردیتی ہے ۔ یہ لطیفہ

برکاخ کیخسرو نوشتہ بود ۔

قطعہ

کیخسرو کے محل پر لکھا ہوا تھا

چہ سالہائے فراوان و عمرہائے دراز ۔ کہ خلق بر سر ما بر زمیں

بہت برس اور زیادہ عمر کیا چیز ہے (یعنی کچھ نہیں ہے) اسلئے کہ خلقت ہمارے سر پر سے

بخواہد رفت ۔ چنانکہ دست بدست آمد است

زمین پر درستہ چلیگی جسطرح سے کہ ملک ہمارے پاس ہاتھوں ہاتھ

ملک بما ۔ بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت

آیا ہے اسیطرح اوروں کے ہاتھوں میں جاویگا

حکایت ۲۷ - درویشے مجرد بگوشۂ صحرائے نشستہ بود

ایک فقیر اکیلا جنگل کے ایک کونے میں بیٹھا تھا

پادشاہے بروے بگذشت۔ درویش ازانجا کہ ملک

بادشاہ اُس پر گزرا فقیر نے اُس سبب سے کہ قناعت کے

قناعت است سر بر نیاورد۔ و التفات نکرد۔ پادشاہ

ملک میں (یعنی بے پرواہیں) سر نہ اُٹھایا اور توجہ نہ کی بادشاہ

ازآنجا کہ شوکتِ سلطنت است بہم برآمد و گفت

اُس سبب سے کہ بادشاہت کا دبدبہ ہے غصہ ہوا اور کہا

ایں طائفہ خرقہ پوشاں بر مثال حیوانند۔ اہلیت

یہ گدڑی پوشوں کا فرقہ جانوروں کی مثال ہے نیکی

و آدمیت ندارند۔ وزیر نزدیکش آمد و گفت۔ اے

اور آدمیت انمیں نہیں ہے وزیر اسکے پاس آیا اور کہا اے

درویش! سلطان روے زمین بر تو گزر کرد

فقیر! زمین کا بادشاہ تیرے سامنے آیا

۸۹

چرا خدمت نکردی - و شرطِ ادب بجا نیاوردی؟

تو نے کس واسطے خدمت نہ کی اور آداب کی شرط نہ ادا کی

گفت سلطاں را بگوے - توقع خدمت از کسے دارد

(اُسنے) کہا بادشاہ سے کہو خدمت کی امید اُس سے رکھے

کہ توقع نعمت از تو دارد ✲ دیگر آنکہ ملوک از بہر پاسِ

جو نعمت کی امید تجھ سے رکھتا ہے دوسری یہ بات ہے کہ بادشاہ رعیت کی

رعیت اند - نہ رعیت از بہرِ طاعتِ ملوک ✲ قطعہ

نگہبانی کے واسطے (ہوتے) ہیں رعیت بادشاہوں کی بندگی کے واسطے نہیں ہے

پادشاہ پاسبانِ درویش است - گرچہ نعمت بفرِّ

بادشاہ فقیر کا نگہبان ہے اگرچہ نعمت اُسی کے

دولت اوست ✲ گوسفند از برائے چوپاں نیست

دبدبہ میں ہے بکریاں چرواہے کے واسطے نہیں ہیں

بلکہ چوپاں برائے خدمت اوست ✲ قطعہ

بلکہ چرواہا اُنکی خدمت کے لیئے ہے

مع جملہ فعلیہ ہو کر گفت کا مقولہ ہوا گفت مقولہ سے مل کر جملہ

ارکانِ کے موصوف کا صلہ نگاہ دارد فعل ضمیر جو موصوف کیطرف

راجع ہے فاعل پاس بمع نعمت مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ

مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ

گر یکے را تو کامراں بینی — دیگرے را دل از مجاہدہ ریش

اگر تو ایک کو مقصد مند دیکھے — اور دوسرے کا دل کوشش سے زخمی دیکھے

روزکے چند باش - تا بخورد — خاک مغزِ سرِ خیال اندیش

تھوڑے ہی روز ٹھیر رہ - تو خاک خیال اندیش کے سر کا بھیجا کہا جاویگی

فرقِ شاہی و بندگی برخاست — چوں قضائے نبشتہ آید پیش

بادشاہی اور غلامی کا فرق اُٹھ جاتا ہے — جب قضا لکھی ہوئی آگے آتی ہے

گر کسے خاکِ مردہ باز کند — نشناسد توانگر از درویش

اگر کوئی شخص مردہ کی خاک کو کھولے — تو امیر اور فقیر کو نہ پہچانے گا

ملک را گفتارِ درویش استوار آمد -

بادشاہ کو اُسکی بات پسند آئی

گفت از من چیزے بخواہ - گفت آں

کہا مجھ سے کچھ مانگ (اُسنے) کہا میں یہ

میخواہم - کہ دیگر بارہ زحمتم ندہی ؛

چاہتا ہوں کہ تو مجھ کو پھر تکلیف نہ دیجو (نہ دیوے)

گفت مارا پندے دہ گفت بیت

(بادشاہ نے) کہا ہمکو کچھ نصیحت کر ۔ اُسنے کہا

دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست

یہ تو خوب جان لے کہ تیری دولت اب تیرے ہاتھ میں ہے

کیں دولت و ملک میرود دست بدست

کہ یہ دولت و ملک یونہی ہاتھوں ہاتھ جاویگا

حکایت ۲۸ یکے از وزرا پیشِ ذوالنون مصری رفت

ایک وزیر ذوالنون مصری کے پاس گیا

و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمتِ سلطان مشغولم

اور دعا چاہی کہ دن اور رات بادشاہ کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں

و بخیرش امیدوار ۔ و از عقوبتش ترساں ذوالنون بگریست

اور اُسکی نیکی کا امیدوار اور اُسکی سزا سے ڈرتا ہوں ذوالنون رونے لگا

وگفت اگر من خدا را چنیں پرستیدمے کہ تو سلطان را ۔ از جملہٗ

اور کہا اگر میں خدا سے ایسا ڈرتا جیسا کہ تو بادشاہ سے ڈرتا ہے تو میں

صدیقاں بودے

صدیقوں کے گروہ میں سے ہوتا

قطعہ

گر نبودے امید راحت و رنج	پائے درویش بر فلک بودے
اگر آرام اور تکلیف کی امید نہ ہوتی	تو فقیر کا پاؤں آسمان پر ہوتا
ور وزیر از خدا بترسیدے	ہمچناں کز ملک ملک بودے
اور جو وزیر خدا سے ایسا ڈرتا	جیسا کہ بادشاہ سے ڈرتا ہے تو فرشتہ ہو جاتا

حکایت ۹۔ پادشاہے بکشتن بیگناہے اشارت کرد

ایک بادشاہ نے ایک بیگناہ کے مار ڈالنے کے واسطے اشارہ کیا

گفت اے ملک! بموجب خشمے کہ ترا بر من است

(اُسنے) کہا اے بادشاہ اُس غصہ کے سبب سے جو تجھ کو میرے اوپر ہے

آزار خود مجوے۔ گفت۔ چگونہ؟ گفت ایں عقوبت

اپنا دکھ نہ ڈھونڈ (اُسنے) کہا کس طرح؟ (اُسنے) کہا یہ دکھ

بر من بیک نفس بسر آید۔ و بزہ آں بر تو جاوید بماند

میرے اُوپر (تو) ایک دم (بھر) میں گزر جاویگا اور اُسکا گناہ تیرے اوپر ہمیشہ رہیگا

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت   تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت

سلامتی کا زمانہ جنگل کی ہوا کیطرح گزر گیا۔ غم اور خوشی اور بدی و نیکی گزر گئی

پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد   بر گردنِ وے بماند و بر ما بگذشت

ظالم نے جانا کہ ہم پر ظلم کیا   اُسی کی گردن پر رہا اور ہم پر سے گزر گیا

ملک را نصیحتِ او سود مند آمد و از سرِ خونِ او در گذشت

بادشاہ کو اُسکی نصیحت فائدہ مند ہوئی۔ اُسکا خون ذکر نے کے خیال سے درگزر کی

حکایت ۳ وزرائے نوشیرواں در مہمے از مصالح مملکت

نوشیرواں کے وزیر کسی بڑے کام میں بادشاہت کی بھلائی کے لئے

اندیشہ ہمی کردند۔ و ہر یک بر وفق دانش خود رائے می زدند

تدبیر سوچتے تھے   اور ہر ایک اپنی سمجھ کے موافق رائے بیان کرتا تھا

ملک نیز ہمچنیں تدبیرے اندیشہ کرد۔ بزرجمہر را رائے

اسیطرح بادشاہ نے بھی ایک تدبیر سوچی   بزرجمہر کو بادشاہ کی

ملک اختیار آمد۔ وزیران دیگر در نہانش گفتند۔ کہ رائے

تجویز پسند آئی   اور وزیروں نے اُس سے چھپواں کہا تو نے اتنے

ملک راچہ ضرورت دیاری بر فکر چندیں حکیم - گفت بموجب

حکیموں کی تجویز پر بادشاہ کی تجویز کی کیا ضرورت تھی (دیکھی) اُسنے کہا اس سبب سے

آنکہ انجام کار معلوم نیست ورائے ہمگناں در مشیت است

کہ کام کا آخر معلوم نہیں ہے اور سب کی تجویز مرضی الٰہی پر موقوف ہے

کہ صواب آید یا خطا - پس موافقت رائے ملک اولیٰتر

کہ درست آوے یا نادرست پس بادشاہ ہی کی تجویز کی مطابقت کرنا بہتر ہے

تا اگر خلاف صواب آید بعلت متابعت او از معاتبت

کہ اگر نادرست آوے تو ہم اسکی تابعداری کے سبب سزا سے

ایمن باشیم کہ گفتہ اند **مثنوی**

بیخوف رہینگے - کہ (عقلمندوں نے) کہا ہے

خلاف رائے سلطاں رائے جستن

بادشاہ کی تدبیر کے سوا تدبیر سوچنی

بخون خویش باید دست شستن

اپنے خون سے ہاتھ دھونا ہے

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
اگر بادشاہ دن کو کہے کہ یہ رات ہے

بباید گفت اینک ماہ و پروین
تو کہنا چاہئے چاند اور تارے یہ ہیں

حکایت ۳۱ سیاحے گیسواں بتافت کہ من

ایک سیاح (جہاندیدہ) نے بال بیٹے کہ میں

علویم۔ و با قافلۂ حجاز بشہرے در آمد کہ از حج
علوی ہوں (یعنی علیؑ کی اولاد ہوں) اور حجاز کے قافلہ کے ساتھ شہر میں آیا کہ حج

مے آیم و قصیدۂ پیش ملک برد کہ من گفتہ ام
سے آتا ہوں اور ایک قصیدہ بادشاہ کے پاس نذر لیگیا کہ میں نے کہا ہے

یکے از ندمائے ملک درآں سال از سفر دریا
ایک بادشاہ کے ہمنشینوں میں سے اُس برس سمندر کے سفر سے

آمدہ بود۔ گفت من او را در عید اضحیٰ بصرہ دیدہ ام حاجی
آیا تھا (اُس نے) کہا میں نے عید قربان کے روز اُسکو بصرہ میں دیکھا تھا حاجی

چگونہ باشد؟ دیگرے گفت من اورا نیک شناسم۔
کیونکر ہو گیا دوسرے نے کہا میں اسکو پہچانتا ہوں

پدرش نصرانی بود در ملاطیہ۔ علوی چگونہ باشد؟
اسکا باپ نصرانی تھا (شہر ملاطیہ میں رہتا تھا) علوی کس طرح ہو گیا

وشعرش در دیوان انوری یافتند۔ ملک فرمود
اور (لوگوں نے) اُسکے شعر دیوان انوری میں پائے بادشاہ نے فرمایا

تا بزنندش۔ و نفی کنند۔ تا چندیں دروغ چرا
تاکہ (لوگ) اُسکو ماریں اور نکالدیں اسلیے کہ وہ اتنا جھوٹ کیوں

گفت۔ گفت اے خداوند روئے زمین!
بولا (اُسنے) کہا اے روئے زمین کے مالک

سخنے دیگر دارم۔ اگر راست نباشد۔ بہر عقوبت
ایک بات اَور ہے اگر سچ نہووے تو جس سزا کا

کہ فرمائی سزاوارم۔
تو حکم دیوے میں (اُس سزا کے) لائق ہوں

قطعہ

گفت آں چیست؟ گفت

(دوست نے) کہا وہ کیا ہے (اس نے) کہا

غریبے گرت ماست پیش آورد

اگر کوئی غریب تیرے پاس چھاچھ لاوے

دو پیمانہ آب است ویک چمچہ دوغ

تو دو تو انداز سے (بھر) پانی اور ایک چمچہ دہی ہوگا

گراز بندہ لغوے شنیدی مرنج

جو تونے بندہ سے کوئی بیہودہ (بات) سنی تو آزردہ نہو

جہاں دیدہ بسیار گوید دروغ

اسلئے کہ جہاندیدہ بہت ہی جھوٹ بولتا ہے

ملک بخندید وگفت - ازیں راست تر سخنے نگفتی

بادشاہ نے ہنسکر کہا اس سے زیادہ سچی بات تونے کوئی نہیں کہی

بفرمود - تا آنچہ مامول او بود مہیا داشتند ؛

حکم دیا تو جو کچھ اُسکے واسطے مقرر کیا تہا (ملازم نے) موجود کر دیا

اگر حرف شرط - آورد فعل - غریبے
یا سے تنکیری فاعل - ماست مفعول
پیش مضاف - ت جو گر کے ساتھ ہے
وہ مضاف الیہ - مضاف اور
مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا - فعل
فاعل اور مفعول فیہ اور مفعول بہ
سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوئی -
است فعل ناقص

حکایت ۳۲ - یکے از وزرا بزیر دستاں رحمت

ایک وزیر کمزوروں پر مہربانی

آوردے و اصلاح ہمگناں بخیر توسط کردے۔ اتفاقاً

کرتا تھا اور سب کی درستی اچھی طرح نیکی سے کرتا تھا ناگاہ

بخطاب ملک گرفتار آمد۔ ہمگناں در استخلاص او سعی

بادشاہ کے عتاب میں پکڑا گیا سب نے اُسکے چھڑانے میں کوشش

کردند۔ و مؤکلاں در معاقبتش ملاطفت نمودند

کی اور نگہبان اُسکی اذیت دینے میں مہربانی کرتے تھے

و بزرگان دیگر سیرت نیکِ او در افواہ گفتند۔ تا ملک

اور بزرگوں نے اُسکی نیک خصلتیں مشہور کردیں یہانتک کہ بادشاہ نے

از سرِ خطای او در گزشت صاحبدلے بریں حال اطلاع یافت و گفت

اُسکی خطا معاف کردی ایک صاحبدل نے اس حال کی خبر پاکر کہا

قطعہ تا دلِ دوستاں بدست آری۔ بوستانِ پدر فروختہ بہ

اسلئے کہ تو دوستوں کی خاطرداری کرے باپ کا باغ بکا ہی بہتر ہے

۹۹

بختن دیگِ نیک خواہاں ۔ ہر چہ رختِ سرست سوختہ بہ

دوستوں کی دیگ پکانے کیواسطے ۔ جو کچھ گھر کا اسباب ہے جلا دینا ہی بہتر ہے

با بد اندیش ہم نکوئی کن ۔ دہنِ سگ بلقمہ دوختہ بہ

بد اندیش (دشمن) سے بھی نیکی کر ۔ کتے کا منہ نوالے سے سینا ہی بہتر ہے

حکایت ۳۳ یکے از پسرانِ ہارون الرشید پیشِ پدر آمد

ہارون رشید کا ایک بیٹا غصہ میں بھرا ہوا باپ کے پاس آیا

خشم آلودہ ۔ و گفت فلاں سرہنگ زادہ مرا دشنام

اور کہا فلاں سپاہی کے بیٹے نے مجھے ماں کی گالی

مادر داد ۔ ہارون الرشید ارکانِ دولت را

دی ہے ۔ ہاروں رشید نے وزیروں سے

گفت ۔ جزائے چنیں کس چہ باشد ؟ یکے اشارت

پوچھا ایسے شخص کی کیا سزا ہو وے ۔ ایک نے قتل کرنیکے

بکشتن کرد و دیگرے بزباں بریدن و دیگرے بمصادرہ

واسطے اشارہ کیا اور دوسرے نے زبان کاٹنے کا اور تیسرے نے بدلہ لینے کا

ہارون گفت اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی۔ و اگر
ہارون رشید نے کہا اے بیٹا بخشش تو وہ ہے کہ تو معاف کر دے اور جو
نتوانی تو نیزش دشنام دہ۔ نہ چنداں کہ انتقام
تو معاف نکر سکے تو تو بھی اُسکو گالی دیدے نہ اتنا کہ بدلا
از حد بگذرد۔ آنگاہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعویٰ
حد سے زیادہ ہو جائے اُسوقت ظلم تیری طرف سے ہوگا اور دعوے
از قبلِ خصم ٭
دشمن کیطرف سے

قطعہ

نہ مرد است آں بنزدیکِ خردمند۔ کہ با پیلِ دماں
عقلمندوں کے نزدیک وہ شخص مرد نہیں ہے جو مست ہاتھی سے
پیکار جوید ٭ بلے مرد آنکس است از روے
لڑے ہاں تحقیق کی رو سے وہ شخص مرد
تحقیق ٭ کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید ٭
ہے کہ جب (اُسکو) غصہ آوے ناحق نہ بولے

مثنوی یکے را زشت خوے داد دشنام

ایک بدخصلت نے ایک شخص کو گالی دی

تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام

اُس نے برداشت کی اور کہا اے نیک انجام

بتر زانم کہ خواہی گفت آنی

میں اُس سے بدتر ہوں کہ جو تو مجھ کو کہنا چاہتا ہے

کہ دانم عیب من چوں من ندانی

کہ میں اپنے عیب کو آپ ہی جانتا ہوں میری طرح سے تو نہیں جانتا

حکایت ۳۴ - با طائفہ بزرگاں در کشتی نشستہ بودم

بزرگوں کی ایک جماعت کے ساتھ میں کشتی میں بیٹھا تھا

زورقے در پئے ما غرق شد دو برادر در گردابے

ایک چھوٹی ناؤ ہمارے پیچھے ڈوب گئی دو بھائی بھنور میں

افتادند یکے از بزرگاں ملاح را گفت - کہ بگیر

پڑ گئے ایک بزرگ نے ملاح سے کہا کہ ان دونو

این هردو غریق را که پنجاه دینار به هر یک میدهم
ڈوبتے ہوؤں کو پکڑے تو ہر ایک کے بدلے پچاس دینار دونگا

ملاح یکے را برہانید ۔ و آں دیگرے جاں بحق تسلیم کرد
ملاح نے ایک کو بچایا اور وہ دوسرا مرگیا

گفتم بقیت عمرش نماندہ بود ۔ ازآں در گرفتن
مینے کہا اسکی زندگی باقی نہیں رہی تھی اس سبب سے تو نے اسکے پکڑنے میں

تقصیر کردی ۔ ملاح بخندید و گفت ۔ آنچہ تو گفتی
کمی کی ملاح ہنسا اور کہا جو کچھ کہ تو نے کہا

یقین است ۔ و دیگر میل خاطر من بر ہانیدن ایں
یقین ہے اور دوسرے سبب ہے کہ میری دلی خواہش ایسکے

بیشتر بود ۔ بسبب آنکہ وقتے در راہے ماندہ بودم ۔ ایں مرا
چھڑانے میں زیادہ تھی اس سبب سے کہ میں ایک وقت راستہ میں تھک گیا تھا اسنے مجکو

بر شتر خود نشاند ۔ واز دست آں دیگر تازیانہ خوردہ بودم
اونٹ پر بٹھالیا تھا اور اس دوسرے کے ہاتھ سے مینے کوڑا کھایا تھا

گفتم خدائے تعالیٰ راست گفت - کہ ہر کہ کارِ
بیٹے کہا خدا تعالیٰ نے سچ کہا ہے کہ جو نیکی
نیک کرد برائے نفع ذاتِ اوست - و ہر کہ کار بد کرد
کرتا ہے اسکی نیکی اپنی ذات کے واسطے ہے اور جو کوئی برائی کرتا ہے
وبالش بروست *
اسکا عذاب اسی پر ہے

قطعہ

تا توانی درونِ کس مخراش
جبتک ہو سکے کسیکا دل نہ دکھا
کاندریں راہ خارہا باشد
کہ اس رستہ میں بہت سے کانٹے ہیں
کارِ درویش مستمند برآر
حاجتمند فقیر کا کام نکال
کہ ترا نیز کارہا باشد
کہ تجھکو بھی بہت سے کام ہونگے

حکایت ۴۳ دو برادر بودند یکے خدمتِ سلطان کردے

دو بھائی تھے ایک بادشاہ کی نوکری کرتا تھا

و دیگرے بسعیِ بازو ناں خوردے ۔ بارے آں توانگر

اور دوسرا بازوؤں کی کوشش سے روٹی کھاتا تھا اُس تونگر نے

درویش را گفت کہ چرا خدمت نکنی تا از مشقتِ کار

ایک دفعہ فقیر سے کہا کہ تو بادشاہ کی خدمت کیوں نہیں کرتا تاکہ کام

کردن برہی ؟ گفت تو چرا کار نکنی ۔ تا از مذلتِ خدمت

کرنیکی محنت سے تو چھوٹ جائے (اُسنے) کہا تو کام کیوں نہیں کرتا تاکہ خدمت کی ذلت سے

رستگاری یابی کہ خردمنداں گفتہ اند ۔ نانِ جو

چھٹکارا پاوے کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو کی روٹی

خوردن و بر زمین نشستن بہ از کمرِ زریں بستن و بخدمت

کھانی اور زمین پر بیٹھنا سنہری کمر بند باندھکر خدمت میں کھڑے

ایستادن ۔ بیت بدستِ آہکِ تفتہ کردن خمیر بہ از دست

رہنے سے بہتر ہے گرم چونا ہاتھ میں گوندھنا ۔ امیر کے آگے ہاتھ

برسینہ پیش امیر ﴿ قطعہ - عمر گرانمایہ درین صرف شد

ہاتھ باندھکر کھڑے رہنے سے بہتر ہے — بیش قیمت عمر اسی فکر میں خرچ ہوگئی

تا چہ خورم صیف - وچہ پوشم شتا ﴿ اے شکم خیرہ

کہ میں گرمی میں کیا کھاؤں اور جاڑے میں کیا پہنوں — اے سرکش پیٹ تو ایک

بنانے بساز - تا نکنی پشت بخدمت دوتا ﴿

روٹی سے موافقت کر تاکہ تو خدمت میں پیٹھ نہ جھکائے

حکایت - کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل برد - و

کوئی شخص نوشیروان عادل کے پاس خوشخبری لیگیا اور

گفت کہ فلاں دشمن ترا خدائے عزوجل برداشت

کہا کہ خدائے عزوجل نے تیرے فلاں دشمن کو اٹھا لیا

گفت ہیچ شنیدی کہ مرا فرو خواہد گذاشت ﴿ فرد

اسنے جواب دیا تو نے کچھ سنا ہے کہ مجھکو زندہ چھوڑ دیگا

مرا برگ عدو جائے شادمانی نیست - کہ زندگانی ما نیز

اگر دشمن مرگیا تو خوشی کی جگہ نہیں ہے کیونکہ ہماری زندگی بھی

دربارگاہ کسرے جار مجرور فعل کے متعلق بمصلحتے جار مجرور فعل کے متعلق ہے

جاودانی نیست ؏
ہمیشہ نہیں ہے

حکایت ۵۵ گروہے از حکما در بارگاہ کسرے بمصلحتے
حکیموں کی ایک جماعت نوشیرواں کے دربار میں کسی

سخن ہمیگفتند ؏ بزرجمہر خاموش بود ؏ گفتند
مصلحت میں باتیں کرتے تھے بزرجمہر چپکا بیٹھا تھا (ان حکیموں نے) کہا

چرا دریں بحث با ما سخن نگوئی ؟ گفت - وزرا بر مثال
تو ہمارے ساتھ اس بحث میں کیوں بات نہیں کرتا - اُس نے کہا وزیر طبیبوں کی

اطبا اند - و طبیب دارو ندہد - مگر بسقیم - پس
مثال میں اور طبیب دوا کسی کو نہیں دیتا مگر بیمار کو - پس

چوں بینم کہ رائے شما بر صواب ست - مرا در آں
جب میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری رائے درستی پر ہے تو اُس میں میرا

سخن گفتن حکمت نباشد ؏ **قطعہ**
بولنا حکمت نہ ہوگا

چو کارے بے فضول من برآید
جو کوئی کام میری بے زیادتی کے نکلے

مرا در وے سخن گفتن نشاید
تو مجھکو اسمیں بولنا لائق نہیں ہے

وگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اور اگر میں دیکھوں کہ اندھا اور کنواں ہے

اگر خاموش بنشینم گناہ است
اگر میں ایسے وقت میں چپکا بیٹھا رہوں تو گناہ ہے

حکایت ۳۳ - ہارون الرشید را چوں ملکِ مصر مسلم شد
ہاروں رشید کو جب ملک مصر ملا

گفت بخلافِ آں طاغی کہ بغرورِ ملکِ مصر دعوے خدائی کردے بنخشم ایں مملکت را مگر بخسیس ترین بندگان خویش
تو اس باغی کے خلاف کہا کہ ملک مصر کے غرور سے خدائی کا دعوے کرتا تھا - یہ ملک کسیکو نہ بخشونگا مگر اپنے کمترین غلام کو

سیاہے داشت - نام او خصیب - ملک
خصیب نام اُسکا ایک حبشی تھا - مصر کا
مصر بوے ارزانی داشت ❊ آوردہ اند
ملک اُسکو بخش دیا بیان کرتے ہیں
کہ عقل و فراست او بحدے بود - کہ
کہ اُسکی عقل اور سمجھہ اس حد کی تھی کہ ایک گروہ
طائفہ از حراث مصر شکایت نزدیک او
مصر کے کاشتکار اُسکے پاس شکایت لائے
آوردند - کہ پنبہ کاشتہ بودیم - بر کنار رود نیل
کہ رود نیل کے کنارے پر ہمنے کپاس بوئی تھی
باران بے وقت آمد - جملہ تلف شد ❊ گفت
مینہ بے وقت آیا سب برباد ہوگئی اُس نے کہا
پشم بایستے کاشتن تا تلف نشدے ❊
اُون بونی چاہیے تھی جو خراب نہوتی

۱۱۰

حکیمے بشنید - بخندید - و گفت - مثنوی

ایک حکیم نے سنا ہنسکر کہنے لگا

اگر روزی بدانش بر فزود	ز ناداں تنگ تر روزی نبود
اگر خدا رزق عقل ہی پر زیادہ کرتا	تو بیوقوف سے زیادہ کوئی شخص مفلس نہوتا
بناداں آنچناں روزی رساند	کہ دانا اندر آں حیراں بماند
بیوقوفونکو اسقدر روزی پہنچاتا ہے	کہ عقلمند اُسمیں حیران رہجاتا ہے

مثنوی - بخت و دولت بکاردانی نیست

نصیبہ یعنی دولت کام جاننے سے نہیں ہے

جز بتائید آسمانی نیست

خدا کی طرف کی مدد کے سوا نہیں ہے

اوفتاداست در جہاں بسیار

ایسا اتفاق بھی دنیا میں بہت ہوا ہے

بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

کہ بے تمیز خوش نصیب اور عقلمند ذلیل (ہوتے ہیں)

کیمیاگر بغصّہ مُردہ و رنج
کیمیاگر غصّہ اور رنج ہی میں مرگیا
ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج
بیوقوف نے اُجڑ مکان ہی میں خزانہ پالیا

حکایت ۲۹ - اسکندر رومی را پرسیدند کہ دیارِ مشرق و مغرب
(لوگوں نے) سکندر سے پوچھا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے شہروں کو

بچہ گرفتی کہ ملوکِ پیشین را خزاین و عمر و لشکر بیش از تو
کس طرح لیا بلکہ پہلے بادشاہوں کا خزانہ اور عمر اور لشکر تجھ سے زیادہ

بود و چنیں فتحے میسر نشد - گفت بتائید خدا ے برتر
تھا اور ایسی فتح میسر نہوئی (اُسنے) کہا خدائے بزرگ کی مدد سے

ہر مملکت را کہ گرفتم - رعیتش را نیازردم - و نام پادشاہان
جس ملک کو لیا اُسکی رعیت کو نہیں ستایا اور پہلے بادشاہوں کا

پیشین جز بہ نیکوئی نبردم
نام سوائے نیکی سے نہیں لیا

ترکیب

نخوانند فعل - اہلِ خرد فاعل - ش ضمیر بارز جو موصول کی طرف راجع ہے وہ مفعول ہے - بزرگ مفعول ثانی - فعل فاعل اور مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم ہوئی - کہ کاف بمعنی ہر کہ موصول کا کاف صلہ کا - برد فعل ضمیر جو موصول کیطرف راجع ہے وہ فاعل - نام بزرگان مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا بزشتی جار مجرور ملکر فعل کا متعلق - فعل فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا - موصول صلہ سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مبتدا

بیت بزرگش نخوانند اہلِ خرد

عقلمند لوگ اُسکو بزرگ نہیں کہتے

کہ نامِ بزرگاں بزشتی برد

جو بزرگوں کا نام بُرائی سے لیتا ہے

قطعہ ایں ہمہ ہیچست چوں مے بگذرد

نصیب اور تخت اور حکومت جو کچھ گزر رہا ہے

بخت و تخت و امر و نہی و گیر و دار

یہ سب ہیچ ہے (یعنے بیکار ہے)

نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن

تو گزرے ہوؤں کے نیک نام کو ضائع نہ کر

تا بماند نامِ نیکت برقرار

تو تیرا نام بھی ہمیشہ قائم رہے

قہ

بابِ دوم در اخلاقِ درویشاں

دوسرا باب فقیروں کے اخلاق کے (بیان) میں

حکایت ۱ - یکے از بزرگاں پارسائے را گفت - کہ چہ
ایک بزرگ نے ایک پارسا سے کہا کہ اس
گوئی - در حقِ فلاں عابد؟ کہ دیگراں در حقِ او بطعنہ سخنہا
عابد کے حق میں کیا کہتا ہے اَوروں نے تو اُسکے حق میں طعنہ سے باتیں
گفتہ اند - گفت در ظاہرش عیب نمے بینم - و در باطنش
کہی ہیں بولا میں اسکا ظاہر عیب نہیں دیکھتا ہوں اُسکے باطن کی
غیب نمے دانم *
مجھے خبر نہیں ہے

قطعہ

ہر کرا جامہ پارسا بینی — پارسا دان - و نیک مرد انگار
توجسکا لباس نیک دیکھے — اُسکو پارسا جان اور نیک مرد سمجھ

ور ندانی که در نهانش چیست — محتسب را درون خانه چه کار

اور جو تو نہیں جانتا کہ اسکے دل میں کیا ہو (تو تجسس) محتسب کو گھر کے اندر سے کیا کام

حکایت ۲ — درویشے را دیدم که سر بر آستانِ کعبه همی مالید

ایک فقیر کو میں نے دیکھا کہ خانۂ کعبہ کی چوکھٹ پر (اپنا) سر رگڑتا تھا

ومیگفت — یا غفور یا رحیم تو دانی که از ظلوم وجهول چه آید

اور کہتا تھا اے بخشنے والے اے رحم کرنیوالے تو جانتا ہے جو کچھ ظالم اور جاہل سے

قطعه

عذرِ تقصیرِ خدمت آوردم

خدمت کی کمی کا عذر لایا ہوں

که ندارم بطاعت استظهار

اسلیے کہ بندگی سے کمر مضبوط نہیں کہتا ہوں

عاصیاں از گناه توبه کنند

گنہگار گناہوں سے توبہ کرتے ہیں

عارفاں از عبادت استغفار

عارف (لوگ) عبادت سے بخشش چاہتے ہیں

عابداں جزاے طاعت خواہند - و بازرگاناں بہاے

عابد بندگی کا بدلا چاہتے ہیں اور سوداگر اپنی بیچی ہوئی جنس کی

بضاعت - من بندہ امید آوردہ ام - نہ طاعت -

قیمت میں بندہ (تو) امید لایا ہوں نہ بندگی

و بدریوزہ آمدہ ام - نہ بتجارت **بیت**

اور بھیک مانگنے کو آیا ہوں نہ سوداگری کے لیے

گر کشی ور جرم بخشی - روے و سر بر آستانم

اگر تو مار ڈالے یا گناہ بخش دے منہ اور چوکھٹ در کھے ہوا ہوں

بندہ را فرماں نباشد - ہرچہ فرمائی برآنم

بندہ کو حکم نہیں ہوتا جو کچھ (آقا) حکم کرے میں اُسپر موجود ہوں

قطعہ

بر درِ کعبہ سائلے دیدم

میں نے کعبہ کے دروازہ پر ایک سائل کو دیکھا

کہ ہمیگفت و میگرستے خوش

سو یہی کہتا ہے اور بہت روتا ہے

116

مے نگویم کہ طاعتم بپذیر — قلمِ عفو بر گناہم کش

یہ میں نہیں کہتا ہوں کہ میری بندگی قبول کرلے معافی کی قلم میرے گناہوں پر کھینچ دے

حکایت ۳ عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ را دیدند

(لوگوں نے) شیخ عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا

کہ در حرم کعبہ روئے بر حصا نہادہ مے نالید و

کہ (خانہ) کعبہ کے احاطہ میں کنکروں پر منہ رکھے ہوئے شور کرتا تھا اور

مے گفت - اے خداوندا ! ببخشائے - و اگر مستوجب

کہتا تھا اے خداوندا بخش دے — اور اگر میں سزا کے لائق

عقوبتم - در قیامتم نابینا برانگیز - تا در روئے

ہوں تو قیامت میں مجھکو نابینا اُٹھائیو کہ میں نیکوں کے

نیکاں شرمسار نشوم

قطعہ

سامنے شرمندہ نہوں

روئے بر خاکِ عجز میگویم — ہر سحرگہ کہ باد مے آید

منہ عاجزی کی خاک پر رکھکر کہتا ہوں — ہر صبح کو کہ ہوا آتی ہے

اسے کہ ہرگز فراموشت نہ کنم!
اے شخص میں تو تجھکو کبھی نہیں بھولتا
ہیچت از بندہ یاد مے آید
میری طرف سے کبھی تجھکو بھی یاد آتی ہے

حکایت ۲۸ دزدے بخانۂ پارسائے در آمد۔ چندانکہ
ایک چور ایک پارسا کے گھر میں آیا۔ جتنا کہ بہتیرا
جُست چیزے نیافت ۔ دلتنگ باز گشت ۔ پارسا
ڈھونڈا کچھ نہ پایا غمگین اُلٹا پھرا پارسا
را از حالِ او خبر شد ۔ گلیمے کہ در آں خفتہ
کو اسکے حال کی خبر ہوگئی جس کملی میں کہ سوتا
بود۔ برداشت۔ و در رہگذرِ دزد انداخت۔
تہا وہ اُٹھائی اور چور کے رستہ میں ڈالدی
تا محروم نرود ۔ قطعہ
اسلیے کہ خالی نہ جاوے

شنیدم کہ مردانِ راہ خدا
میں نے سنا ہے کہ خدا کی راہ کے مرد
دلِ دشمناں ہم نکردند تنگ
دشمنوں کے دل بھی رنجیدہ نہیں کرتے
ترا کے میسر شود ایں مقام
تیرے واسطے یہ رتبہ کب میسر ہو سکتا ہے
کہ با دوستانت خلافست و جنگ
کہ تیری دوستوں سے (بھی) مخالفت و لڑائی ہے

مؤدت اہلِ صفا چہ در روے چہ در قفا۔ نہ چنانکہ
صاف دلوں کی دوستی حاضر اور غائب میں برابر ہے نہ ایسا
در پست عیب گیرند و در پیشت بمیرند بلیت
کہ تیرے پیچھے عیب پکڑیں اور سامنے مردہ بنجائیں
در برابر چو گوسفندِ سلیم   در قفا ہمچو گرگ مردم در
سامنے بکری کی طرح غریب (بنجاویں)   پیٹھ پیچھے آدمی کے پھاڑنے والی بھیڑیئے

بیت ہر کہ عیب دگراں پیشِ تو آورد و شمرد

جو شخص کہ اوروں کا عیب تیرے سامنے لادے اور گنے

بیگماں عیبِ تو پیشِ دگراں خواہد برد

بیشک تیرا عیب اوروں کے پاس لیجاویگا

حکایت ۔ تنے چند از روندگاں متفق در سیاحت

کئی مسافر سفر میں متفق تھے

بودند و شریک رنج و راحت ۔ خواستم کہ موافقت کنم مرافقت

اور آرام و تکلیف کے ساتھی میں نے چاہا کہ اُنکا ساتھ کروں

نکردند ۔ گفتم از کرم و اخلاقِ بزرگاں بعید است روے از مصاحبت

نہ کی میں نے کہا بزرگوں کی مہربانی سے اور اخلاق سے بعید ہے غریبوں کی

مسکیناں بر تافتن و فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفسِ خود

صحبت سے منہ پھیرنا اور فائدہ کو عزیز رکھنا کہ میں اسقدر اپنے جسم میں

آنقدر قوت و سرعت می شناسم کہ در خدمتِ مرداں یارِ شاطر

طاقت اور چالاکی جانتا ہوں کہ مردوں کی خدمت میں چالاک دوست ہوں

باشم - نہ بارِ خاطر؛ یکے ازآں میاں گفت - ازیں

نہ دلوں کا بوجھ ہوجاؤں ایک نے اُنہیں سے کہا کہ جو کچھ

کہ شنیدی دل تنگ مدار - کہ دریں روزہا

تونے سنا اُس سے رنجیدہ نہو کہ انہیں دنوں میں

دزدے بصورتِ صالحاں برآمد - وخودرا درسلکِ

ایک چور نیکوں کی صورت میں آیا اور اپنے تئیں ہماری صحبت میں

صحبتِ ما منتظم کرد؛ ازآنجا کہ سلامتِ حالِ

شامل کیا اُس سبب سے کہ فقیروں کا حال

درویشاں است - گمانِ فضولش نبردند

بے عیب ہے اُسکی بیہودگی کا گمان نہ لگیئے

وبیاری قبولش کردند بیت؛ چہ دانند مردم کہ

اور اُسکو دوستی میں قبول کرلیا آدمی کیا جانیں کہ لباس

درجامہ کیست - نویسندہ داند کہ درنامہ چیست

میں کون ہے لکھنے والا (ہی) خوب جانتا ہے کہ نامہ میں کیا لکھا ہے

مثنوی

ظاہرِ حالِ عارفاں دلق است

خداشناسوں کا حال ظاہر (میں) گدڑی ہے

ایں قدر بس کہ روے در خلق است

اُسکو اتنا ہی کافی ہے جسکا مُنہ خلقت کی طرف ہے

در عمل کوش۔ و ہر چہ خواہی پوش

نیک اعمال میں کوشش کر اور جو کچھہ تو چاہے سو پہن

تاج بر سر نہ و علم بر دوش

سر پر تاج اور کاندھے پر علم رکھ

ترکِ دنیا و شہوت است و ہوس

دنیا اور خواہش اور آرزو کا چھوڑ دینا

پارسائی۔ نہ ترک جامہ و بس

پرہیزگاری ہے نہ فقط کپڑا (پہننا) چھوڑ دینا اور کچھہ نہ چھوڑنا

روزے تا شب رفتہ بودیم - و شبانگہ در پائے

ایک روز ہم رات تک رستہ چلے اور رات کے وقت ایک

حصارے خفتہ ۔ دزدِ بے توفیق ابریقِ رفیق

قلعہ کے نیچے سو رہے تھے بے توفیق چور نے رفیق کی چھاگل

برداشت - کہ بطہارت میرود - او خود بغارت رفت

اُٹھائی کہ طہارت کو جاتا ہے وہ تو لوٹنے کو گیا

بیت نا سزائے کہ خرقہ در بر کرد

ایسے نالائق نے جو گدڑی پہنی

جامۂ کعبہ را جلِ خر کرد

(گویا) کعبہ کے جامہ کو گدھے کی جھول کر دیا

چندانکہ از نظر درویشاں غائب شد

جب فقیروں کی نظر سے غائب ہو گیا

برجے برفت و دُرجے بدزدید ۔

تھوڑی دور جاکر ایک پٹاری چرائی

سلہ تا روز روشن شدہ۔ آں تاریک مبلغے راہ رفتہ بود

جبتک دن روشن ہوا وہ روسیاہ بہت دور نکل گیا تھا

و رفیقان بیگناہ خفتہ ❊ سلہ بامداداں ہمہ را بقلعہ در آوردند

اور بیگناہ رفیق سوتے تھے صبح کے وقت دہم سبھوں کو قلعہ میں لائے

و بزنداں کردند ❊ سلہ ازآں تاریخ باز ترک صحبت گفتیم و

اور قید کر دیا پھر اُس روز سے ہمنے صحبت دنیے لیکی (؟) چھوڑ دی

طریق عزلت گرفتیم ❊ قطعہ

اور خدا ئی کی راہ اختیار کی

سلہ چو از قومے یکے بیدانشی کرد۔ نہ کہ را منزلت ماند

جو کسی قوم میں سے ایک بیوقوفی کرتا ہے تو نہ چھوٹے کی عزت رہتی ہے

نہ مہ را ❊ نمے سلہ بینی کہ گاوے در علف زار

نہ بڑے کی تو نہیں دیکھتا ہے کہ بیڑہ میں ایک گاے

بیالاید ہمہ گاوان دِہ را ❊

تمام گانو کی گایونکو بدنام کر دیتی ہے

گفتم سپاس و منت خدائے را عزوجل کہ از فوائد درویشاں

میں نے کہا شکر و احسان خدائے بزرگ کا کہ میں فقیروں کے فائدوں سے

محروم نماندم۔ اگرچہ بصورت از صحبت وحید شدم

خالی نہیں رہا اگرچہ میں ظاہر میں انکی صحبت سے جدا ہو رہا ہوں

اما بدیں فائدہ مستفید گشتم و مرا ہمہ عمر ایں

لیکن اس فائدہ سے میں فائدہ مند ہوا اور یہ نصیحت مجھے تمام عمر

نصیحت بکار آید ۔ مثنوی

کام آویگی

بیک ناتراشیدہ در مجلسے برنجد دل ہوشمنداں بسے

بہت سے عقلمندوں کے دل تمام محفل میں ایک نالائق کے سبب رنجیدہ ہوتے ہیں

اگر برکہ پرکنند از گلاب سگے در وے افتد کند منجلاب

اگر لوگ ایک حوض کو گلاب سے بھر دیں جو کتا اس میں گر پڑے تو وہ خراب ہو جائیگا

حکایت ۶ زاہدے مہمان پادشاہے بود ۔

ایک عابد ایک بادشاہ کا مہمان تھا

چوں بطعام بنشستند - کمتر ازآں خورد - کہ ارادت

جب لوگ کھانا کھانے کو بیٹھے تو اپنے ارادہ سے کم کھایا

او بود - وچوں بہ نماز برخاستند - بیشتر ازآں

اور جب نماز (پڑھنے) کو اُٹھے تو جتنی کہ اُسکی عادت

کرد کہ عادتِ او بود - تا ظنِ صلاح در حقِ او

تھی اُس سے بھی زیادہ پڑھی تاکہ (لوگ) اُسکے حق میں نیک گمان

زیادت کنند ۞

زیادہ کریں

بیت

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی

اے اعرابی میں ڈرتا ہوں تو کعبہ نہ پہنچیگا

کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

کیونکہ جس رستہ کو تو جاتا ہے یہ ترکستان کا رستہ ہے

چوں حرف شرط آمد فعل ضمیر جو شخص کیطرف راجع ہے وہ فاعل ہے - باز ظرف زمان - بخانہ جار مجرور ملکر فعل کے متعلق - فعل اپنے فاعل اور ظرف اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوئی - خواست فعل ضمیر مستتر جو شخص یعنی بادشاہ کی طرف راجع ہے وہ فاعل

چوں بخانہ باز آمد - سفرہ خواست - تا تناول کند

جب (وہ) گھر میں پھر کر آیا دسترخوان مانگا اسلیے کہ کھانا کھاوے

پسرے داشت صاحبِ فراست ؛ گفت اے پدر

اسکا ایک عقلمند بیٹا تھا اُس نے کہا اے باپ

بدعوتِ سلطان بودی - طعام نخوردی ؟

تو بادشاہ کی دعوت میں تھا کھانا نہیں کھایا

گفت در نظرِ ایشان چیزے نخوردم کہ بکار آید

(اُسنے) کہا اُنکے سامنے میں نے نہیں کھایا کہ کام آوے

گفت نماز را ہم قضا کن - کہ چیزے

اُسنے کہا تو نماز کو بھی قضا کر اسلیے کہ تو نے کچھہ

نکردی کہ بکار آید ؛

نہیں کیا جو تیرے کام آویگا۔

قطعہ

۱۲۷

اے ہنرہا نہادہ بر کفِ دست

اے شخص) نیکیوں کو ہاتھ پہ رکھے ہوئے

عیبہا را نہفتہ زیرِ بغل

عیبوں کو بغل میں چھپائے ہوئے

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور

تو اے مغرور کھوٹی چاندی سے عاجزی کے

روزِ درماندگی بسیم دغل

دن کیا خریدنا چاہتا ہے

حکایت یاد دارم کہ در ایام طفولیت متعبد بودم و شبخیز

مجھے یاد رکھتا ہوں کہ لڑکپن کے دنوں میں عبادت کرنے والا تھا

و مولع بزہد و پرہیز شبے در خدمتِ پدر نشستہ بودم

اور تقوی و پرہیزگاری کی خواہش کرنے والا - ایک رات کو میں باپ کی خدمت میں بیٹھا تھا

و ہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ و مصحفِ عزیز در کنار گرفتہ و طائفہ گرد ما خفتہ

اور رات بھر آنکھ نہ بند کی اور قرآنِ عزیز کو بغل میں لیے ہوئے بیٹھا تھا اور ایک گروہ ہمارے

پدر را گفتم - از ایناں یکے سر بر نمیدارد - کہ
بیٹے نے باپ سے کہا ان میں سے ایک (بھی) سر نہیں اٹھاتا کہ
دوگانہ بگزارد - چناں خوابِ غفلت شاں برد
دو رکعت (نماز) ادا کرے غفلت کی نیند انکو اس طرح سے لیگئی
کہ گوئی مردہ اند ٭ گفت - اے جانِ پدر !
کہ تو کہے (یہ) مردہ ہیں باپ نے کہا اے باپ کی جان
اگر تو نیز بخفتی بہ - کہ در پوستینِ خلق
اگر تو بھی سو رہتا تو اس سے بہتر ہوتا کہ خلقت کی عیب جوئی میں
افتی ٭

قطعہ

پڑے

نہ بیند مدعی جز خویشتن را
دشمن اپنے سوا دیکھتا ہی نہیں
کہ دارد پردہ پندار در پیش
کہ غرور کا پردہ (اسکے) آگے (پڑا ہوا) ہے

گرت چشم خدا بینی بہ بخشد

جو تجھکو خدا (یا قضا و قدر) خدا شناسی کی آنکھ دیوے

نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش

تو اپنے سے زیادہ تو عاجز کسیکو نہ دیکھے

حکایت ۸ یکے از بزرگاں را در محفلے ہمے ستودند

ایک شخص کی بزرگوں میں سے کسی محفل میں تعریف کر رہے تھے

و در اوصاف حمیدہ اش مبالغہ ہمیکردند ؛ بعد از تامل

اور اُسکی خوبیوں میں زیادتی کرتے تھے سوچنے کے بعد

سر برآورد و گفت - من آنم کہ من دانم ؛ قطعہ

سر اُٹھایا اور کہا میں جیسا ہوں میں ہی جانتا ہوں

شخصم بچشم عالمیاں خوب منظر است

میرا جسم لوگوں کی آنکھوں میں خوب بصورت (معلوم) ہوتا ہے

وز خبث باطنم سر خجلت نہادہ پیش

اور میں باطن کی برائی سے شرمندگی کا سر آگے رکھے ہوئے ہوں

طاؤس را بنقش و نگارے کہ ہست ۔ خلق

مور کے جو نقش و نگار ہیں (اس سبب) خلقت اسکی

تحسین کنند ۔ و او خجل از پائے زشت خویش

تعریف کرتی ہے اور وہ اپنے پانو کی برائی کے سبب شرمندہ ہے

حکایت ۹ ۔ شبے در بیابانِ مکہ از بے خوابی

ایک رات کو مکہ کے جنگل میں سونے سے

پائے رفتنم بماند ۔ سر بنهادم و شتربان را گفتم ۔

میرے پانو چلنے سے رہگئے سر رکھدیا اور شتربان سے کہا

دست از من بدار ۔ قطعه

مجھسے ہاتھ اٹھالے یعنی ناامید ہو

پائے مسکین پیادہ چند رود	کز تحمل ستوہ شد بختی
مسکین پیادہ کا پانو کہاں تک چلے	کہ بوجھ اٹھانے سے اونٹ عاجز ہوجاتا ہے
تا شود جسمِ فربہی لاغر	لاغرے مردہ باشد از سختی
جب تلک موٹا بدن دبلا ہووے	دبلا سختی سے مر (ہی) جاوے

گفت اے برادر! حرم در پیش است و حرامی در پس۔ اگر

اُسنے کہا اے بھائی کعبہ کا احاطہ آگے ہے اور چور پیچھے۔ اگر

رفتی جاں بسلامت بُردی و اگر خفتی مُردی۔ نشنیدہ کہ گفتہ اند

تو چلیگا تو جان سلامت لیجاویگا اور جو سوویگا تو مرجاویگا کیا تو نے نہیں سنا کہ

بیت

خوش است زیر مغیلاں براہِ بادیہ خفت

جنگل کے رستے میں کیکر کے نیچے کوچ کی رات کو سونا

شبِ رحیل۔ و لے ترکِ جاں بباید گفت

اچھا معلوم ہوتا ہے مگر جان سے ہاتھ دھو ڈالنا کہنا چاہیے

حکایت پارسائے را دیدم کہ بر کرانۂ دریا نشستہ بود

میں نے ایک پرہیزگار کو دیکھا کہ دریا کے کنارے پر بیٹھا تھا

در زخم پلنگ داشت۔ و بہیچ دارو بہ نمی شد۔ و مدتہا

اور چیتے کا زخم تھا اور کسی دوا سے اچھا نہ ہوتا تھا اور مدتوں سے

دراں رنجوری شکر خدائے عز و جل گفتے

خدائے بزرگ و برتر کا شکر (ادا) کرتا (تھا)

۱۳۱

موصوف عزوجل معطوف علیہ معطوف ملکر صفت ہوئی موصوف و صفت ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل ضمیر فاعل

پرسیدندش - کہ شکر چہ میگذاری؟ گفت -

(لوگوں نے) اُس سے پوچھا تو کس چیز کا شکر ادا کرتا ہے اُس نے کہا

شکر آنکہ - اَلحمدُ لِلّٰہ! بمصیبتے گرفتارم -

شکر اسبات کا کرتا ہوں کہ الحمد للہ مصیبت میں گرفتار ہوں

نہ بمعصیتے ؛ قطعہ

نہ گناہ میں

گرم آزار بکشتن دہد آں یارِ عزیز

اگر وہ یار عزیز مجھ ناتوان کو مار ڈالنے کا حکم دے

تانگویم - کہ در آں دم غمِ جانم باشد

میں ہرگز نہ کہونگا کہ اُس وقت میں مجھکو اپنی جان کا غم ہوگا

گویم از بندۂ مسکیں چہ گنہ صادر شد

(بلکہ یہ) کہونگا کہ غریب بندہ سے کیا گناہ سرزد ہوا

کو دل آزردہ شد از من؟ غمِ آنم باشد

جو وہ مجھ سے خفا ہوا اسبات کا مجھے غم ہوگا

حکایت

درویشے را ضرورتے پیش آمد ۔ گلیمے از خانۂ یارے

ایک فقیر کو کچھ ضرورت ہوئی ایک کمبل کسی یار کے گھر سے

بدزدید ۔ حاکم فرمود کہ دستش ببرند ۔ صاحبِ گلیم

چرالیا حاکم نے حکم دیا کہ اسکے ہاتھ کاٹ ڈالیں کمبل کے مالک نے

شفاعت کرد ۔ کہ من اورا بحل کردم ۔ حاکم گفت ۔ بشفاعت

سفارش کی کہ میں نے اسکو معاف کیا حاکم نے کہا تیری سفارش

تو حدِ شرع فرو نگذارم ۔ گفت راست فرمودی ۔ ولیکن

سے شرعی سزا دینی نہ چھوڑونگا (اس فقیر نے) کہا تو نے سچ فرمایا اور لیکن

ہر کہ از مالِ وقف چیزے بدزدد ۔ قطعش لازم

جو کوئی وقف مال میں سے کچھ چراتا ہے اسکا ہاتھ کاٹنا لازم

نیاید ۔ کہ اَلوَقفُ لَا یُملَکُ ۔ و ہرچہ در ملکِ

نہیں آتا اسلیے کہ وقف (مال) کسیکی ملکیت نہیں ہوتا اور جو چیز فقیروں کی

درویشان است وقفِ محتاجان است ۔

ملک میں سے ہے محتاجوں کے لیے وقف ہے

حاکم را ایں سخن اُستوار آمد۔ و ست از وے
حاکم کو یہ بات پسند آئی اُس سے ہاتھ
بداشت۔ و ملامتش کرد۔ کہ جہاں بر تو تنگ
اُٹھایا اور ملامت کرنے لگا کہ جہان تجھ پر تنگ
آمدہ بود کہ دزدی نکردی الا از خانہ چنیں یارے
آگیا تھا جو تو نے کہیں چوری نہ کی مگر ایسے یار کے گھر میں
گفت اے خداوند! نشنیدہ کہ گفتہ اند؟ خانہ
اُسنے کہا اے صاحب تو نے نہیں سنا ہے کہ (ظریفوں نے) کہا ہے
دوستاں بروب و درِ دشمناں مکوب **بیت**
دوستوں کا گھر جھاڑ اور دشمنوں کا دروازہ بھی نہ کھٹکھٹا
چوں فرومانی بسختی۔ تن بعجز اندر مدہ
جب تو سختی سے عاجز ہو جاوے تو بدن کو عاجزی میں نہ دے
دشمناں را پوست برکن۔ دوستاں را پوستیں
دشمنوں کی کھال اُکھیڑ اور دوستوں کی پوستین اُتار لے

۱۳۴

حکایت ۱۲ پادشاہے پارسائے را پرسید - کہ ہیچت

ایک بادشاہ نے ایک پرہیزگار سے پوچھا کہ کچھ مجھکو

از ما یاد مے آید؟ گفت بلے - ہرگہ خدائے عز و جل را

ہماری یاد بھی آتی ہے؟ اُسنے کہا ہاں جسوقت خدائے بزرگ و برترکو

فراموش میکنم یادت مے آرم ؎ **بیت**

بھول جاتا ہوں تو تجھکو یاد کرتا ہوں

ہر سو دود آں کش ز درِ خویش براند

وہ ہر شخص ہر طرف دوڑتا ہے کہ جسکو اپنے دروازہ سے ہانک دیا ہے

واں را کہ بخواند - بدر کس ندواند

اور جسکو کہ بلاتا ہے کسیکے دروازہ پر نہیں دوڑاتا

حکایت ۱۳ یکے از صالحاں بخواب دید پادشاہے

ایک نیکبخت نے خواب میں دیکھا بادشاہ

را در بہشت و پارسائے را در دوزخ ؎

کو بہشت میں اور پارسا کو دوزخ میں

پرسید کہ موجب درجات این چیست؟ وسبب درکات

پوچھا کہ اسکے (بلند) مرتبوں کا کیا سبب ہے اور اسکے دوزخ میں ہونیکا

آن چہ؟ کہ من بخلاف این ہمے پنداشتم ۔ ندا آمد کہ

کیا باعث ہے، میں اسکے خلاف جانتا ہوں ۔ آواز آئی کہ

این پادشاہ بارادت درویشان در بہشت است

بادشاہ فقیروں کے اعتقاد کے سبب سے بہشت میں ہے

واین پارسا بتقرب پادشاہان در دوزخ ۔ قطعہ

اور یہ پرہیزگار بادشاہوں کی مصاحبت کے سبب سے دوزخ میں

دلقت بچہ کار آید؟ و تسبیح؟ و مرقع

اونی کپڑا اور تسبیح اور گدڑی تیرے کس کام آویگی

خود را ز عملہای نکوہیدہ بری دار

اپنے تئیں بُرے فعلوں سے بچائے رکھ

حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست

فقیروں کی سی ٹوپی پہننے کی تجھکو حاجت نہیں ہے

درویش صفت باش کلاہِ تتری دار ؛

فقیروں کا سا گن ہو اور سپاہیوں کی سی ٹوپی رکھ

حکایت ۱۴ درویشے سر و پا برہنہ با کاروانِ حجاز

ایک فقیر ننگے سر اور ننگے پاؤں کوفہ سے نکلکر

از کوفہ بدر آمد - و ہمراہِ ما شد - نظر کردم معلومے

حجاز کے قافلہ میں ہمارے ساتھ ہو لیا میں نے دیکھا اُسکے پاس

نداشت ؛ خراماں ہمیرفت و میگفت **قطعہ**

خرچ نہ تھا ناز سے چلتا تھا اور کہتا تھا

نہ بر اشتر سوارم - نہ چو اشتر زیر بارم - نہ خداوند رعیت

میں نہ اونٹ پر سوار ہوں نہ اونٹ کیطرح بوجھ کے نیچے ہوں - نہ رعیت کا بادشاہ

نہ غلامِ شہریارم ؛ غمِ موجود و پریشانیِ معدوم

نہ بادشاہ کا غلام ہوں مجھے ہونیکی فکر اور نہ ہونے کی پریشانی

ندارم - نفسے میزنم آسودہ و عمرے بسر آرم ؛

ہے مزے سے دم مارتا ہوں اور عمر پوری کرتا ہوں

اشتر سوارے گفتش - اے درویش! کجا میروی
ایک اشتر سوار نے اُس سے کہا اے فقیر! تو کہاں جاتا ہے
باز گرد کہ بسختی بمیری ؛ نشنید و قدم در بیابان نہاد و
اُلٹا پھر جا کہ تو سختی سے مر جاویگا اُس نے کچھ نہ سنا اور جنگل میں قدم رکھا
و برفت ؛ چون بنخلۂ بنی محمود برسیدیم - توانگر را اجل
اور اپنا رستہ لیا جب ہم بنی محمود کے نخلہ میں پہنچے تو تونگر کی اجل
فرا رسید ؛ درویش ببالینش فراز آمد و گفت - ما
آگئی فقیر نے اُسکے سرہانے آکر کہا ہم
بسختی نمردیم و تو بر بختی مردی ؛ **بیت**
سختی سے نہیں مرے اور تو اونٹ پر مر گیا
شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست ؛
ایک شخص تمام رات بیمار کے سرہانے روتا رہا
چون روز شد - آن بمرد و بیمار بزیست
جب دن ہوا تو وہ مر گیا اور بیمار جی اٹھا

قطعہ اے کہ بسا اسبِ تیز رو کہ بماند - کہ خرِ لنگ

اے (شخص) بہت سا چالاک گھوڑا تو تھک گیا اور لنگڑا گدھا

جاں بمنزل برد ۔ بس کہ درخاک تندرستاں را

منزل پر سلامت پہنچا بہت سے تندرستوں کو خاک میں

دفن کردند و زخم خوردہ نمرد ۔

دفن کر دیا اور زخم خوردہ نہیں مرا

حکایت ۵ عابدے جاہل را پادشاہے طلب کرد

ایک بادشاہ نے ایک جاہل عابد کو بلایا

عابد اندیشید کہ داروے بخورم تا ضعیف شوم

عابد سوچا کہ کوئی ایسی دوا کھاؤں جس سے کمزور ہو جاؤں

مگر حسنِ ظنے کہ درحقِ من دارد - زیادت شود ۔

تو شاید جو نیک گمان میرے حق میں ہے زیادہ ہو جائے

آوردہ اند کہ داروے بخورد - زہر قاتل بود بمرد

کہتے ہیں کہ ایسی دوا کھائی کہ وہ زہر قاتل تھی مر گیا

قطعه آنکه چوں پسته دیدمش همه مغز - پوست

میں نے جسکو پستہ کی طرح تمام گری دیکھا وہ پیاز کی طرح

برپوست بود همچو پیاز ° پارسایان روے

پوست ہی پوست تھا خلقت کے دکھاوے کے

در مخلوق - پشت بر قبله مے کنند نماز °

پرہیزگار قبلہ کیطرف پشت کرکے نماز (ادا) کرتے ہیں

مثنوی تا زاہد عمرو بکر و زیدی - اخلاص

جبتک عمرو بکر و زید کا زاہد ہے تو اخلاص

طلب مکن که شیدی - چوں بنده خداے

نہ ڈھونڈ کہ تو مکار ہے جب بندہ اپنے خدا کو

خویش خواند - باید که بجز خدا نداند °

پکارے تو لازم ہے کہ خدا کے سوا (کسیکو) نہ جانے

حکایت ۱۶ - کاروانے در زمین یونان بزدند و نعمت بیقیاس

(لٹیروں نے) ایک قافلہ کو یونان کی زمین میں مارا اور دولت بیحد

۱۴۱

بردند۔ بازرگاناں گریہ وزاری آغاز نہادند۔ وخدا
لوٹ لی گئے سوداگروں نے رونا چیخنا شروع کیا اور خدا
و پیغمبر را شفیع آوردند۔ سود نداشت بیت
در سول کا واسطہ دیا فائدہ نہ ہوا
چو پیروز شد دزد تیرہ رواں چہ غم دارد از گریۂ کارواں
جب چور سنگدل کامیاب ہوگا تو اسے قافلہ والوں کے رونے کا کیا غم ہوگا
لقمان حکیم درآں کارواں بود۔ یکے از کاروانیاں
لقمان حکیم اس قافلہ میں تھا ایک نے قافلہ والوں میں سے
گفتش۔ کلمۂ چند از حکمت و موعظت با ایناں بگوے
اس سے کہا کچھ تھوڑی سی باتیں عقلمندی اور نصیحت کی انسے کہو
مگر از مال دست دارند دریغ باشد کہ چندیں نعمت
شاید ہمارے مال سے ہاتھ اٹھائیں افسوس ہوتا ہے کہ اتنی دولت
ضائع شود۔ لقمان گفت دریغ باشد کلمۂ حکمت با ایشاں گفتن
ضائع ہوئی جاتی ہے لقمان نے کہا انسے نصیحت کی بات کہنے سے افسوس ہوتا ہے

۱۴۲

قطعہ آہنے را کہ موریانہ بخورد - نتواں بردازو

جس لوہے کو زنگ کہا لیتا ہے صیقل کرنے سے اسکا

بصیقل زنگ ؛ باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ - نرود

زنگ دور نہیں ہو سکتا سیہ دل کو نصیحت کرنے سے کیا فائدہ لوہے کی

میخِ آہنی در سنگ ؛ **قطعہ** بروزگار سلامت

کیل پتھر میں نہیں جاتی اپنے آرام کے وقت

شکستگاں دریاب - کہ جبرِ خاطرِ مسکیں بلا بگرداند

عاجزوں کی دلجوئی کر کیونکہ عاجزوں کے دل کو خوش کرنا بلا کو

چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے - بدہ وگرنہ

جو سائل تجھ سے کچھ گڑگڑا کر مانگے (تو اس کو) دیدے اور نہیں تو

ستمگر بزور بستاند ؛

ظالم زبردستی تجھ سے چھین لیگا

حکایت چند انکہ مرا شیخِ اجل ابو الفرج شمس الدین

ہر چند شیخ بزرگ ابو الفرج شمس الدین

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ! بترکِ سماع فرمودے و بخلوت
ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ! مجھے راگ سننے سے منع فرماتے تھے اور تنہائی
و عزلت بشارت کردے۔ ناچار بخلافِ رائے مربی قدمے
اور گوشہ نشینی کی اشارت کرتے تھے میں مجبور تھوڑا مربی کے برخلاف
چند برفتمے۔ و از سماع حظے برگرفتمے تا شبے بمجمع
چلتا تھا اور گانا سننے کی لذت حاصل کرتا تھا یہاں تک کہ ایک رات کو
قومے برسیدم و درآں میاں مطربے دیدم۔ بیت
میں ایک قوم کی مجلس میں پہنچا اور اس میں ایک گویے کو دیکھا
گوئی رگِ جاں میگسلد نغمۂ ناسازش۔ ناخوشتر از
گویا اسکا ناموافق راگ جان کی رگ توڑتا تھا باپ کے مرنے کی
آوازۂ مرگِ پدر آوازش ٭ گاہے انگشتِ حریفاں در گوش
آواز سے اسکی آواز بری تھی کبھی یاروں کی انگلی کان میں
و گاہے برلب کہ خاموش! بیت نہ بیند کسے در سماعت
اور کبھی ہونٹ پر کہ چپ رہ تیرا گانا سننے میں کوئی شخص

۱۵ چون حرف شرط آمد فعل باضافت
آں اسم اشارہ بربط سرے مضاف اشارہ و مشار الیہ
ترکیبی مشار الیہ اسم اشارہ ... آواز جار مجرور فعل کے
ملکر فاعل ہوا۔ با آواز جار مجرور ... متعلق سے ملکر
متعلق فعل فاعل اور متعلق ... گفتم فعل با
جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوئی
فاعل قول ہوا کن فعل با فاعل۔
پنبہ مفعول بہ۔ در جار گوش مضاف
ام مضاف الیہ بجائے درگوشم

خوشی۔ مگر وقتِ رفتن کہ دم در کشی ؁ مثنوی چوں ۱۵

خوشی نہ دیکھیگا مگر چلنے کے وقت۔ کہ جب تو چپکا ہو جائے جب وہ

باواز آمد آں بربطِ سرے۔ گُدخدارا گفتم از بہرِ خدائے

رباب بجا نیوالا گانے لگا میں نے صاحبخانہ سے کہا خدا کے واسطے

پنبہ ام در گوش کن تا نشنوم۔ یا درم بکشائے تا بیروں روم

میرے کانوں میں روئی ٹھونس دے تاکہ گانا نہ سنوں یا میرے واسطے دروازہ کھولدے کہ

فی الجملہ پاسِ خاطرِ درویشاں را موافقت کردم۔ و شبے

غرضکہ فقیروں کی پاس خاطر سے مینے موافقت کی اور رات

بچندیں مجاہدہ بروز آوردم و گفتم قطعہ مؤذن

نہایت محنت سے مینے صبح کی اور میں نے کہا مؤذن نے

بانگِ بے ہنگام برداشت۔ نمیداند کہ چند از شب گذشت است

بیوقت اذاں دی نہیں جانتا کہ رات کتنی گذری ہے

درازئ شب از مژگانِ من پرس۔ کہ یکدم خواب در چشمم نگشت است

رات کی درازی میری پلکوں سے پوچھ کہ ایک دم بھی میری آنکھ میں نیند نہیں آئی ہے

بامداداں بحکم تبرک دستارے از سر و دینارے از کمر بکشادم

صبح کے وقت بطور تبرک کے پگڑی سر سے اور دینار کمر سے کھولے

و پیش مغنی نہادم و در کنارش گرفتم و بسے شکر گفتم

اور گویئے کے آگے رکھ دیئے اور میں نے اسکو بغل میں لیا اور بہت شکر ادا کیا

یاراں ارادتِ من در حق وی بر خلاف عادت دیدند

یاروں نے میرا اعتقاد اسکے حق میں (میری) عادت کے خلاف دیکھا

و بر خفتِ عقلم نہفتہ بخندیدند یکے از آں میاں

اور (میری) عقل کی کمی پر پوشیدہ ہنسنے لگے۔ ایک شخص نے اُن میں سے

زبانِ تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز۔ کہ ایں

اعتراض کی زبان دراز کی اور ملامت کرنا شروع کیا۔ کہ تو نے یہ

حرکت مناسبِ رائے خردمنداں نکردی کہ خرقۂ مشائخ

حرکت عقلمندوں کی رائے کے خلاف کی کہ تم نے بزرگوں کی پوشاک

بچنیں مطربے دادی کہ ہمہ عمرش درمے در کف نبودہ است

ایسے ڈوم کو دیدی کہ تمام عمر اسکی ہتھیلی میں ایک درم نہیں آیا ہے

موجود خبر محذوف فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ہوا معطوف علیہ معطوف مل کر علت ہوئی معلول و علت مل کر بعد علت

و قراضۂ دروف ۞ مثنوی: مطربے دور ازیں خجستہ

اور چاندی کے ریزہ ڈلی ہیں   ایسا ڈوم اس مبارک گھر سے دور

سرائے۔ کس ندیدش دوبارہ در یک جا ۞ راست

ہووے کہ کسی نے اُسکو دوسری دفعہ ایک جگہ نہیں دیکھا   جب اُسکی

چوں بانگش از دہن برخاست۔ خلق را موے بر بدن

آواز مُنہ سے نکلی۔ خلقت کے رونگٹے بدن پر کھڑے

برخاست ۞ مرغِ ایواں ز ہولِ او بپرید۔ مغزِ ما

ہو گئے   گھر کے جانور اُسکی دہشت سے اُڑ گئے   مغز ہمارا

بُرد و حلقِ خود بدرید ۞ گفتم زبانِ طعنہ آں بہ کہ

خالی کیا اور اپنا گلا پھاڑا   میں نے کہا بہتر یہی ہے کہ تم طعنہ کی زبان کو

کوتاہ کنی۔ بحکمِ آنکہ مرا کرامتِ ایں شخص ظاہر شدہ

روکو   اِس سبب سے کہ مجھ کو اس شخص کی کرامت ظاہر ہوئی

است ۞ گفت مرا نیز بکیفیتِ آں واقف گرداں

ہے   اُسنے کہا مجھکو بھی اُسکی کیفیت سے واقف کر۔

تا ہمچنیں تقرب نمایم۔ و بر مطائبہ کہ رفت استغفار گویم

تاکہ میں بھی اُس سے اسیطرح پیش آؤں اور جو ٹھٹھی کہ (صادر) ہوئی اُس سے معافی چاہوں

گفتم بعلتِ آں کہ شیخ اجلم بار ہا بترکِ سماع فرمودہ

میں نے کہا اِس سبب سے کہ شیخ بزرگ نے مجھ کو بہت دفعہ گانا سُننے سے منع فرمایا

است و موعظتہاے بلیغ گفتہ و در سمع قبولِ من

اور بہت سی نصیحتیں کیں اور میں نے نہ مانا

نیامدہ۔ تا امشب کہ طالعِ میموں و بختِ ہمایوں

آخر کو اس رات میرے نصیبے یاوری اور طالع مبارک نے

بدیں بقعہ رہبری کرد۔ و بدستِ ایں مطرب توبہ

میری رہبری کی اور میں نے اِس ڈوم کے ہاتھ سے توبہ

کردم۔ کہ دیگر بار بقیتِ عمرِ خویش گردِ

کی کہ پھر کبھی تمام عمر اپنی گانا سُننے کے پاس

سماع نگردم ؁

نہ پھٹکونگا ؁

حکایت ۱۸ - لقمانِ حکیم را گفتند - ادب از کہ
(لوگوں نے) لقمان سے کہا تو نے ادب کس سے

آموختی ؟ گفت از بے ادباں - کہ ہر چہ از ایشاں
سیکھا اُسنے کہا بے ادبوں سے کہ جو کچھ اُنسے

در نظرم ناپسند آمد - از آں پرہیز کردم **قطعہ**
میری نظر میں ناپسند ہوا مَیں نے اُس سے پرہیز کیا

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے
نہیں کہتے کھیل کی جگہ کوئی بات

کز آں پندے نگیرد صاحبِ ہوش
کہ اُس سے عقلمند کچھ نصیحت پکڑے

وگر صد بابِ حکمت پیشِ ناداں
اور اگر حکمت کے سو باب نادان کے آگے

بخوانند آیدش بازیچہ در گوش
پڑھیں (تو بھی) اُسکے کان میں کھیل ہی کی آواز آئیگی

حکایت ۱۹

حکایت عابدے را حکایت کنند۔ کہ شبے دہ

ایک عابد کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک رات میں دس

من طعام خوردے وتا سحر در نماز ایستادے

سیر کھانا کھاتا تھا اور صبح تک نماز میں کھڑا رہتا تھا

صاحبدلے بشنید وگفت اگر نیم نانے بخوردے

ایک عارف نے سنکر کہا اگر آدھی روٹی کھاتا

وبخفتے۔ بسیار ازیں فاضلتر بودے ٭ قطعہ

اور سوتا تو اس سے بہتر ہوتا

اندروں از طعام خالی دار۔ تا درآں نور معرفت

پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ تو تو اسمیں معرفت کی روشنی

بینی ٭ تہی از حکمتی بعلت آں۔ کہ پری از

دیکھیگا تو دانائی سے اسواسطے خالی ہے کہ تو کھانے سے

طعام تا بینی ٭

ناک تک بھرا ہوا ہے

مضاف و مضاف الیه ملکر فعل کا متعلق چراغ توفیق مضاف و مضاف الیه ملکر مفعول به ہوا

حکایت ۲۰ - بخشایشِ الٰہی گم شدۂ را در مناہی

خدا کی رحمت نے گناہوں میں بہکے ہوئے کے رستہ پر

چراغ توفیق فرا راہ داشت۔ تا بحلقۂ اہلِ تحقیق

ہدایت کا چراغ رکھا تو اہلِ تحقیق کے گروہ میں

در آمد ۔ بیمنِ قدمِ درویشاں و صدقِ نفسِ ایشاں

آیا فقیروں کی قدم کی برکت سے اور اُنکی بھی ذات کے سبب سے

ذمائمِ اخلاقش بحامد مبدل گشت ۔ دست از ہوا

اُسکی بُری عادتیں نیکیوں سے بدل گئیں اُسنے حرص اور

و ہوس کوتاہ کرد و زبانِ طاعناں درحقِ وے

ہوس سے ہاتھ کھینچا اور طعن کرنیوالوں کی زبان اُسکے حق میں

دراز کہ بر قاعدۂ اول است۔ و زہد و صلاحش نا

کھلی ہوئی تہی کہ پہلے ہی قاعدہ پر ہے اور اُسکی عبادت اور پرہیزگاری

معول ۔ بیت بعذر و توبہ تواں رستن از عذابِ خدا

بے اعتبار ہے عذر اور توبہ کرنے سے خدا کے عذاب سے چھوٹ سکتا ہے

توالی = متواتر

ولیکن نمی‌توان از زبانِ مردم رست + طاقتِ
اور لیکن آدمیوں کی زبان سے نہیں چھوٹ سکتا زبانوں کے
جورِ زبانہا نیاورد - و شکایتِ این حال پیشِ
ظلم کی طاقت نہ لایا اور وہ اس حال کی شکایت (لیکے) پیر
پیرِ طریقت برد - وگفت از جورِ زبانِ مردم برنج
طریقت کے پاس لیگیا اور کہا لوگوں کی زبان کے ظلم سے تکلیف میں
اندرم ؟ شیخ بگریست وگفت - شکر این نعمت
ہوں شیخ رویا اور کہا تو اس نعمت کا شکر
چگونہ گزاری کہ بہتر از آنی کہ می پندارندت **قطعہ**
کیونکر ادا کریگا کہ تو اس سے اچھا ہے جیسا کہ تجھے جانتے ہیں
چند گوئی کہ بداندیش و حسود عیب جویانِ منِ مسکینند
کب تک تو کہیگا (یہ بات) دشمن اور حاسد مجھ غریب کے عیب ڈھونڈتے ہیں
گہ بہ بد خواستنم بر خیزند گہ بخون ریختنم بنشینند
کبھی میرا برا چاہنے کو اٹھتے ہیں کبھی میرا خون گرانے کو بیٹھتے ہیں

نیک باشی و بدت گوید خلق

تو نیک ہووے اور خلق تجھکو بد کہوے

بہ کہ بد باشی و نیکت گویند

اِس سے بہتر ہے کہ تو بد ہووے اور تجھکو نیک کہویں

امّا حسنِ ظنِ بزرگاں درحقِ من بکمال است

لیکن بزرگوں کا نیک گمان میرے حق میں بہت ہے

و نیک مردیٔ من در عین نقصان ؛ روا باشد

اور میری نیکی نہایت ہی کم ہے

فکر کرنا

اندیشہ بردن و تیمار خوردن + بیت

اور غم کھانا جائز ہے۔

گر آنہا کہ مے دانمے کردمے

جو میں جانتا ہوں وہی (کام) میں کرتا

بہ کو سیرت و پارسا بودمے

تو میں نیک خصلت اور پرہیزگار ہوجاتا

قطعہ در ببستہ بروے خود ز مردم ۔ تا عیب نگسترند ما را

اپنے اوپر آدمیوں سے دروازہ بند کر رکھا ہے تاکہ عیب ہمارا

در بستہ چہ سود عالم الغیب ۔ دانائے نہان و آشکارا

نہ پھیلاویں ۔ دروازہ بند کرنے سے کیا فائدہ ہے غیب کا جاننے والا دخل ظاہر

حکایت گلہ کردم پیش یکے از مشائخ کہ

میں نے بزرگوں میں سے ایک کے آگے شکایت کی کہ

فلاں بفسادِ من گواہی داد ۔ گفت بصلاحش خجل کن

اُس شخص نے میری بُرائی میں گواہی دی اُس نے کہا تو اُسکو بھلائی کر کے شرمندہ

قطعہ تو نیکو روش باش تا بد سگال ۔ بہ بد گفتن تو

تو نیک چلن رہ تاکہ بُرائی چاہنے والا تیرے بُرا کہنے کی

نیابد مجال ۔ چو آہنگ بربط بود مستقیم

قدرت نہ پاوے جب رباب کی آواز درست ہوتی ہے

کے از دستِ مطرب خورد گوشمال ۔

تو ڈوم کے ہاتھ سے کب گوشمال کھاتا ہے

حکایت - یکے از مشائخ شام پرسیدند کہ حقیقت

شام کے صوفی عالموں میں سے (ان کے گروہ میں سے) ایک سے پوچھا کہ حقیقت

تصوف چیست؟ گفت ازیں پیش طائفہ بودند -

تصوف کی کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا اِس سے پہلے دنیا میں ایک گروہ

درجہاں پراگندہ بصورت و بمعنی جمع - وامروز خلقے

تھا ظاہر میں پریشان اور باطن میں جمع اور اب ایک خلقت

بظاہر جمع وبباطن پراگندہ **قطعہ** چو ہر ساعت از تو

ظاہر میں جمع اور باطن میں پریشان جو ہر وقت تیرا دل

بجائے رود دل - بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی ٭ ورت

کہیں نہیں جاویگا تو تنہائی میں بھی تو صفائی نہ دیکھیگا اور اگر تجھ

مال وجاہست زرع وتجارت - چو دل باخدا ست خلوت نشینی

مال اور مرتبہ اور کھیتی اور سوداگری حاصل ہے جو تیرا دل خدا کیطرف ہے تو تو گوشہ نشین ہے

حکایت یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم

مجھے یاد ہے کہ ایک رات قافلہ میں مَیں تمام رات رستہ چلا تھا

وسحر بر کنارہ بیشہ خفتہ، شوریدۂ کہ درآں سفر ہمراہ ما

اور صبح کو جنگل کے کنارہ پر سو رہا تھا ایک دیوانہ جو اس سفر میں ہمارے ساتھ

بود نعرۂ بزد وراہ بیاباں گرفت - ویک نفس

تھا (اسنے) ایک نعرہ مارا اور جنگل کی راہ لی اور ایک دم بھی

آرام نیافت، چوں روز شد گفتمش ایں چہ حال

آرام نہ پایا جب دن ہوا میں نے اس سے کہا یہ کیا حال

بود؟ گفت بلبلاں را دیدم کہ بنالہ درآمدہ بودند

تھا اسنے کہا میں نے بلبلوں کو دیکھا درختوں پر

از درخت - وکبکاں در کوہ وغوکاں درآب

اور چکور پہاڑ میں اور مینڈک پانی میں

وبہائم دربیشہ - اندیشہ کردم کہ مروت نباشد

اور چوپائے جنگل میں شور وغل کر رہے ہیں میں سوچا کہ یہ مروت نہیں ہے

ہمہ در تسبیح ومن بغفلت خفتہ، قطعہ

کہ یہ تو سب تسبیح میں ہوں اور میں غفلت میں سو رہا ہوں

دوش مرغے بصبح مے نالید۔ عقل و صبرم ببرد

کل صبح کو ایک جانور غل مچا رہا تھا (وہ) میری عقل اور صبر اور

و طاقت و ہوش ٭ یکے از دوستانِ مخلص را۔

طاقت اور ہوش لیگیا میرے ایک خالص دوست کے

مگر آوازِ من رسید بگوش ٭ گفت باور نداشتم

کان میں شاید آواز گئی اُسنے کہا مجھے یقین نہیں آتا

کہ ترا۔ بانگِ مرغے چنیں کند مدہوش ٭ گفتم این شرط

کہ پرند جانور کی آواز تجھکو ایسا بیہوش کردے میں نے کہا یہ شرط

آدمیت نیست مُرغ تسبیح خوان و من خاموش ٭

آدمیت کی نہیں ہے جانور تو تسبیح پڑھے اور میں چپکا رہوں

حکایت وقتے در سفرِ حجاز با طائفہ جوانانِ

میں ایک وقت مکہ شریف کے سفر میں جوان عارفوں کے ساتھ

صاحبدل ہمدم بودم و ہمقدم ٭ وقتہا زمزمہ بکردندے

ہمدم اور ہمقدم تھا بہت دفعہ راگ گاتے تھے

١٥٧

وبیتے محققانہ گفتندے ٭ عابدے بود منکر حال

اور حقانی بنیں کہتے تھے   ایک عابد فقیروں کے حال سے منکر

درویشاں و بے خبر از درد ایشاں - تا برسیدم

اور اُنکے درد سے بیخبر تھا   جب میں بنی ہلال

بنخلۂ بنی ہلال - کودکے از حی عرب بدر آمد - و

کے باغ تک پہنچا   تو ایک لڑکا عرب کے قبیلہ سے باہر آیا اور

آوازے بر آورد کہ مرغ از ہوا در آورد - شتر

ایک ایسی آواز نکالی کہ پرند جانوروں کو نیچے آتار لیا   میں نے

عابد را دیدم کہ برقص در آمد و عابد را بینداخت و راہ

عابد کے اونٹ کو دیکھا کہ ناچنے لگا اور عابد کو گرا کر جنگل کا رستہ

بیاباں گرفت - گفتم اے شیخ! سماع در حیوانے اثر

لیا   میں نے کہا اے شیخ گانا سننے نے حیوان میں اثر

کرد و ترا نمے کند ٭ نظم

کیا اور تجھکو تغیر نہیں کرتا

حرف صلہ ہوا - مفعول و صلہ ملکر مفعول ہوا فعل فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ

دالی چه گفت مرا آن بلبل سحری ؛ تو خود چه آدمی

توجانتا ہے کہ مجھ سے اُس صبح کی بولنے والی بلبل نے کیا کہا تو کیا آدمی ہے

کز عشق بیخبری ؛ اشتر بشعر عرب در حالتست و

کہ عشق سے بیخبر ہے اونٹ عرب کے شعر سے حال اور خوشی میں ہے

طرب - گر ذوق نیست ترا کج طبع جانوری ؛

اگر تجھکو حالت کا مزا نہیں ہے تو تو بُری طبیعت کا جانور ہے

مثنوی بذکرش هرچه بینی در خروش است

اُسکی یاد میں تو جو کچھ دیکھتا ہے شور و غل میں ہے

ولے داند دریں معنی که گوش است ؛ نه بلبل

لیکن اس مطلب کو وہی جانتا ہے جسکے کان ہیں نہ صرف بلبل

بر گلش تسبیح خوانیست - که هر خارے به

ہی اُسکے پھول پر تسبیح پڑھتے ہیں بلکہ اُسکی تسبیح پڑھنے میں

تسبیحش زبانیست ؛

ہر ایک کانٹا ہی ایک زبان ہے

حکایت یکے از ملوک عرب مدتِ عمرش سپری شد

عرب کے بادشاہوں میں سے ایک (بادشاہ) کی عمر تمام ہوگئی

وقائم مقامے نداشت۔ وصیت کرد۔ کہ بامداداں

اور اسکا کوئی ولیعہد نہ تھا اُسنے وصیت کی کہ جو شخص صبح کے وقت

نخستین کسے کہ در شہر درآید تاج شاہی بر سرِ او

شہر میں پہلے آوے بادشاہی اُسکے سر پر

نہند۔ وتفویضِ مملکت بدو کنند۔ قضارا

رکھدیں اور بادشاہی اُسی کے سپرد کردیں اتفاق سے

نخستین کسے کہ در آمد۔ گدائے بود۔ کہ ہمہ عمر

جو شخص پہلے پہل آیا ایک ایسا فقیر تھا کہ اُسنے تمام عمر

لقمہ لقمہ اندوختہ۔ و رقعہ بر رقعہ

لقمہ لقمہ جمع کیا تھا اور پیوند پر پیوند

دوختہ بود۔

سیا تھا

ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت وصیّتِ ملک را

امیر اور وزیر بادشاہ کی وصیت کو

بجا آوردند۔ و تسلیمِ مفاتیحِ قلاع و خزائن بدو کردند

بجالائے اور قلعوں اور خزانوں کی کنجیاں اسکے سپرد کردیں

مدّتے ملک راند۔ بعضے از امرائے دولت گردن از

ایک مدت بادشاہت کی۔ سلطنت کے بعض امیروں نے فرمانبرداری سے

مطاوعتِ او بپیچیدند۔ و ملوکِ دیار از ہر طرف بمنازعت

منہ پھیرا اور شہروں کے بادشاہ ہر طرف سے لڑنے کو

برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند۔ فی الجملہ سپاہ

اٹھ کھڑے ہوئے اور لڑائی کے واسطے لشکر درست کیا الغرض سپاہ

و لشکر ہم برآمدند۔ و برخے از اطرافِ بلاد از تصرفِ او

و لشکر مقابلہ میں آئے اور تھوڑا اطراف کے شہروں میں سے اسکے قبضہ

بدر رفت۔ درویش ازیں واقعہ پریشان و خستہ خاطر ہمی بود

نکل گیا فقیر اس حادثہ سے پریشان اور رنجیدہ دل رہتا تھا

۱۶۱

تا یکے از دوستانِ قدیمش کہ در حالتِ درویشی قرین او بود

یہانتک کہ اُسکے ایک قدیم دوستوں میں سے سفر سے پھر کر آیا کہ فقیری کی

از سفر باز آمد۔ بچناں مرتبے دیدش گفت منت خدائے را

حالتمیں اُسکے پاس رہتا تھا (اُس فقیر نے) اُسکو ایسے مرتبہ پر دیکھکر کہا خدائے

عزّوجل کہ بختِ بلندت یاوری کرد و اقبال رہبری گرد۔

بزرگ و برتر کا احسان ہے کہ تیرے بلندی اور اقبال نے رہبری کی تیرا بخت

از خار و خارت از پائے بدر آمد تا بدیں پایہ رسیدی

کانٹے سے اور کانٹا تیرا پاؤں سے نکلا تو تُو اس مرتبہ کو پہنچا

بیت شگوفہ گاہ شگفتہ است و گاہ خوشیدہ

کلی کبھی کھلی ہوئی (ہوتی) ہے اور کبھی مرجھائی ہوئی

درخت گاہ برہنہ است و گاہ پوشیدہ ؛ گفت

کبھی درخت ننگا ہے اور کبھی (ہوتا ہے) چھپا ہوا اُس نے کہا

اے یارِ عزیز تعزیتم کن۔ نہ جائے تہنیت است

اے عزیز میری تعزیت کر خوشی کی جگہ نہیں ہے

آنگہ کہ تو دیدی ۔ غمِ نانے داشتم ۔ وامروز

جسوقت کہ تونے دیکھا تھا تو مجھے روٹی ہی کا غم تھا اور آج

تشویشِ جہانے ۔ **قطعہ**

ایک جہان کی پریشانی ہے

اگر دنیا نباشد دردمندیم ۔ وگر باشد بمہرش پائے بندیم

اگر دنیا حاصل نہ ہووے تو ہم دردمند ہیں اور جو حاصل ہو تو اسکی محبت میں پابند ہیں

بلائے زیں جہان آشوب تر ۔ کہ رنجِ خاطر است ار نیست ور ہست

اس جہان کی بلا سے کوئی سخت زیادہ نہیں ہے ۔ کہ دل کا رنج اگر ہے (تو بھی) اور جو نہیں ہے (تو بھی)

قطعہ ۔ مطلب گر توانگری خواہی ۔ جز قناعت

اگر تو تونگری چاہتا ہے تو قناعت کے سوا کچھ نہ مانگ اسلئے

کہ دولتیست ہنی ٭ گر غنی زر بدامن

کہ یہ خوشگوار دولت ہے اگر دولتمند دامن سے سونا

افشاند ۔ تا نظر در ثواب او نکنی ٭

جھاڑے تو بھی تم اسکے ثواب میں نظر نہ کیجیو

گر ز بزرگاں شنیده ام بسیار صبر درویش به که بذل غنی

کہ مجھے بزرگوں سے بہت سنا ہے - فقیر کا صبر کرنا مالدار کے خرچ کرنے سے بہتر ہے

فرد اگر بریاں کند بہرام گوری - نه چوں پای ملخ باشد ز موری

اگر بہرام گور ایک گورخر (فقیروں کے لیے) پکا دے چیونٹی کی خیرات سے ٹڈی کی [illegible]

حکایت ۲۵ - یکے را دوستے بود که عمل دیواں کردے

ایک (شخص) کا ایک دوست تھا کہ کچہری کی نوکری کرتا تھا

مدتے اتفاق دیدن او نیفتاده - کسے گفت - فلاں

ایک عرصہ تک اسکے دیکھنے کا اتفاق نہوا کسی (شخص) نے کہا مدت

را دیر است که ندیده - گفت - من او را نمیخواہم

ہوگئی کہ تونے فلاں شخص کو نہیں دیکھا (اسنے) کہا میں نہیں چاہتا ہوں

که ببینم - قضارا یکے از کسان او حاضر بود

کہ اسکو دیکھوں اتفاقاً اسکے آدمیوں میں سے کوئی شخص موجود تھا

گفت چه خطا کرده است - که ملولی از دیدن او

اسنے کہا تو نے کیا خطا دیکھی ہے کہ تو اسکے دیکھنے سے رنجیدہ ہے

١٦٣

گفت خطائے نیست - اما دوستِ دیوانی را

اس نے کہا کچھ خطا نہیں ہے   لیکن کچہری والے دوست کو

وقتے تواں دید کہ معزول باشد قطعہ

اُس وقت دیکھنا چاہیے جب وہ معزول ہو جاوے

در بزرگی و دار و گیرِ عمل   زآشنایاں فراغتے دارند

بزرگی اور حکومت کی نوکری میں   دوستوں سے بے پرواہیں

روزِ درماندگی و معزولی   دردِ دل پیشِ دوستاں آرند

عاجزی اور بیکاری کے دن   دل کا درد دوستوں کے آگے لاتے ہیں

حکایت - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ :

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

ہر روز بخدمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ

ہرروز مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و سلم کی خدمت

وسلم آمدے ؛

میں آتے تھے ؛

روزے رسول علیہ السلام فرمود - یا اَبا ہریرہؓ

ایک روز پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اے ابو ہریرہ

ہر روز میا - تا دوستی زیادہ شود ؛ صاحبدلے

ہر روز مت آ تاکہ دوستی زیادہ ہووے ایک صاحبدل نے

گفتہ - بدیں خوبی کہ آفتاب است نشنیدہ ام

عارف نے کہا سورج کو باوجود اتنی خوبی کے کہ آفتاب ہے میں نے نہیں سنا

کہ اورا کسے دوست گرفتہ است - از برائے

کہ کسی نے اُس سے محبت کی ہو اس ہی واسطے

آنکہ ہر روزش مے بینند - مگر

کہ اُسکو ہر روز دیکھتے ہیں مگر

بزمستاں کہ محجوب است ازاں محبوب

جاڑے میں کہ چھپا رہتا ہے اس سبب سے پیارا

است ؛ قطعہ

ہے

بدیدارِ مردم شدن عیب نیست - ولیکن نہ چندانکہ گویند بس

آدمی کے دیکھنے کے لیے جانا عیب نہیں ہے لیکن نہ اتنا (جاوے) کہ کہویں بس

اگر خویشتن را ملامت کنی - ملامت شنیدن نباید زکس

اگر تو اپنے تئیں ملامت کرتا رہیگا تو تو ملامت کسی سے نہیں سنیگا

حکایت یکے از پادشاہاں عابدے را کہ عیالِ بسیار داشت

ایک بادشاہ نے کسی عابد سے کہ جس کا کنبہ بہت تھا

پرسید کہ اوقاتِ عزیزت چگونہ میگذاری؟ گفت شب

پوچھا کہ تو اپنی پیاری اوقات کس طرح گزارتا ہے اُس نے کہا رات

در مناجات - و سحر در دعائے حاجات - و ہمہ روز در بند

مناجات میں اور صبح حاجتوں کی دعامیں اور تمام دن حاجتوں

اخراجات - ملک را مضمونِ اشارتِ عابد معلوم گشت

کی فکر میں بادشاہ کو عابد کے اشارہ کا مضمون معلوم ہوا

بفرمود تا وجہِ کفافِ او معین دارند تا بارِ عیال از دلِ او خیزد

فرمایا کہ اُسکی تنخواہ مقرر کردیں کہ کنبہ کا بوجھ اُسکے دل سے اٹھ جائے

١٦٦

مثنوی اے گرفتار پایبندِ عیال ! دگر آزادگی

اے کنبہ کی بیڑی کے قیدی پھر آزادگی کا

مبند خیال ؛ غمِ فرزند و نان و جامہ و قوت . باز ت آرد

خیال نہ کر بچے اور روٹی اور کپڑے اور کھانے کا غم فرشتوں کی

ز سیرِ ملکوت ؛ ہمہ روز اتفاق میسازم . کہ بشب با

خصلت سے تجھے باز رکھیگا میں تمام دن ارادہ کرتا ہوں کہ رات کو

خدا سے پردازم ؛ شب چو عقدِ نماز بربندم . چہ خورد

خدا سے مشغول ہوں رات کو جب نیت باندھتا ہوں تو یہ کہتا ہوں

بامداد فرزندم ؛

صبح کو بچے کیا کھائیں گے

حکایت پادشاہے را مہمے پیش آمد ؛ گفت اگر انجام

ایک بادشاہ کو کوئی مہم پیش آئی اُس نے کہا اگر اس کام کا

ایں کار بمرادِ من باشد چندیں درم بزاہداں نفقہ کنم چوں

آخر میری مراد کے موافق ہوگا تو اتنے درم زاہدوں پر خرچ کرونگا جب

حاجتش برآمد و تشویش خاطرش برفت - وفاے نذرش

اُسکی حاجت بر آئی اور اُسکی دل کی پریشانی گئی اُسکو نذر کا پورا کرنا

بوجوب لازم آمد۔ یکے را از بندگان خاص کیسۂ درم داد

واجب ہونے کے سبب لازم ہوا اپنے خاص غلاموں میں سے ایک خاص غلام کو درہموں کی

تا بزاہداں نفقہ کند۔ آوردہ اند کہ غلام ہشیار بود۔ ہمہ

تاکہ زاہدوں پر خرچ کرے بیان کرتے ہیں کہ غلام ہشیار تھا تمام

روز بگردید و شبگاہ باز آمد۔ و درمہا را بوسہ داد

دن پھرا اور رات کے وقت پھر آیا اور درموں کو چوم کر

و پیشِ ملک بنہاد و گفت چندانکہ زاہداں را جستم

بادشاہ کے آگے رکھا اور کہا میں نے کتنا ہی زاہدوں کو ڈھونڈا

نیافتم۔ ملک گفت ایں چہ حکایت است؟ آنچہ

پایا ہی نہیں اُسنے کہا یہ کیا بات ہے اتنا تو

من دانم دریں شہر چہار صد زاہد است ۔

میں جانتا ہوں اس شہر میں چار سو زاہد ہیں

گفت اے خداوند جہان! آنکہ زاہد ہست زر

کہا اے صاحب عالم جو (شخص) کہ زاہد ہے وہ زر

نمیستاند۔ و آنکہ زر میستاند زاہد نیست۔ ملک

نہیں لیتا اور جو کہ زر لیتا ہے وہ زاہد نہیں ہے بادشاہ

بخندید۔ و با ندیماں گفت۔ چندانکہ مرا در حق ایں

ہنسا اور مصاحبوں سے کہا جتنا کہ مجھکو اس گروہ سے

طائفہ ارادت ہست و اقرار۔ مرایں شوخ دیدہ را

اعتقاد ہے اور اقرار ہے اُتنا ہی اس شریر کو دشمنی

عداوت است و انکار۔ و حق بجانب اوست۔ کہ

اور انکار ہے اور حق اسی کی طرف ہے کہ

گفتہ اند شعر۔ زاہد کہ درم گرفت دینار

(عقلمندوں نے) کہا ہے جس زاہد نے روپیہ اور اشرفی لی

زاہد تر ازو دگر بدست آر

اُس سے زیادہ اور زاہد تلاش کرلے

حکایت ۲۹ - یکے از علمائے راسخ را پرسیدند - کہ

لوگوں نے عالموں میں سے ایک معتمد عالم سے پوچھا کہ

چہ گوئی در نانِ وقف؟ گفت اگر از بہرِ جمعیتِ خاطر

تو وقف روٹی میں کیا کہتا ہے اُسنے کہا اگر دل جمعی اور عبادت زیادہ

و فراغِ عبادت مے ستانند - حلال است - و اگر

کرنے کے واسطے لیتے ہیں تو حلال اور جو

جمعے از بہرِ نان نشینند - حرام - بیت نان از برائے

روٹی کے واسطے جمع ہو کر بیٹھتے ہیں تو حرام ہے عارفوں نے عبادت

کنجِ عبادت گرفتہ اند - صاحبدلان نے کنجِ عبادت برائے نان

کے کرنے کے واسطے روٹی لی ہے - روٹی کے واسطے عبادت کا کونہ نہیں لیا

حکایت ۳۰ - درویشے بمقامے در آمد - کہ صاحب

ایک فقیر ایک ایسی جگہ آیا کہ اُس جگہ کا

آں بقعہ کریم النفس بود ؛

مالک نیک ذات یعنے سخی تھا

طائفۂ اہلِ فضل در صحبت او ہر یک بذلہ و

فاضلوں کا گروہ اُسکی صحبت میں ہر ایک طرح کے چٹکلے اور

لطیفہ ہمے گفتند۔ درویش راہِ بیاباں قطع کردہ

لطیفے کہتا تھا فقیر جنگل کا رستہ کاٹے ہوئے

بود و ماندہ شدہ و چیزے نخوردہ۔ سفرۂ پیش او

اور تھکا ہوا تھا اور کچھ نہیں کھایا تھا ایک دسترخوان آگے

آوردند۔ صاحبِ دعوت گفت۔ اے یار!

آگے لائے دعوت کرنیوالے نے کہا اے یار!

زمانے توقف کن کہ پرستارانم کوفتہ بریاں ہمے سازند

ذراسی دیر ٹھیر جا کہ میرے نوکر کباب بھون رہے ہیں

درویش سر برآورد و گفت بلیت کوفتہ در سفرۂ

فقیر نے سر اُٹھا کر کہا کباب میرے دسترخوان پر

من گو مباش۔ کوفتہ را نانِ تہی کوفتہ است۔

گو نہوں تھکے ماندے کو روکھی روٹی ہی کباب ہیں

حکایت ۳۱ - مریدے گفت - پیر را چہ کنم؟

ایک مرید نے پیر سے کہا میں کیا کروں؟

کہ از خلائق بزحمت اندرم از بسکہ بزیارت

کہ خلقت سے تکلیف میں ہوں بہت لوگ میرے دیکھنے کو

من ہمے آیند و اوقات مرا از تردد ایشاں

آتے ہیں میری اوقات اُنکے آنے جانے سے

تشویش مے باشد ۔ گفت ہرچہ درویش اند

پریشان ہوتی ہے اُسنے کہا جو کوئی فقیر ہیں

مر ایشاں را وامے بدہ - وآنچہ توانگر انند

اُن کو قرض دے اور جو آسودہ ہیں

از ایشاں چیزے بخواہ - کہ دیگر گرد تو

اُنسے کچھ مانگ پھر تیرے پاس بھی

نگردند ۔

آگر نہ پھرینگے



حکایت ۳۲ فقیہے پدر را گفت ۔ ہیچ ازیں سخنانِ رنگین

ایک دانشمند نے اپنے باپ سے کہا ان واعظوں کی رنگین

متکلماں در من اثر نمے کند ۔ بحکم آنکہ نمے بینم

باتوں میں سے مجھ میں کچھ اثر نہیں کرتیں اس سبب سے کہ میں انکا کوئی

ایشاں را کردارے موافق گفتارے ۔ مثنوی

چلن قول کے موافق نہیں دیکھتا

ترکِ دنیا بمردم آموزند

دنیا کا چھوڑنا لوگوں کو سکھاتے ہیں

خویشتن سیم و غلہ اندوزند

آپ چاندی اور غلہ جمع کرتے ہیں

عالمے را کہ گفت باشد و بس

جس عالم کا کہ فقط کہنا ہی ہوتا ہے

چوں بگوید ۔ نگیرد اندر کس

جب وہ کہتا ہے تو کسیکا دل قبول نہیں کرتا

عالم آنکس بود کہ بد نکند ۔ نہ کہ گوید بخلق و خود نکند

عالم وہ شخص ہو ہی کہ برائی نکرے ۔ نہ وہ شخص کہ خلقت سے کہے اور آپ کرے

بیت عالم کہ کامرانی و تن پروری کند

جو عالم کہ مقصد مندی اور تن پروری کرتا ہے

او خویشتین گم است کرا رہبری کند

وہ آپ ہی بہکا ہوا ہے کس کی رہبری کریگا

پدر گفت اے پسر! بمجرد این خیال باطل نشاید

باپ نے کہا اے بیٹا! صرف اس ناحق خیال کے سبب نصیحت

روے از تربیت ناصحان گردانیدن و راہ

کرنیوالوں کی تربیت سے منہ پھیرنا اور باطل رستہ

بطالت گرفتن ۔ و علما را بضلالت منسوب کردن

اختیار کرنا اور عالموں کو گمراہ کی طرف منسوب کرنا

و در طلب عالم معصوم بودن و از فوائد علم محروم ماندن

اور عالم معصوم کی تلاش میں رہنا اور فوائد علم سے محروم رہنا نہیں چاہیے

ہیچو نابینائے کہ شبے در وحل افتادہ بود

جیسے ایک اندھا کیچڑ میں گر پڑا تھا

و میگفت - آخر اے مسلماناں! چراغے فرا

اور کہتا تھا آخر اے مسلمانو میرے رستہ پر چراغ

راہِ من دارید! زنے فاحشہ بشنید و گفت۔

رکھو ایک بدکار عورت نے سنا اور کہا

تو کہ چراغ نہ بینی بچراغ چہ بینی؟ ہمچنیں مجلسِ

تو کہ چراغ کو نہیں دیکھتا ہے چراغ سے کیا دیکھیگا ایسے ہی

واعظاں چوں کلبۂ بزازان است - کہ آنجا

واعظوں کی مجلس بزازوں کی دکان کی مثال ہے کہ تہاں

تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی - و اینجا

جبتک تو نقدی نہ دیویگا اسباب نہ لیویگا اور یہاں

تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری قطعہ

جبتک تو ارادت نہ لاویگا نیکی نہ لیویگا

گفتِ عالم بگوشِ جاں بشنو

عالم کا کہنا دل سے سن

ور نماند بگفتنش کردار

اگرچہ اسکا کہنا چلن کے موافق نہو

باطل است آنکہ مدعی گوید

غلط ہے جو دشمن کہتا ہے

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

سوئے ہوئے کو سوتا ہوا کب جگا سکتا ہے،

مرد باید کہ گیرد اندر گوش

مرد کو لایق ہے کہ نصیحت کو سنے

ور نوشت است پند بر دیوار

اگر نصیحت دیوار ہی پر لکھی ہو

قطعہ صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ

ایک صاحبدل (عارف) خانقاہ سے مسجد میں آیا

بشکست عہدِ صحبتِ اہلِ طریق را

اہلِ طریقت کی صحبت کے عہد کو توڑ ڈالا

گفتم میانِ عالم و عابد چہ فرق بود

میں نے کہا عالم اور عابد میں کیا فرق تھا

تا اختیار کردی ازاں این فریق را

جو تو نے اس گروہ سے اس گروہ کو اختیار کیا

گفت آں گلیمِ خویش بدر میبرد ز موج

اس نے کہا وہ اپنی ہی کمبلی کو موج سے نکالتا ہے

ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

اور یہ کوشش کرتا ہے کہ ڈوبتے ہوئے کو پکڑے

فعل ضمیر جو جملہ حسبِ ... راجع ہے وہ فاعل ہے ... صحبتِ اہلِ طریق ... مفعول ... فعل ... فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا ... گفتم فعل با فاعل ... حرف استفہام ... فرق اسم ... عالم و عابد معطوف علیہ ... مضاف ... مضاف الیہ ... ظرف ... متعلق ہوا

اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا - و عاطفہ ... کند فعل مرکب - ایں ضمیر قریب جو فرقۂ علماء کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے - ایں ... کاف بیانیہ - بگیرد فعل - فرقۂ علما کی طرف جو ضمیر راجع ہے وہ ...

مفعول ہوا قول و مقولہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا

حکایت یکے بر سر راہے مست خفتہ بود و زمام اختیار
ایک مست رستہ پر سوتا تھا اور اختیار کی لگام اسکے
از دست رفتہ عابدے برو گزر کرد و در حالِ مستقبح
ہاتھ سے نکل گئی تھی ایک عابد اسکے پاس آیا اور اسکے خراب حال پر
او نظر کرد چوں از خوابِ مستی سر برآورد و گفت
نظر کی جب مستی کی نیند سے سر اٹھایا کہا
قطعہ متاب اے پارسا رو از گنہگار ۔ بخشایندگی
اے پارسا تو گنہگار سے منہ مت پھیر مہربانی سے
در وے نظر کن * اگر من ناجوانمردم بکردار ۔ تو
اسکی طرف دیکھ اگر میں چال چلن میں جوانمرد نہیں ہوں تو تو
بر من چوں جوانمرداں گزر کن *
جوانمردوں کی طرح مجھ پر گزر کر
حکایت ۳۴ طائفہ رنداں بخلاف و انکار درویشاں
ایک منکروں کا گروہ فقیروں کی مخالفت و انکار میں

بدر آمدند - و سخنان ناسزا گفتند - و در ویشے را بزدند

باہر نکلا اور نالایق (باتیں) کہیں اور ایک فقیر کو مارا

از بیطاقتی شکایت پیش پیر طریقت برد کہ چنیں

بے طاقتی سے پیر کے پاس شکایت لیگیا کہ ایسا

حالتے بر من رفت ؛ گفت اے فرزند! خرقۂ درویشاں

حال مجھپر گزرا آپنے کہا اے بیٹا! فقیروں کی گدڑی

جامۂ رضا ست ؛ ہر کہ دریں کسوت تحمل نامرادی نکند

خدا کی خوشی کا کپڑا ہے جو کوئی اس گدڑی میں نامرادی کی برداشت نکرے

مدعی است و خرقہ بروے حرام ؛ فرد دریاے

وہ محض مدعی ہے اسپر گدڑی حرام ہے گہرا دریا

فراواں نشود تیرہ بسنگ - عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز

پتھر پھینکنے سے گدلا نہیں ہوتا جو عارف کہ رنجیدہ ہو وہ ابھی چھچھورا ہے

قطعہ گر گزندت رسد تحمل کن - کہ بعفو از گناہ پاک شوی

اگر تجھکو تکلیف پہنچے تو تو برداشت کر کہ تو گناہوں سے پاک ہو جاویگا ؛

179

اے برادر چو عاقبت خاکست | خاک شو پیش ازآنکہ خاک شوی

اے بھائی جو آخر کو خاک ہی ہو جاتا ہے | تو اس سے پہلے ہی خاک ہو جا کر خاک ہووے

مثنوی

اینحکایت شنو کہ در بغداد | رایت و پردہ را خلاف افتاد

یہ کہانی سنو کہ بغداد میں | جھنڈے اور پردہ کا جھگڑا پڑا

رایت از رنج راہ و گرد رکاب | گفت با پردہ از طریق عتاب

جھنڈے نے رستے کے رنج اور رکاب کی گرد کے سبب پردہ سے غصہ سے کہا ۔

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم | بندۂ بارگاہِ سلطانیم

میں اور تو دونوں ایک ہی آقا کے غلام ہیں | بادشاہی کی درگاہ کے بندے ہیں

من ز خدمت دمے نیاسودم | گاہ و بیگاہ در سفر بودم

میں خدمت سے ایک دم آرام نہیں پاتا | وقت اور بیوقت سفر میں رہتا ہوں

تو نہ رنج آزمودہ نہ حصار | نہ بیابان و راہ و گرد و غبار

تو نے نہ رنج آزمایا ہے نہ قلعہ | نہ جنگل نہ گرد و غبار



قدمم من بسعی پیشتر ست | بس چہ قربت تو بیشتر ست
میرا پانو کوشش میں آگے ہے | پھر کس لیے تیری قربت زیادہ ہے

تو بہ بندگان مہ روئی | با کنیزان یاسمن بوئی
تو چاند سی صورت والے غلاموں کی گود میں ہے چنبیلی کی سی خوشبو کی لونڈیوں کے پاس ہے

من فتادہ بدست شاگردان | بسفر پایے بندو سرگرداں
میں سپاہیوں کے ہاتھ میں پڑا ہوا ہوں | سفر میں پھنسا ہوا اور پریشان ہوں

گفت من سر بر آستاں دارم | نہ چو تو سر بر آسماں دارم
اُس نے کہا میں سر چوکھٹ پر رکھتا ہوں | نہ تیری طرح آسمان پر سر رکھتا ہوں

ہر کہ بیہودہ گردن افراز | خویشتن را بگردن اندازد
جو کوئی بیہودہ گردن بلند کرتا ہے | وہ اپنے تیں سر کے بل گراتا ہے

سعدی افتادہ ایست آزادہ
سعدی ایک آزاد پڑا ہوا ہے

کس نیاید بجنگ افتادہ
گرے ہوئے سے لڑنے کوئی نہیں آتا

مرستم فعل ناقص اسم مقدر پایے بندو سرگرداں معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ہوئی بسفر جار مجرور فعل کے متعلق فعل فاعل متعلق

حکایت

حکایت یکے از صاحبدلاں زور آزمائے را دید بہم

ایک نیک بخت نے ایک پہلوان کو دیکھا بھپرا

بر آمدہ و در خشم شدہ و کف بر دہاں آوردہ۔ پرسید

ہوا ہے اور غصہ ہو رہا ہے اور منہ پر جھاگ لا رہا ہے پوچھا

کہ او را چہ حالت است؟ گفتند فلاں کس او را

کہ اُسکی کیا حالت ہے لوگوں نے کہا اُس شخص نے اسکو

دشنام دادہ است۔ گفت ایں

گالی دی ہے اُسنے کہا یہہ

فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد۔

کمینہ ہزار من کا پتھر اُٹھاتا ہے

و طاقت یک سخنے ندارد قطعہ لاف سرپنجگی و دعوی

اور ایک بات کی طاقت نہیں رکھتا زور آوری کی شیخی اور

مردی بگذار۔ عاجز نفس فرومایہ چہ مردے چہ زنے۔ اگرت

مردی کا دعوی چھوڑ دے کمینہ نفس کا دبا ہوا مرد اور عورت برابر ہے اگر تیرے

از دست بر آید دہنے شیریں کن مردی آں نیست کہ مشتی
ہاتھ سے ہوسکے تو کوئی منہ میٹھا کر مردانگی یہ نہیں ہے کہ تو کیلئے منہ پر

بزنی بر دہنے ؛ **قطعہ** اگر بہ خود دردِ پیشانی پیل
مارے اگر خود ہاتھی کے ماتھے کو چیر ڈالے

نہ مردست آنکہ درو مردمی نیست ؛ بنی آدم سرشت از
جسمیں مردانگی نہیں ہے وہ مرد ہی نہیں ہے آدم کا خمیر خاک سے

خاک دارد ۔ اگر خاکی نباشد آدمی نیست ؛
ہے اگر خاکی نہ ہو تو آدمی نہیں ہے

حکایت بزرگے را پرسیدند از سیرتِ اخوان الصفا
لوگوں نے ایک بزرگ سے صاف دل دوستوں کی حالت پوچھی

گفت کمینہ آنکہ مراد خاطرِ یاراں بر مصالح خود مقدم
اسنے کہا ادنے بات یہ ہے کہ یاروں کی دل کی خواہش کو اپنی بھلائی سے

دارد و حکما گفتہ اند ۔ برادر کہ در بندِ خویش است نہ برادر نہ خویش است
مقدم رکھے اور حکیموں نے کہا ہے جو بھائی کہ اپنے ہی فکر میں ہے وہ نہ بھائی ہے نہ اپنا ہے

ہمراہ اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست

تیرا ساتھی اگر جلدی کرے تو وہ تیرا ہی نہیں ہے

دل در کسے مبند کہ دلبستہ تو نیست

دوستی اُس شخص سے نکر جو تیرا دوست نہیں ہے

حکایت پادشاہی بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشان

ایک بادشاہ نے حقارت کی آنکھ سے فقیروں کے گروہ میں

نظر کرد یکے ازآں میاں بفراست دانست و گفت اے

نظر کی ایک اُنمیں سے عقلمندی سے تاڑ گیا اُسنے کہا اے

ملک ما دریں دنیا بجیش از تو کمتریم و بعیش خوشتر و بمرگ

بادشاہ ہم اس دنیا میں تجھ سے لشکر میں کم ہیں اور عیش میں زیادہ خوش ہیں اور

برابر و در قیامت انشاء اللہ بہتر قطعہ

مرنے میں برابر ہیں اور قیامت میں انشاء اللہ بہتر ہونگے

اگر کشور کشائی کامران است وگر درویش حاجتمند نان است

اگر بادشاہ مقصد مند ہے اور اگر فقیر روٹی کا محتاج ہے

در آنحالت کہ خواہند این و آن مرد ۔ نخواہند از جہان
اس حالت میں کہ یہ اور وہ مرینگے — کفن سے زیادہ جہان
بیش از کفن برد ۔ چو رخت از مملکت بربست خواہی
سے (کچھ) نہ لیجاوینگے — جو تو اسباب ملک سے باندھنا چاہا ہے
گدائی بہتر است از پادشاہی ۔ ظاہر درویشان
تو فقیری ہی بادشاہی سے بہتر ہے — فقیروں کا ظاہر حال
جامۂ ژندہ ہست و موے سترده ۔ و حقیقت آن دل
پرانا کپڑا ہے اور بال منڈے ہوئے — اور حقیقت میں انکا دل
زندہ و نفس مردہ ۔ قطعہ اے درونت برہنہ از تقوی
زندہ اور نفس مردہ ہے — اے شخص تیرا دل پرہیزگاری سے ننگا ہے
کز بروں جامۂ ریا داری ۔ پردۂ ہفت رنگ را بگزار ۔ تو کہ
کیونکہ تو باہر دکھاوے ہی کا لباس پہنے ہوئے ہے — سات رنگ کے پردے چھوڑ دے تیرے تو
در خانہ بوریا داری ۔ مثنوی دیدم گل تازه چند دستہ ۔ بر گنبدے
گھر میں بوریا ہی بچھا ہے — [illegible] پھولوں کے گلدستے — ایک برج پر

۱۸۵

از گیاه بسته بگفتم چه بود گیاهِ ناچیز تا در صفِ گل نشیند او نیز

گھانس سے بندھی ہوئی دیکھی میں نے کہا کیا نالائق گھانس ہوتی ہو تو بھی وہ پھولوں کی صف

بگریست گیاه و گفت خاموش	صحبت نکند کرم فراموش
گھانس رونے لگی اور کہا چپ رہ	کریم صحبت کو نہیں بھولتا
گر نیست جمال و رنگ و بویم	آخر نه گیاهِ باغ اویم؟
اگر مجھ میں رنگ اور بو اور حسن نہیں ہے	آخر کو کیا میں اسکے باغ کی گھانس نہیں ہوں
مَن بندهٔ حضرتِ کریم	پروردهٔ نعمتِ قدیم
میں اسی کریم کی درگاہ کا بندہ ہوں	اُسکی قدیم نعمت کا پلا ہوا ہوں
گر بے هنرم و گر هنرمند	لطف است امیدم از خداوند
اگر میں بے ہنر ہوں اور اگر ہنرمند	تو بھی مہربانی کی امید مجھکو خداوند سے ہے
باآنکه بضاعتے ندارم	سرمایهٔ طاعتے ندارم
اس سبب کہ میرے پاس اسباب نہیں ہے	اور بندگی کا عمدہ اسباب میرے پاس نہیں ہے
او چارهٔ کار بنده داند	چون هیچ وسیلتے نماند
وہی بندہ کے کام کا علاج جانتا ہے	جب بندہ کوئی وسیلہ نہیں رکھتا

رسمیست که مالکان تحریر	آزاد کنند بندهٔ پیر
ایک رسم ہے کہ غلام کے مالک	بوڑھے غلام کو آزاد کر دیتے ہیں

ای بارِ خدای عالم آرای | بر بندهٔ پیرِ خود ببخشای
ای خدا بزرگ جہان کے آراستہ کرنیوالے | اپنے بندہ ضعیف پر بخشش کر

سعدی رهِ کعبهٔ رضا گیر | ای مردِ خدا! رهِ خدا گیر
اے سعدی رضامندی کے کعبہ کا رستہ پکڑ | اے مرد خدا خدا کا رستہ اختیار کر

بدبخت کسے که سر بتابد | زین در، که درے دگر نیابد
وہ شخص بدنصیب ہے جو ایسے دروازے سے منہ موڑے کہ دوسرا دروازہ اور نہ پائے

حکایت ۲۹ حکیمے را پرسیدند - که از شجاعت و سخاوت
لوگوں نے ایک حکیم سے پوچھا سخاوت اور شجاعت میں

کدام فاضلتر است؟ گفت هر که را سخاوت هست
کونسی زیادہ بزرگ ہے | بولا کہ جسکو سخاوت ہے

شجاعت حاجت نیست:
شجاعت کی (کچھ) حاجت نہیں ہے

بیت نبشتہ است بر گور بہرام گور - کہ دست کرم بہ ز بازوے زور ؛

بہرام گور کی قبر پر لکھا ہوا ہے کہ بازو کے زور سے بخشش کا ہاتھ بہتر ہے

گرفتیم عالم بمردی و زور - ولیکن نبردیم با خود بگور ؛

ہمنے جہان کو مردانگی اور زور سے لیا لیکن اپنے ساتھ قبر میں نہ لیگئے

قطعہ

نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد

حاتم طائی نہیں رہا اور لیکن اسکا بلند نام

بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور

نیکی کے سبب سے ہمیشہ مشہور رہیگا

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را

تو مال کی زکوٰۃ نکال اسلیے کہ جب باغبان

چو باغباں ببرد بیشتر دہد انگور

انگور کے فضلہ کو کاٹ ڈالتا ہے تو وہ انگور زیادہ دیتا ہے



No 5 / 12, 13, 14 & 15

मोहनसिंह क्रीत



